www.alqalamonline.com



القلم پشاور

ہفت روزہ — 551

WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com



رنگ و نور

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر معاملے کا اچھا انجام عطاء فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان

امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو زیادہ گناہوں کے باعث ناامید دیکھا تو فرمایا: کہ ناامید کیوں ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت تیرے گناہوں سے زیادہ ہے۔۔۔(کیمیائے سعادت)

آج حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر چند باتیں لکھنے کا ارادہ تھا۔۔۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت، تعلق اور عقیدت اللہ تعالیٰ کی قیمتی نعمتوں میں سے۔۔۔ ایک نعمت ہے۔۔۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تفسیر عزیزی کی آخری جلد میں۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر عجیب تقریر فرمائی ہے۔۔۔ یہ شہادت کیوں ہوئی؟ کیسے ہوئی؟ اور اس سے امت کا کیا نقصان ہوا؟۔۔۔ عام روایت یہی ہے کہ آپ انیس ۱۹ رمضان المبارک کو زخمی ہوئے۔۔۔ اور دو روز بعد یعنی اکیس رمضان المبارک کو آپ کی شہادت ہوئی۔۔۔ لیکن حضرت ندویؒ "المرتضیٰ" میں لکھتے ہیں:

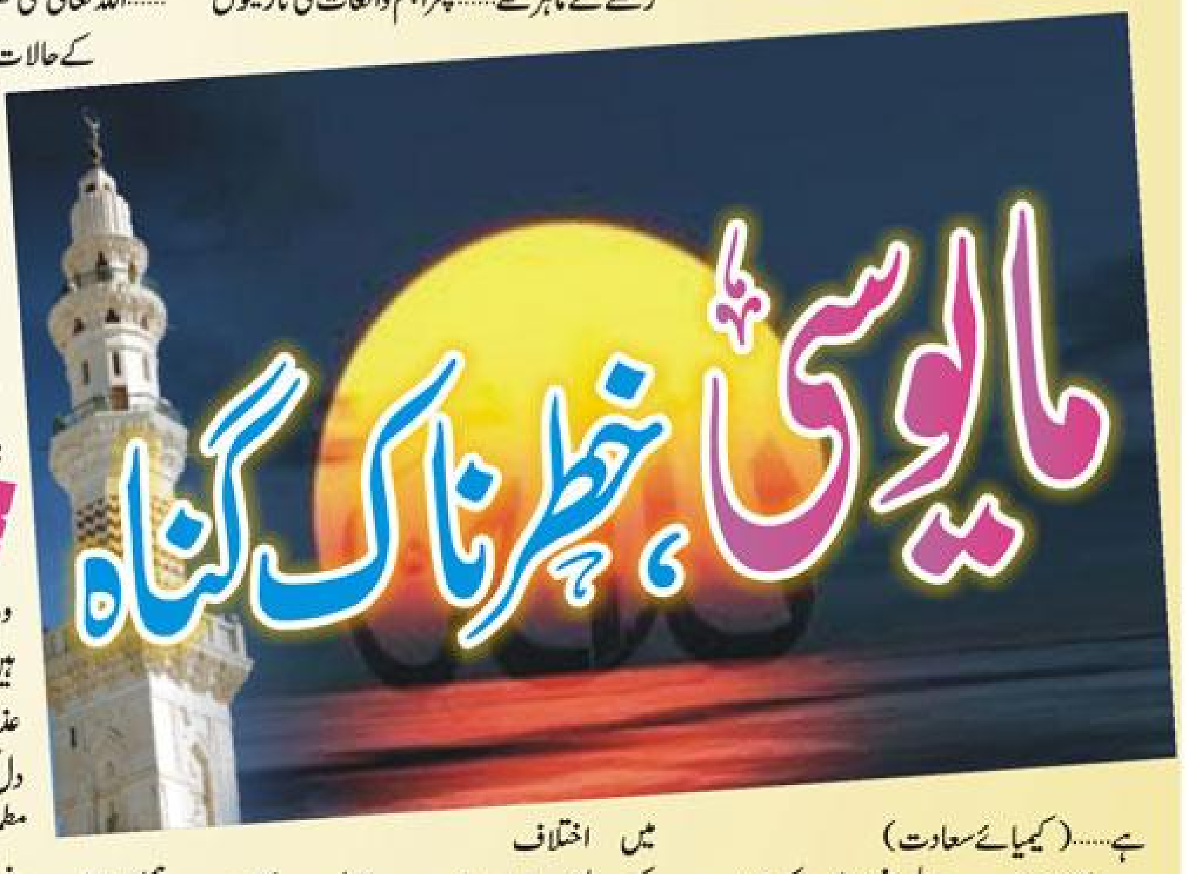
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ "جمعہ" کے روز شہید ہوئے، سحر کا وقت تھا۔۔۔ رمضان کے سترہ روزے ہو چکے تھے۔۔۔ صحیح روایات کے بموجب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سترہ رمضان کو صبح صادق کے وقت ۴۰ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں سفر آخرت اختیار فرمایا۔۔۔ آپ کی خلافت کی مدت چار سال نو ماہ ہے۔۔۔ آپ کے جنازہ کی نماز آپ کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔۔۔ کوفہ کے دارالامارہ میں دفن ہوئے۔۔۔ (المرتضیٰ)

تاریخوں میں اختلاف کی ایک وجہ

آپ نے دیکھا ہوگا کہ۔۔۔ مشہور اسلامی شخصیات کی تاریخ ولادت ہو یا تاریخ شہادت یا وفات۔۔۔ اس بارے میں اکثر کئی کئی اقوال ملتے ہیں۔۔۔ حالانکہ اس زمانہ کے لوگوں کا حافظہ بہت قوی تھا۔۔۔ وہ مشکل سے مشکل چیزوں کو زبانی یاد رکھنے کے ماہر تھے۔۔۔ پھر اہم واقعات کی تاریخوں میں اختلاف کس لئے ہو جاتا ہے؟۔۔۔ وجہ دراصل یہ ہے کہ دن منانا۔۔۔ تاریخیں منانا۔۔۔ یہ اسلامی مزاج کا حصہ نہیں ہے۔۔۔ اسلام جو کچھ منانا چاہتا ہے وہ اس نے قرآن و سنت میں بتا دیا ہے۔۔۔ اور پھر دین میں نئی باتوں کے اضافے پر پابندی لگا دی ہے۔۔۔ دو عیدیں عطاء فرما دیں۔۔۔ اب تیسری چوتھی کوئی عید نہیں ہو سکتی۔۔۔ حج کے ایام اور روزے کا مہینہ مقرر فرما دیا اب اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا۔۔۔ ہفتے میں ایک دن جمعہ کا مقرر فرما دیا۔۔۔ اب کوئی اور دن مقرر نہیں ہو سکتا۔۔۔ بڑے لوگ دنیا میں آتے ہیں۔۔۔ پھر یہاں سے تشریف لے جاتے ہیں۔۔۔ اگر ہر ایک کے آنے کا جشن اور ہر ایک کے جانے کا ماتم ہر سال منایا جائے تو۔۔۔ انسانی زندگی اسی میں ختم ہو جائے گی اور مسلمان کبھی آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔

ایک خطرناک گناہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت و فضائل کا موضوع [illegible]۔۔۔ اس لیے [illegible]۔۔۔ رمضان المبارک [illegible]۔۔۔ اور پھر ہم نے حضرت امام غزالیؒ کے حوالے سے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایک قول مبارک پڑھا ہے۔۔۔ بس اسی قول مبارک کے موضوع پر آج کی مجلس سجاتے ہیں۔۔۔ بات دراصل یہ ہے کہ۔۔۔ ہر گناہ بہت خطرناک ہے مگر "مایوسی" باقی تمام گناہوں سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی، اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے مایوسی۔۔۔ اپنے حالات درست ہونے سے مایوسی۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مایوسی۔۔۔ مسلمانوں کے حالات ٹھیک ہونے سے مایوسی۔۔۔ یاد رکھیں! مایوسی کا گناہ چوری، ڈاکے، زنا اور بدکاری کے گناہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔۔۔ یہ گناہ انسان کو توڑ دیتا ہے اور اُسے جہنم کی طرف لڑھکا دیتا ہے۔۔۔ یااللہ! معافی، یااللہ! آپ کی پناہ۔۔۔



ہلاکت خیز حملہ

وہ لوگ بھی غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی عذاب نہیں دے گا۔۔۔ اس لیے وہ دل کھول کر گناہ کرتے ہیں۔۔۔ اور مطمئن رہتے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بننے سے بچائے۔۔۔

مگر وہ لوگ زیادہ بڑی غلطی پر ہیں جو یہ سمجھ لیتے ہیں کہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ انہیں نہیں بخشے گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ ان کے دنیا و آخرت کے حالات درست نہیں فرمائے گا۔۔۔

یہ لوگ اپنے بعض گناہوں کو تو سامنے رکھ لیتے ہیں۔۔۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عظمت کو بھول جاتے ہیں۔۔۔ بظاہر یہ لوگ عاجزی کی حالت میں ہوتے ہیں کہ۔۔۔ اپنے گناہوں کو بڑا سمجھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔ لیکن حقیقت میں یہ بدترین تکبر میں ہوتے ہیں کہ۔۔۔ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں تک کو کچھ نہیں سمجھتے۔۔۔ مایوسی کی یہ حالت ہر کبیرہ گناہ سے بڑا کبیرہ گناہ ہے۔۔۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔

ہلاکت دو چیزوں میں ہے: ایک مایوسی میں اور ایک عجب میں (الزواجر)

اور ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔

کبیرہ گناہ تین ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے بے آس ہو جانا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جانا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے فکر ہو جانا۔۔۔ (طبرانی)

یہ حملہ کیوں ہوتا ہے

مایوسی کا یہ خطرناک شیطانی حملہ اکثر نیک لوگوں پر ہوتا ہے۔۔۔ اور یہ اس لیے ہوتا ہے تاکہ وہ اعمال چھوڑ دیں تو یہ چھوڑ دیں، دین کا کام چھوڑ دیں۔۔۔ اور خود کو شیطان کے حوالے کر دیں۔۔۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ لوگ جو برائیوں میں سرتاپا ڈوبے ہوتے ہیں۔۔۔ دن رات گناہ کرتے ہیں اور گناہ پھیلاتے ہیں اور نعوذ باللہ گناہوں کو گناہ تک نہیں سمجھتے۔۔۔ وہ لوگ اکثر مطمئن پھرتے ہیں۔۔۔ نہ کوئی ڈر نہ کوئی پریشانی۔۔۔ اگرچہ اُن کے دل سکون سے خالی ہوتے ہیں۔۔۔ مگر اللہ یا آخرت کے بارے انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی۔۔۔ لیکن جو لوگ نیکی کی راہ پر ہوتے ہیں اور دین کا کام کرتے ہیں۔۔۔ اُن پر اچانک مایوسی کا حملہ ہو جاتا ہے۔۔۔ اصل میں تو یہ حملہ کسی بڑے گناہ یا بڑی ناکامی کی وجہ سے ہوتا ہے۔۔۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا سارا پچھلا کام ضائع ہو گیا۔۔۔ اور اب آگے مزید عمل کریں گے تو وہ بھی ضائع ہو جائے گا۔۔۔ اس لیے وہ دل چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور جب وہ اعمال یا ماحول سے کٹتے ہیں تو شیطان فوراً اُن کا شکار کر لیتا ہے۔۔۔

لیکن کبھی کبھار بہت چھوٹی یا معمولی باتوں پر بھی۔۔۔ یہ شیطانی حملہ شروع ہو جاتا ہے۔۔۔ مثلاً اعتکاف کا ارادہ تھا۔۔۔ اور کوشش بھی کی مگر موقع نہ ملا۔۔۔ فوراً حملہ شروع ہو گیا کہ میں تو ہوں ہی محروم انسان۔۔۔ مجھ سے تو کوئی نیکی ہوتی ہی نہیں۔۔۔ بس اسی شیطانی سوچ میں وہ اعمال بھی چھوڑ دیے جو کر رہے تھے اور یوں رمضان کا آخری عشرہ ضائع کر دیا۔۔۔

> وہ لوگ بھی غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ انہیں کبھی عذاب نہیں دے گا۔۔۔ اس لیے وہ دل کھول کر گناہ کرتے ہیں۔۔۔ اور مطمئن رہتے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بننے سے بچائے۔۔۔

> حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔ ہلاکت دو چیزوں میں ہے: ایک مایوسی میں اور ایک عجب میں (الزواجر)
> اور ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔ کبیرہ گناہ تین ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے بے آس ہو جانا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جانا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے فکر ہو جانا۔۔۔ (طبرانی)

اس طرح صلوٰۃ حاجت پڑھی اور دعاء مانگی مگر وہ قبول نہ ہوئی۔۔۔ تو فوراً مایوسی اور بد دلی کا حملہ ہو گیا۔۔۔ انسان کو چاہیے کہ خود کو انسان سمجھے۔۔۔ اس دنیا کو عارضی اور فانی سمجھے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھے۔۔۔ تب ان شاء اللہ وہ ایسی خطرناک صورتحال سے بچ سکتا ہے۔۔۔

کتنے گندے

تھوڑا سا سوچیں۔۔۔ ہم جب اللہ تعالیٰ سے مایوس ہوتے ہیں تو ہم کتنے گندے، کتنے ناپاک اور کتنے بُرے ہو جاتے ہیں۔۔۔ وہ عظیم ہو کر فرماتے ہیں آ جاؤ میں معاف کر دوں گا۔۔۔ ہم کہتے ہیں نہیں آپ معاف نہیں کریں گے۔۔۔ وہ فرماتے ہیں تمہارے گناہ زمین سے آسمان تک پھیل جائیں تب بھی مجھے کیا پرواہ۔۔۔ میرا کیا نقصان۔۔۔ آ جاؤ سچے دل سے معافی مانگ لو میں ان تمام گناہوں کا نام و نشان تک مٹا دوں گا۔۔۔ ہم کہتے ہیں نہیں جی۔۔۔ آپ معاف نہیں کریں گے۔۔۔ میرے گناہ زیادہ ہیں۔۔۔ میں بدنصیب ہوں۔۔۔ وہ فرماتے ہیں کہ۔۔۔ اے گناہوں سے اپنی جانوں کو برباد کرنے والو تم مایوس نہ ہو۔۔۔ ہم کہتے ہیں نہیں جی۔۔۔ ہم تو مایوس ہوں گے کیونکہ ہم بہت گر چکے ہیں۔۔۔

اندازہ لگائیں۔۔۔ یہ کیسی بُری اور گندی حالت ہے۔۔۔ تھوڑی سی آزمائش آئی اور فوراً مایوسی میں جا گرے کہ اگر ہمارا کام مقبول ہوتا تو ہم پر نصرت اُترتی۔۔۔ نصرت نہیں اُترتی تو بس ہمارا کام بھی مقبول نہیں۔۔۔ حالانکہ کیا معلوم نصرت اُتری یا نہیں؟۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے کئی رنگ ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے کئی رنگ ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے کئی رنگ ہیں۔۔۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کو لوہے کے آروں سے چیرا گیا۔۔۔ اُن کے جسم کا گوشت کاٹا گیا۔۔۔ کیا وہ برحق نہیں تھے؟۔۔۔ بے شک وہ برحق تھے۔۔۔ مگر وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ سے مایوس نہیں ہوتے تھے۔۔۔

بھائیو! اور بہنو!۔۔۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔۔۔ اور اس کی رحمت کے امیدوار رہو۔۔۔ اور کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔۔۔ ہمیشہ اسی کے ساتھ جڑے رہو اور اسی سے مانگتے رہو۔۔۔

آخری عشرے کا تحفہ

رمضان المبارک کا آخری عشرہ گزر رہا ہے۔۔۔ رات دن اللہ تعالیٰ کی رحمت برس رہی ہے اور روزانہ بے شمار لوگ جہنم سے نجات پا رہے ہیں۔۔۔ گناہوں میں سے ایک خطرناک کبیرہ گناہ ہمارے سامنے آ گیا۔۔۔ یہ ہے "مایوسی" کا گناہ۔۔۔ بس سچے دل کے ساتھ اس گناہ سے توبہ کر لیں۔۔۔ اب تک جتنی بار ہو گیا۔۔۔ یااللہ! معاف فرمائیے۔۔۔ ہم بہت نادم ہیں۔۔۔

اور آئندہ اس گناہ سے ہماری حفاظت فرمائیے۔۔۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہونا؟ جو رحمان اور رحیم ہے اور ارحم الراحمین ہے۔۔۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ۔۔۔

یااللہ! آپ کا احسان کہ۔۔۔ مایوسی جیسی گندی حالت میں ہمیں موت نہیں دی۔۔۔ آپ جیسے رب سے مایوس ہونا؟۔۔۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ۔۔۔

آپ کی رحمت، آپ کے انعامات، آپ کی پردہ پوشی۔۔۔ اور آپ کا فضل بے شمار۔۔۔ یااللہ! آپ کی نعمتیں بے حساب۔۔۔ الحمد للہ، الحمد للہ۔۔۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ۔۔۔

آ جاؤ گناہگارو! آ جاؤ! سارے گناہ چھوڑ کر۔۔۔ اپنے رب سے سچی توبہ کر لو۔۔۔ وہ ہر گناہ معاف فرما دیتا ہے۔۔۔ بار بار معاف فرماتا ہے۔۔۔ آ جاؤ، آ جاؤ اپنے رب کی طرف۔۔۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف۔۔۔

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

ھم

بھائی ظفر (چکوال) کے چچا، بھائی اقبال (گوجرانوالہ) کی والدہ اور جماعت کے محنتی کارکن بھائی محمد سرور (چوکی) کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب
امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ
و ادارہ القلم

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

رمضان المبارک کے آخری دن تیزی سے گزر رہے ہیں اور مسلمانوں کی اجتماعی خوشی کا دن عید الفطر کی آمد آمد ہے۔

رمضان کے لمحات کو قدر دانی اور دانش مندی کے ساتھ گزارنے والوں کو خوشیوں کے یہ لمحات مبارک ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ عید ہمارے لیے دنیا و آخرت کی مسرتوں اور بہاروں کی نوید بن جائے۔ (آمین) تہوار، خواہ کسی بھی قوم کے ہوں، وہ ان کی اجتماعی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ تہوار ان کی شناخت ہوتے ہیں اور لوگوں کے بکھرے ہوئے افراد کی شیرازہ بندی کر کے ان کو ایک لڑی میں یہی تہوار پرو دیتے ہیں۔

عید الفطر کی رات کو ہمارے ہاں عام طور پر "چاند رات" کہا جاتا ہے اور اسے بڑی بے دردی سے مختلف خرافات کی نذر کر دیا جاتا ہے، وہ مسلمان بھی جو ماہ مبارک کو بڑے اہتمام سے گزارتے ہیں اس رات ایسے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ مہینہ بھر کی ساری محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ روزوں کے ذریعے دل اور نگاہ کی جو پاکیزگی نصیب ہوئی ہوتی ہے وہ ایک ہی رات میں غارت کر دی جاتی ہے۔ شیطان جو پورا ایک مہینہ قید گزار کر آیا ہوتا ہے وہ بھی چن چن کر اپنے بدلے چکاتا ہے، اس لیے "چاند رات" کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ابھی سے منصوبہ بندی کر لیں تاکہ گناہوں کا سیلاب ہماری تمام نیکیوں کو بہا کر نہ لے جائے، عید الفطر کے دن اور رات اللہ تعالیٰ کی نظر میں کیا اہمیت رکھتے ہیں، اس کا اندازہ مندرجہ ذیل حدیث پاک سے لگائیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام (آسمانوں پر) لیلۃ الجائزہ (انعام کی رات) لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں۔

یہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس رب کریم کی (درگاہ) کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے۔

پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں:

کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے تو اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے:

اے میرے بندو! مجھ سے مانگو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا۔

دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔

میری عزت کی قسم کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا)

میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا۔

بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ۔ تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔

پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو عید کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔ (رواہ ابو الشیخ بن حبان فی کتاب الثواب)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص پانچ راتوں میں (عبادت کیلئے) جاگے۔ اس کے واسطے جنت واجب ہو جائے گی۔ لیلۃ الترویہ (آٹھ ذی الحجہ کی رات) لیلۃ العرفہ (۹ ذی الحجہ کی رات) لیلۃ النحر (۱۰ ذی الحجہ کی رات) شب برأت (پندرہ شعبان المعظم کی رات)، عید الفطر کی رات۔



فقہاء کرام نے بھی عیدین کی رات میں جاگنا مستحب لکھا ہے۔ "ماثبت بالسنہ" میں امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ پانچ راتیں دعاء کی قبولیت کی ہیں: جمعہ کی رات، عیدین کی راتیں، غرہ رجب کی (پہلی تین) راتیں اور نصف شعبان کی رات۔

"چاند رات" کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے کاموں میں لگانے کے بعد عید الفطر کے دن جو تیرہ کام مسنون ہیں، اُن کا بھی اہتمام کر لینا چاہیے، وہ کام یہ ہیں:

(۱) شرعی حدود میں رہتے ہوئے اپنی آرائش کرنا (۲) غسل کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) اپنے کپڑوں میں سے سب سے عمدہ لباس پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) صبح کو بہت جلدی اٹھنا (۷) عیدگاہ جلد از جلد پہنچنا (۸) عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور کھانا (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا (۱۰) نماز عید، عیدگاہ میں ادا کرنا (یعنی بلا عذر مسجد میں نہ پڑھنا) (۱۱) عیدگاہ جانے اور آنے کیلئے راستہ تبدیل کرنا (۱۲) اگر زیادہ دور نہ ہو تو پیدل جانا (۱۳) عیدگاہ جاتے ہوئے راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز سے پڑھنا۔

رمضان المبارک کے بعد نصیب ہونے والا خوشیوں اور مسرتوں کا یہ دن، صرف ایک رسمی تہوار ہی نہیں بلکہ اہل ایمان کو اپنی خوشیاں منانے کا ایک ڈھنگ بھی سکھاتا ہے۔ اس کے آنے سے پہلے تمام صاحب استطاعت لوگوں پر لازم کر دیا جاتا ہے کہ وہ صدقۂ فطر کی شکل میں اپنے ضرورت مند بھائیوں کو ان خوشیوں میں شریک کریں۔ ایک حدیث پاک کی رو سے انسان کے روزے اس وقت معلق رہتے ہیں اور درجۂ قبولیت نہیں پاتے جب تک وہ صدقۂ فطر نہ ادا کرے۔ گویا اسلام نے اہل ثروت مسلمان کو یہ درس دیا کہ وہ خوشی کوئی خوشی نہیں جس میں ایک گھر میں شادیانے بج رہے ہوں اور دوسرے گھر میں کھانے پینے کی اشیاء بھی میسر نہ ہوں ایک شخص تو اپنے اہل خانہ میں نعمتوں، راحتوں اور آسائشوں میں مست و مگن ہو مگر اس کے پڑوس میں رہنے والے فاقہ کشی پر مجبور ہوں۔ صدقۂ فطر کی شکل میں ہمیں یہ احساس عطا کیا گیا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مصیبت اور پریشانی سے لاتعلق ہو کر نہیں رہ سکتا بلکہ وہ دوسروں کی ضرورت اور حاجت کو اپنی خوشی منانے پر مقدم رکھتا ہے۔

پھر مسلمانوں کا یہ مقدس تہوار اس لحاظ سے بھی ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ اس دن کا آغاز دو رکعت نماز عید واجب ادا کر کے کیا جاتا ہے جس میں چھ زائد تکبیرات ہوتی ہیں، گویا مسلمانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے کہ خوشی کا یہ مطلب اور مفہوم نہیں کہ انسان اپنے خالق و مالک کو ہی بھلا بیٹھے اور خوشیاں منانے کی آڑ میں اس کی نافرمانیوں میں مبتلا ہو جائے بلکہ خوشی کے دن سب سے پہلے اس رب کا شکر ادا کرے جس نے اسے خوشی کا یہ موقع نصیب فرمایا۔ اسی لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

لیس العید لمن لبس الجدید
انما العید لمن خاف الوعید

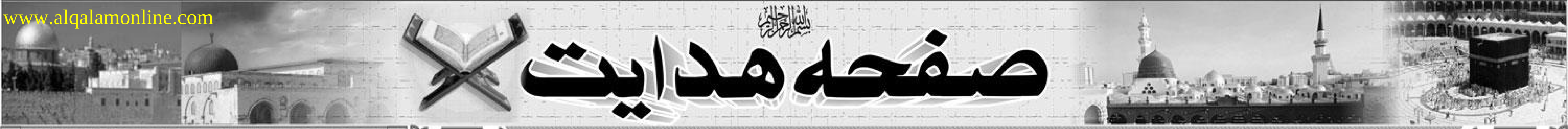
یعنی حقیقی عید اور خوشی اس شخص کی نہیں جس نے صرف نئے کپڑے زیب تن کر لیے اور اس دن زرق و برق پہن لیا بلکہ اصل عید اس شخص کی ہے جو رب کی وعید سے ڈر گیا اور اس نے اپنے اعمال کی اصلاح کر لی۔

اس لئے ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں عید ہی نہیں خوشی کے دیگر مواقع جیسے شادی بیاہ وغیرہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنا چاہیے اور اپنے آپ کو ان اقوام پر قیاس نہیں کرنا چاہیے جنہوں نے اپنے مذہب کے احکامات کو پس پشت ڈال کر گانے بجانے اور دیگر خرافات کو موج مستی کا نام دے دیا ہے۔ اگر انسان کی ہوس کو بے لگام چھوڑ دیا جائے تو پھر وہ ہی کچھ ہوتا ہے جو آج یورپ میں ہو رہا ہے جس کے بارے میں سن کر بھی انسان کا سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے۔

آج جب ہم اپنے اپنے گھروں میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ عید منانے جا رہے ہیں تو ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ مسلمانوں کے جسد ملی کا ایک بہت بڑا حصہ ان خوشیوں سے محروم ہے اور وہ کفار کے ظلم و ستم کا شکار اور اپنوں کی بے حسی کا شاہکار بن چکے ہیں۔ آج فلسطین سے لے کر عراق تک اور کشمیر سے لے کر افغانستان تک فرزندانِ توحید جس جبر مسلسل کا شکار ہیں وہ ایک حساس دل کی نیندیں اڑانے اور اسے بے قرار کرنے کیلئے کافی ہے۔

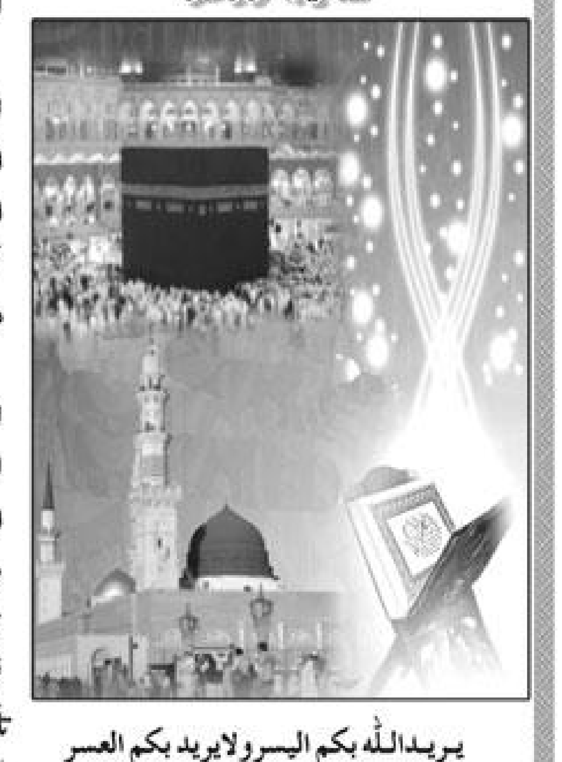
پاکستان کی عزت و ناموس ڈاکٹر عافیہ صدیقی جسے ہمارے ایک ناعاقبت اندیش

بقیہ صفحہ ۵ پر



قرآنی افادات

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی



عید الفطر کا پیغام

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم ولعلکم تشکرون، واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون

"اللہ تمہارے حق میں سہولت چاہتا ہے اور تمہارے حق میں دشواری نہیں چاہتا اور (یہ چاہتا ہے) کہ تم شماری کی تکمیل کرلیا کرو اور یہ کہ تم اللہ کی بڑائی کیا کرو، اس پر کہ تمہیں راہ بتادی، عجب نہیں کہ تم شکر گزار بن جاؤ اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو میں تو قریب ہی ہوں، دعاء کرنے والے کی دعاء قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھ سے دعاء کرتا ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں عجب نہیں کہ ہدایت پا جائیں۔"

یہ سورہ بقرہ کی وہ آیتیں ہیں، جن کا تعلق رمضان المبارک سے ہے اور جن کی ابتداء ہوتی ہے "یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون" اور اسی میں آیت ہے "شھر رمضان الذی انزل فیہ القران ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان"

اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے، اس کا منشا اور ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، "ولا یرید بکم العسر" وہ تم کو مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا، یہ ۳۰ یا ۲۹ دن کے جو روزے ہیں ان میں کوئی پریشانی نہیں، یہ مسلسل چلتے رہیں اور جلد ختم ہوجانے ہیں اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم" اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر کہ اللہ نے تم کو ہدایت دی، اللہ نے ہدایت کی جو نعمت تم کو عطا فرمائی ہے، اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو "ولعلکم تشکرون" اور تاکہ تم شکر کرو۔

اس آیت میں عید کا بھی ذکر کردیا

اللہ جل شانہٗ نے اس آیت میں عید کا بھی ذکر کردیا، عید کا نام تو نہیں آیا، لیکن عید کا منشا اور مقصد اور عید کا وظیفہ، عید میں کرنے کا کام، یہ سب اس میں آگیا کہ جب اللہ تعالیٰ رمضان میں روزہ کی توفیق دے کہ رمضان آئے اور خیریت کے ساتھ، توفیق الٰہی کے ساتھ، دن کے روزوں کے ساتھ، رات کی عبادتوں کے ساتھ گذر جائے "ولتکبروا اللہ علی ماھداکم" اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اللہ نے ہدایت دی، ایمان واسلام کی دولت سے نوازا اور پھر توفیق دی، اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہوتی تو کہاں کا رمضان اور کہاں کا روزہ، دنیا میں پچاسوں قومیں ہیں، سیکڑوں قومیں ہیں وہ نہیں جانتی ہیں کہ رمضان کیا ہے، نہ ان کو رمضان سے کوئی تعلق ہے، رمضان کا مہینہ مسلمانوں میں آتا ہے، جیسے ہمارے یہاں مہینہ آتا ہے، انہیں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب رمضان آیا اور کب ختم ہوگیا ان کے مہینوں اور رمضان میں کیا فرق ہے۔

تو پہلی چیز تو یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں ہدایت دی، ہم کو اسلام کی دولت سے نوازا، جس نے ہمیں صحت دی، ایسی صحت جس سے روزہ رکھ سکیں اور پھر اس کے بعد سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ توفیق دی، سب کا انحصار توفیق پر ہے، ساری چیزیں جمع ہیں لیکن توفیق نہیں، تو کچھ نہیں، یعنی روزہ رکھنے کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے، عمر تو اللہ کے فضل سے زندگی ہے، جوانی چاہئے، بلوغ چاہئے، یہ بھی موجود ہے، صحت چاہئے تو وہ بھی موجود ہے، اور روزے کے مسئلے معلوم ہونے چاہئیں تو وہ بھی معلوم ہیں، حکومت روکتی، قانون روکتا یا ڈاکٹر کہتا کہ روزہ رکھنا مناسب نہیں، نقصان دہ ہے، تو یہ بھی نہیں ہے، پھر روزہ کیوں نہیں رکھو، تو یہ توفیق نہیں ہے۔

توفیق کا مطلب

توفیق وہ چیز ہے جس کا ترجمہ کسی زبان میں نہیں ہو سکتا، توفیق کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا رحمت کا ارادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس کے دل میں یہ خیال اور جذبہ ڈال دینا کہ یہ کام کرنا ہے کہ تمام رکاوٹوں اور موانع کو ہٹا دینا ہے اور پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فیصلہ کرنا کہ یہ کام ہو، یہ شخص روزہ رکھے، نماز پڑھے، ان سب کے مجموعے کا نام توفیق ہے، اتنی لمبی جو ہم نے عبارت بیان کی وہ عربی کے قرآن مجید کے ایک لفظ میں آگئی ہے، اس کا نام ہے "توفیق"۔ آپ دیکھیں گے، اپنے محلہ میں دیکھیں گے کہ ماحول موجود ہے، سارے اسباب موجود ہیں، شرائط موجود، فضا موجود، لیکن روزہ نہیں رکھتے، سب کچھ موجود ہے لیکن تم کو ساری چیزیں اور ساتھ میں توفیق بھی عطا فرمائی، اس پر اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ "ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم"

اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

چنانچہ یہ مسنون بھی ہے کہ عید آئے، عید الفطر ہو تو آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا آئے اور عید الاضحیٰ ہو تو ذرا بلند آواز سے "اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد" پکارتا ہوا آئے اور مسنون یہ ہے کہ ایک راستہ سے آئے اور دوسرے راستہ سے جائے، تا کہ ساری فضا اس سے معمور ہوجائے، عید آئی ہے اور کونے کونے کو یہ نغمہ پہنچ جائے اور وہ زمین اس کی گواہی دے اور جب تک عید کی نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے، یہ کہتا رہے، "ولتکبروا اللہ علی ماھداکم ولعلکم تشکرون" کہ تم شکر گذار ہو، اللہ نے ہمیں یہ توفیق دی اللہ کی بڑائی بیان کرو اور رمضان کا جو اکرام کیا، کیونکہ جب بیماری وغیرہ کے باعث چھوٹ گیا تو اس کے لئے بھی یہی نیت اچھی ہے اور دنیا میں جتنے بھی خوشی کے تہوار ہیں، کسی میں خوشی ہوتی ہے، یعنی اس میں جو فرائض ہوتے ہیں، روزمرہ کا جو معمول ہے وہ بھی معاف ہوجاتا ہے، لیکن اسلام تنہا مذہب ہے کہ اس میں خوشی کے دن کام بڑھا دیا جاتا ہے، کام ایسا بھاری نہیں ہوتا کہ آدمی کہے کہ کام نہ ہوتا نہیں بلکہ کام ایسا مبارک ہوتا ہے ترقی دینے والا ہوتا ہے اور معقول ہوتا ہے اور انسانیت وشرافت کا ہوتا ہے، یہ جو دو رکعتیں آپ نے پڑھیں ہیں وہ وہ دو رکعتیں نہیں ہاں کوئی اشراق وچاشت پڑھے، جو فرض وواجب نہیں ہیں، لیکن عید کی نماز کو بڑھا دی گئی ہے، تو آپ دیکھیں گے تو اس میں عبادات معاف نہیں ہوتے ہیں، کوئی چاہتا ہے کہ یا نہ کرے چرچ جائے یا نہ جائے، کرسمس ہے یا چھٹی کا دن ہے اور یہاں تو کام بڑھا دیا گیا کہ فجر کی نماز اور ظہر کی نماز درمیان میں دوگانہ اور بڑھا لیں، یہ ہے اسلام میں شکر کا طریقہ، شکر کا طریقہ چھٹی نہیں ہے، بلکہ بات یہ ہے۔

اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا الحمدللہ، ساری امتیں سبق بھلا بیٹھیں، بات یہ ہے کہ روئے زمین میں کوئی امت ایسی نہیں جس کو سبق یاد ہو، ہم تجابیہ جس کو سبق یاد ہے، کہ اپکا اپکا یعنی جس کو سبق یاد ہوا چھٹی نہیں ملی، سبق یاد کرنے والے لڑکے کو، ادب یہ ہے پڑھنے والے کو چھٹی نہیں ہے، بلکہ اس کی ذمہ داریاں اور اس کو اپنی اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے، اس سے اس میں اضافہ ہوگا۔

تو دو رکعت یاد اور فطرہ الگ دینا پڑتا ہے، ہر وقت کی بات نہیں دوسرے ادیان کے تہواروں میں نہیں بلکہ وہاں تو کھاؤ پیو، وہاں معاملہ ایک طرف ہے اور یہاں بلکہ سے زیادہ دینا ہے، غریبوں کو فطرہ دو، اللہ کے سامنے دو رکعت شکرانہ کی نماز پڑھو اور پھر تکبیر پڑھو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ "ولتکبروا اللہ علی ماھداکم ولعلکم تشکرون"

☆......☆......☆



شب وروز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب وسنت کے اذکار

بچے پر جنازے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ فَرَطاً وَّذُخْراً لِّوَالِدَیْہِ، وَشَفِیْعاً مُّجَاباً، اَللّٰھُمَّ ثَقِّلْ بِہٖ مَوَازِیْنَھُمَ، وَاَعْظِمْ بِہٖ اُجُوْرَھُمَا، وَاَلْحِقْہُ بِصَالِحِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَقِہٖ بِرَحْمَتِکَ عَذَابَ الْجَحِیْمِ (الدروس المھمۃ)



اس مستقل سلسلے میں "القلم" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیر نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی زین الاسلام قاسمی ...... سے ماخوذ ہیں

انکم ٹیکس سے بچنے کے لیے لائف انشورنس پالیسی لینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں حضرات مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے سلسلے میں:

ایک شخص سرکاری ملازم (ماسٹر) ہے، اس کی ماہانہ تنخواہ ۲۰۰۰۰ (بیس ہزار) روپے ہیں، اس طرح کل سالانہ آمدنی ۲ لاکھ ۴۰ ہزار روپے ہوئے، حکومت کا قانون ہے کہ اگر سالانہ آمدنی ۲ لاکھ سے اوپر ہے تو اس زائد رقم میں ٹیکس دینا ہوگا۔ البتہ ٹیکس سے بچنے کی ایک صورت یہ ہے کہ "جیون بیما" کے طور پر کچھ رقم جمع کردی جائے تو ٹیکس سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ تو کیا شرعی اعتبار سے یہ جائز ہے؟ برائے مہربانی تشفی بخش جواب سے نواز کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

الجواب وباللہ التوفیق:

لائف انشورنس سود اور قمار پر مشتمل ہوتا ہے اور ان دونوں کی حرمت نص قطعی (قرآن پاک اور احادیث نبویہ) سے ثابت ہے (۱) اگر چہ بعض حالات میں اپنی جائز کمائی کے تحفظ کے لیے انشورنس کرانے کی اجازت ہے لیکن قابل لحاظ امر یہ ہے کہ جس طرح سود ق قمار کے ذریعہ حاصل اضافی رقم "مال خبیث" میں داخل ہو کر حرام ہے (۱) اسی طرح سود وقمار پر مشتمل معاملہ کرنا بھی ناجائز ہے، لائف انشورنس کرانے والا ایک طویل مدت تک حرام معاملہ کا مرتکب اور اس میں ملوث رہتا ہے، لہذا تھوڑی منفعت عاجلہ کی خاطر اس طرح کا ناجائز معاملہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے، دوسرے یہ کہ جس قدر رقم انشورنس میں دی گئی اس قدر کا انکم ٹیکس اگر چہ ساقط ہوگیا مگر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جب پالیسی مکمل ہونے پر رقم ملے گی تو کسی مسلمان کے لیے حکم شرعی کے مطابق اسی قدر رقم استعمال کرنے کی اجازت ہوگی، جو اصل جمع کردہ رقم تھی، اضافی ملنے والی رقم کا صدقہ کرنا اس پر واجب ہوگا پس اس بات پر اچھی طرح غور کرلیں کہ جب اسے اصل رقم ملے گی تو روز بروز کرنسی کی مالیت میں پیدا ہونے والی گراوٹ کو دیکھتے ہوئے رقم کی ویلو بہت کم ہوچکے گی، لہذا اس کے بالمقابل زیادہ انفع صورت یہ ہے کہ فی الوقت انکم ٹیکس ادا کرنے کے بعد بقیہ رقم وصول کر کے اسے جائز طریقے پر اپنے لیے کارآمد بنالی جائے اور نفع حاصل کیا جائے نہ یہ کہ انشورنس کمپنی کو دیکر جائز نفع اندوزی کی راہ مسدود کردی جائے، کیوں کہ انشورنس کمپنی سے ملنے والا نفع شرعاً لائق استعمال نہ ہوگا (۲) لہذا دونوں پہلو پر غور کرلیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

انشورنس: اقسام، احکام، شرائط

وحد وحدود

سوال: بیمہ کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔

(۱) زندگی کا بیمہ کرانے کا کیا حکم ہے؟

(۲) املاک ودوکان کا بیمہ یا گاڑی وغیرہ کا بیمہ کرانا کیسا ہے؟

(۳) میڈیکل انشورنس کا کیا حکم ہے؟ اس کا کرانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کوئی کمپنی اپنے ملازمین کا میڈیکل بیمہ از خود کرادیتی ہے اور طبی سہولیات کا لینا کیسا ہے؟ اگر اس کے لیے کچھ پیسے ملازمین سے کاٹتی ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) اگر کسی نے ۸۸/۳ بیمہ کرالیا ہے تو ملنے والی رقم کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو انکم ٹیکس میں ادا کر سکتے ہیں اور اگر ٹیکس پہلے ادا کر چکے ہیں تو بعد میں زائد ملنے والی رقم سے اسے لے سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق:

بیمہ کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو مستقبل میں جو خطرات پیش آتے ہوں کوئی انسان یا ادارہ ضمانت لیتا ہے کہ فلاں قسم کے خطرات کے مالی اثرات کی میں تلافی کردوں گا اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے وہ بیمہ کرانے والے سے بالاقساط رقمیں وصول کرتا ہے، بعض صورتوں میں بیمہ کرانے والے کو اپنی رقم سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے اور بعض صورتوں میں وہ رقم مع سود واپس مل جاتی ہے۔ جن خطرات کے پیش نظر بیمہ کیا جاتا ہے ان کے لحاظ سے بیمہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) زندگی کا بیمہ (۲) اشیاء کا بیمہ (۳) ذمہ داری کا بیمہ۔

۱۔ زندگی کے بیمہ کا طریقہ کار یہ ہے کہ جو شخص زندگی کا بیمہ کرنا چاہتا ہے کمپنی اس کا طبی معاینہ کراتی ہے کہ یہ مرد کتنے سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔ مثلاً رپورٹ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس کے دس سال تک زندہ رہنے کی امید ہے تو اس کی جسمانی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے کمپنی اس سے کہتی ہے کہ تم دس سال تک دس ہزار سالانہ کے حساب سے بالاقساط ایک لاکھ جمع کردو اگر دس سال کے اندر تمہارا انتقال ہوجائے گا تو ہم تمہاری بیوی اور اولاد کو دس لاکھ دیں گے اور اگر دس سال کے بعد تک زندہ رہے تو جمع شدہ رقم اور کچھ اضافہ (مثلاً: ایک لاکھ بیس ہزار) تم کو واپس کردی جائے گی، آج کل لوگ یہ بیمہ اس لیے کراتے ہیں کہ موت واقع ہونے کے بعد بیوی بچوں کی کفالت کا نظم ہوسکے اور وہ فقر و افلاس سے محفوظ رہ سکیں۔ بیمہ کی یہ صورت سود اور غرر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شرعاً ناجائز ہے: کیوں کہ پالیسی ہولڈر اگر متعین مدت کے اندر انتقال کرجاتا ہے تو اس کو دس لاکھ ملتے ہیں اور اگر اس کے بعد تک زندہ رہا تو صرف اصل رقم کچھ اضافے کے ساتھ ملتی ہے، دونوں صورتوں میں چونکہ اضافہ اصل رقم کے معاوضہ میں ملتا ہے اس لیے سود ہے (۱) جس کی حرمت قرآن کریم کی سات آیات اور بہت سی احادیث سے ثابت ہے اور غرر اس لیے ہے کہ اضافہ کے ساتھ کتنی رقم ملے گی، یہ معلوم نہیں، دس لاکھ یا ایک لاکھ بیس ہزار، یہاں معاوضہ یا معقود علیہ مجہول ہے۔

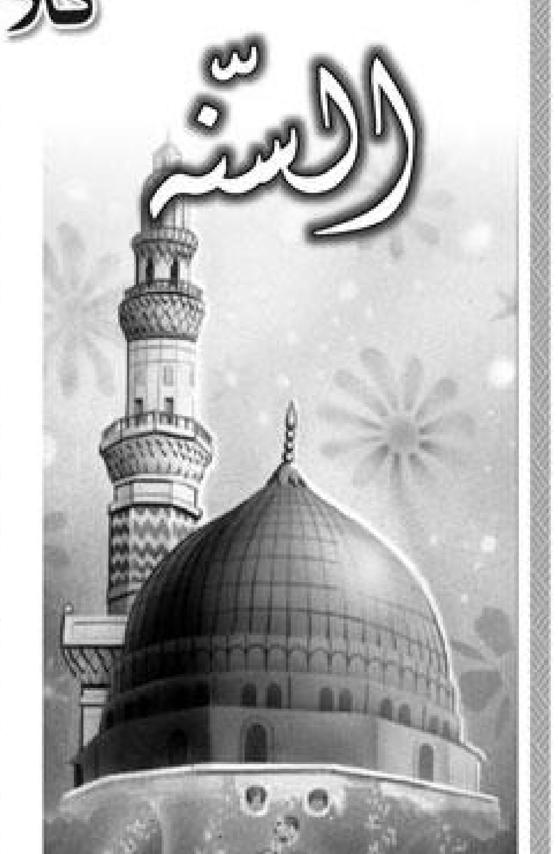
۲۔ البتہ اگر کسی نے جیون بیمہ کرالیا ہے تو اس کے لیے صرف اصل رقم کا استعمال حلال ہوگا، زائد رقم کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں۔

۳۔ ہاں اگر حکومت نے غیر شرعی ٹیکس عاید کردیا ہو اور بیمہ کرانے والا ادارہ سرکار کے ہاتھ میں ہو پرائیویٹ کمپنی کے ذمہ نہ ہو تو پھر سرکاری ٹیکس کی ادائیگی بیمہ میں ملنے والی اضافی رقم سے کر سکتے ہیں، خواہ اس رقم کے حصول کا ذریعہ ربو کے عنوان میں آتا ہو (جواہر الفقہ: ۲/۱۱۸۷ از: مفتی محمد شفیع صاحب)۔ اگر غیر شرعی ٹیکس حکومت کو ادا کرچکا ہے تو سرکاری بینک یا دوسرے سرکاری محکمات سے ملنے والے سودی رقم میں سے ٹیکس میں ادا کردہ رقم کے بہ قدر لے سکتے ہیں، لینے والے کے حق میں وہ سود نہ ہوگا۔ (امداد المفتیین: ۲/۸۵۱ کتاب الربو القمار)

۲۔ اشیاء کے بیمہ کی شکل یہ ہوتی ہے کہ بیمہ دار اپنی موٹر سائیکل گاڑی عمارت کا بیمہ کراتا ہے اور اس کے لیے کمپنی میں معینہ مدت کے لیے رقم جمع کرنی پڑتی ہے، اس متعینہ مدت میں اگر کوئی حادثہ پیش آیا یا عمارت کو آگ لگی تو کمپنی اس نقصان کی تلافی کی ذمہ دار ہوتی ہے اس میں اور لائف انشورنس میں بنیادی فرق یہ ہے کہ لائف انشورنس میں اصل رقم بہر حال محفوظ رہتی ہے اور بیمہ کرنے والے کو واپس ملتی ہے، جب کہ اشیاء کے بیمہ میں ہولڈر کی اصل رقم محفوظ نہیں رہتی، حادثہ ہونے کی صورت میں ہولڈر کو فائدہ پہنچتا ہے، ورنہ اصل رقم بھی ہاتھ سے چلی جاتی ہے، کمپنی واپس نہیں کرتی، شرعی نقطہ نظر سے جیون بیمہ کی طرح اشیاء کا بیمہ بھی مفاسد شرعیہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز وحرام ہے، اس میں ایک طرف بیمہ کی طرف اسے ادائیگی متیقن ہے اور دوسری طرف کمپنی کی جانب سے ادائیگی موہوم ہے اور معلق علی الخطر ہے کہ اگر حادثہ پیش آگیا تو ادائیگی ہوگی اور حادثہ پیش نہ آیا تو ادائیگی نہ ہوگی، نیز ادائیگی کی صورت میں اضافہ کے ساتھ رقم ملتی ہے، اس لیے اس میں غرر اور قمار شامل ہے، جس کی وجہ سے یہ معاملہ بھی شرعاً ناجائز وحرام ہے (۱) البتہ اگر کسی نے نادانستگی میں یہ بیمہ کرالیا ہے تو اس کے لیے آیندہ صرف اصل رقم کے بقدر لینا حلال ہوگا، زائد رقم کو اپنے استعمال میں لانا جائز نہ ہوگا۔

کلام ہادیٔ عالم ﷺ

معارف نبوی



معلوم ہوا کہ یہ آزمائش خدانخواستہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر ڈال دیتے تو بڑا مشکل ہوجاتا، ورنہ حق یہ تھا کہ ہمیں یہاں کچھ نہ ملتا، بھئی! ایک عمل کی مزدوری ایک جگہ ملتی ہے یا دو جگہ ملتی ہے؟ تم نے کوئی مزدوری کی تو اس کی مزدوری ایک جگہ ملے گی یا دو جگہ ملے گی؟ اب بتاؤ! آخرت میں لینا چاہتے ہو یا دنیا میں لینا چاہتے ہو؟ ہم تو کہیں گے کہ دنیا میں ہی دے دیں جی، آخرت میں چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہیں! تمہیں آخرت میں دیں گے، اس وقت تمہیں زیادہ ضرورت ہوگی، اس وقت تو بچہ ماں باپ کے دسترخوان پر روٹی کھا رہا ہے، اس کو اپنے پیسے کی ضرورت ہوگی، ابھی اس کو کیا ضرورت؟ ابھی اگر اڑا دے گا تو اس وقت کیا کرے گا؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ابھی تو تم رحمٰن کے دسترخوان پر کھانا کھا رہے ہو لیکن تمہیں اپنے عمل کی کمائی کی ضرورت بعد میں پیش آئے گی، غرضیکہ یہ حق تعالیٰ شانہٗ کی عنایت ہے، لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ہمیں یہاں بھی محروم نہ فرمایا، یہ عنایت درعنایت ہے (مثلاً کوئی سفر پر جا رہا ہو اور اس کا سرپرست اسے کہے کہ: میں تمہیں یہاں پیسے نہیں دوں گا بلکہ وہاں تمہیں ضرورت پڑے گی پردیس میں، جہاں کوئی مددگار بھی نہ ہوگا، تو عقل مندی یہی کہلائے گی کہ وہ یہاں اصرار نہ کرے پیسے لینے کے لئے، بلکہ وہاں کے لئے باقی رہنے دے۔

کافر کے نیک عمل کا اجر ایمان پر موقوف ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا آنحضرت ﷺ سے: یارسول اللہ! ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کیا کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ چیز اس کو نفع دے گی؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اس کو یہ چیز نفع نہیں دے گی، اس لئے کہ ایک دن بھی کبھی نہیں کہا: اے میرے رب! مجھے بخش دے میری خطائیں قیامت کے دن۔"

تشریح: اس حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ ابن جدعان ایک شخص تھا جو جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کیا کرتا تھا، مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا، یعنی رفاہ عام کے کام کرتا تھا تو کیا یہ چیزیں اس کو قیامت کے دن نفع دیں گی؟ فرمایا: اس کو یہ چیزیں نفع نہیں دیں گی، اس لئے کہ اس نے ایک دن بھی یہ نہیں کہا کہ: اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو معاف فرما۔ مطلب یہ کہ وہ کافر تھا، قیامت کا قائل ہی نہیں تھا اور کافر کا کوئی عمل ایسا نہیں جو اس کو نفع دے کیونکہ اس نے جو بھی کیا ہے دنیا کے لئے کیا ہے۔

ایدھی صاحب اور دیگر جو رفاہ عامہ کے کام کرنے والے لوگ ہیں اس حدیث پر غور فرمالیں! مجوسیوں کے یہاں بھی خیراتی کام ہی عبادت ہے، لیکن اگر وہ یہ کام آخرت کے لئے اور مغفرت کے لئے نہ کرتے ہوں تو مسئلہ صاف ظاہر ہے۔

یہاں سے ایک مسئلہ تو یہ معلوم ہوگیا کہ قیامت کے دن کسی کافر کی کوئی نیکی کام نہیں آئے گی، اس لئے کہ نیکی کے نیکی بننے کے لئے شرط ہے اسلام لانا، مومن ہونا، جو شخص کہ غیر مسلم ہے، جو شخص کہ آخرت کو نہیں مانتا، جو شخص کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتا وہ دنیا میں بظاہر جو کام اچھے کر رہا ہے، وہ چونکہ دنیا کے لئے کرتا ہے آخرت کے لئے نہیں کرتا، اس لئے آخرت میں اس کو اس کے اعمال نفع نہیں دیں گے۔

اور یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ اچھے کام اور برے کام دو قسم کے ہیں:

ایک تو وہ اچھے کام اور برے کام ہیں جن کا اچھا ہونا اور برا ہونا ساری دنیا کے ہاں مسلم ہے، جیسے کسی کی خدمت کرنا، مسکینوں کو کھانا کھلانا، مسکینوں کی ضرورتیں پوری کرنا، بیماروں کی تیمارداری کرنا، یہ اچھے کام ہیں اور جھوٹ بولنا، چغلی کرنا، فریب کرنا، جھوٹ بولنا، کسی کو دھوکا دینا، خیانت کرنا برے کام ہیں اور ان کا برا ہونا تمام اقوام عالم کے ہاں مسلم ہے، سب جانتے ہیں۔

اور دوسرے نیک کام اور برے کام وہ ہیں جو ہمیں شریعت کے ذریعے سے معلوم ہیں، ورنہ عام لوگ ان کے اچھے کو اچھا اور برے کا برا نہیں سمجھ سکتے، بہرکیف! یہ دوسرے قسم کے جو کام ہیں ان کو تو چھوڑ لیجئے۔

پہلی قسم کے جو کام ہیں، اچھے کام جو سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اس وقت اچھے ہیں جس وقت اللہ کے لئے اور آخرت کے لئے کئے جائیں ورنہ ان کے اندر کوئی اچھائی نہیں، غریبوں کو کھانا کھلانا محتاجوں کی مدد کرنا وغیرہ وغیرہ، یہ اچھے کام سمجھے جاتے ہیں لیکن یہ اچھے اسی وقت شمار کئے جائیں گے جب وہ اللہ کے لئے کئے گئے ہوں اور آخرت کی نیت سے کئے گئے ہوں، اگر دنیا کی نام آوری کے لئے کئے گئے ہوں یا انسانی ہمدردی کے لئے کئے گئے آخرت کا ثواب اور اللہ تعالیٰ پیش نظر نہیں تو لایعنی ہیں (وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلنہ ھباء منثورا (الفرقان) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہوں نے کوئی اعمال کئے تھے، ہم ان کی طرف آئیں گے، ان کو اڑتا ہوا غبار ابنادیں گے، بے وزن، ان کے اندر کوئی وزن ہی نہیں ہوگا۔

☆......☆......☆

قرآن کے سائے میں.....

ماخوذ از قصص القرآن

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

حضرت سلیمان علیہ السلام



نبوت

جن انبیاء ورسل کی صحیح تاریخ منضبط ہے اس سے قرآن عزیز کی بعض آیات کی صراحت سے یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس ہستی کو شرف نبوت سے سرفراز کرتا ہے اس کو یہ منصب جلیل سن رشد کے بعد عطا فرماتا ہے تاکہ وہ دنیوی اسباب کے لحاظ سے بھی عمر طبعی کا وہ حصہ طے کرلے جس میں عقل وتجربہ پختگی اختیار کرلیتے ہیں اور اس حد پر پہنچ کر استعداد کے مطابق انسانوں کے قوائے فکری وعملی میں میں استواری اور استقامت پیدا ہوجاتی ہے۔ چنانچہ یہ سنت اللہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے حق میں بھی کار فرما رہی اور سن رشد کے بعد ان کو حکومت وخلافت کے ساتھ ساتھ "منصب نبوت" بھی منجانب اللہ عطا ہوا۔

"بیشک ہم نے (اے محمد ﷺ) تیری طرف وحی بھیجی جس طرح ہم نے نوح کی جانب وحی بھیجی اور اس کے بعد دوسرے پیغمبروں کی طرف وحی بھیجی اور ابراہیم کی جانب اسمٰعیل کی یعقوب کی اور اس کی اولاد کی جانب اور عیسیٰ کی اور ایوب کی اور یونس کی اور ہارون کی اور سلیمان کی جانب وحی بھیجی۔"

وکلا اتیناہ حکما وعلما (الانبیاء)

اور (داؤد وسلیمان) ہر ایک کو ہم نے حکومت دی اور علم (نبوت) دیا۔

ولقد اتینا داؤد وسلیمان علما (ص)

اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم (نبوت کا علم) دیا۔

خصائص سلیمان علیہ السلام

پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی بعض خصوصیات اور امتیازات سے نوازا اور اپنی نعمتوں میں سے بعض ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جو ان کی زندگی مبارک کا طغرائے امتیاز بنیں۔

۱) منطق الطیر

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام دونوں کو یہ خصوصیت عطا فرمائی تھی کہ وہ چرند وپرند کی بولیاں سمجھ لیتے تھے اور دونوں بزرگوں کے لئے ان کی آوازیں ایک ناطق انسان کی گفتگو کی طرح تھیں۔

قرآن عزیز نے سلیمان علیہ السلام کے اس شرف کا اس طرح ذکر کیا ہے:

اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو "علم" دیا اور ان دونوں نے کہا: حمد اللہ کے لئے ہی زیبا ہے جس نے اپنے بہت سے مومن بندوں پر ہم کو فضیلت عطا فرمائی اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور اس نے کہا: اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولیوں کا علم دیا گیا ہے اور ہم کو ہر چیز بخشی گئی ہے، بے شک یہ (خدا کا) کھلا ہوا فضل ہے۔

اس مقام پر "منطق طیر" کا جس اہمیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اس کو پیش نظر رکھ کر یہ بات تو صاف ہوجاتی ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ "وہ اپنے قیاس وتخمین کے ذریعہ ان کی مختلف قسم کی آوازوں سے صرف ان کے مقصد اور مراد کو سمجھ لیتے تھے اور اس سے زیادہ کچھ نہ تھا اس لئے کہ قیاس وتخمین کا یہ درجہ تو بکثرت لوگوں کو حاصل ہے اور وہ پالتو جانوروں کی بھوک پیاس کے وقت کی آواز، خوشی اور مسرت کی آواز، مالک کو قریب دیکھ کر اظہار وفاداری کی آواز اور دشمن کو دیکھ کر خاص طرح سے پکارنے کی آواز کے درمیان بخوبی فرق سمجھتے اور ان کے ان مقاصد کا بآسانی ادراک کر لیتے ہیں، نیز "منطق طیر" سے وہ علم بھی مراد نہیں ہوسکتا جو جدید علمی دور میں ظن وتخمین کی راہ سے بعض جانوروں کی گفتگو کے سلسلہ میں ایجاد ہوا ہے اور جو زولوجی کا ایک شعبہ شمار کیا جاتا ہے اس لئے کہ یہ محض انکل کا تیر ہے، جو مسطورہ بالا تجربہ کے بعد گمان علم سے نکلا ہے اور اس کو علم بمرتبہٗ یقین کہنا خود واضعین علم الحیوانات کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہے۔ علاوہ ازیں وہ ایک اکتسابی فن ہے جو ہر شخص کو تھوڑی سی محنت کے ساتھ حاصل ہوجاتا ہے اور ظاہر ہے کہ حضرت داؤد وسلیمان علیہما السلام کے اس علم کے لئے قرآن عزیز کو اس قدر اہم پیرایۂ بیان کی ضرورت نہیں تھی۔

قرآن عزیز نے جس انداز میں اس کا ذکر کیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے شکریہ کے انداز بیان کو نقل کیا ہے اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے لئے یہ ایسی عظیم الشان نعمت تھی جس کو نشان (معجزہ) کہا جاتا ہے اور بے شبہ پرندوں کی بولیاں انسان ناطق کی گفتگو کی طرح سمجھتے تھے اور یقیناً ان کا یہ علم اسباب دنیوی سے بالاتر خاص قوانین قدرت کے فیضان کا نتیجہ تھا۔

لہذا عقل اس بارہ میں صرف یہیں تک جاسکتی ہے کہ اس کے نزدیک یہ محال بات نہیں ہے کیونکہ لغت اور عقل دونوں کے لحاظ سے "نطق" کے لئے صرف صوت کا ہونا کافی ہے اور اس کے لئے انسانوں کی طرح کی گویائی ضروری نہیں ہے اور چرند وپرند کی بولیوں میں صوت اور صوت کا نشیب وفراز دونوں موجود ہیں، پس "منطق الطیر" ایسی بخشش اور موہبت تھی جس کو خدا کا نشان کہنا چاہیے اور جو ان ہی جیسی پاک ہستیوں کے لئے مخصوص ہے، بیضاوی کے اور ہمارے درمیان "منطق الطیر" کی تفسیر سے متعلق اس پر تو اتفاق ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام حیوانات کی بولیاں جس طریقے سے یقینی طور پر سمجھ لیا کرتے تھے وہ عام علمی تدوین سے جدا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کو بطور نشان کے عطا ہوا تھا۔

☆......☆......☆



جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۴۰۵: انبیاء کا ترکہ وراثت نہیں ہوتا

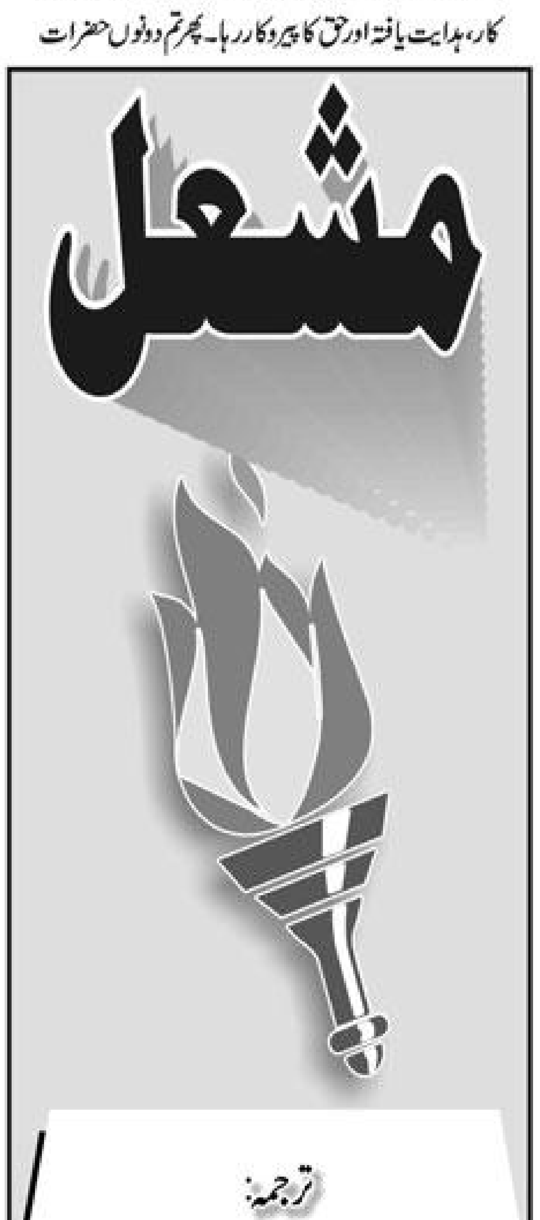
وہ آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ انہیں اجازت دے دی تو وہ اندر آئے۔ انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد یرفا پھر آیا، اس نے عرض کیا: آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو بھی آنے کی اجازت دیتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا: ہاں۔ ان کو اجازت دی تو وہ اندر آئے، سلام عرض کیا اور بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: امیر المؤمنین! میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کردیں۔ ان دونوں حضرات کا اس کے متعلق تنازعہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے بنو نضیر کے اموال میں سے اپنے رسول ﷺ کو بطور فے دیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے بھی تائید کی کہ اے امیر المؤمنین! ان میں تصفیہ کرادیں اور ایک کو دوسرے سے آرام پہنچائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو پھر ذرا ٹھہریے! میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم انبیاء کسی کے لیے وراثت نہیں چھوڑتے، ہمارا ترکہ (لوگوں کے لیے) صدقہ ہوتا ہے۔ آپ کی مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات کریمہ تھی؟

انہوں نے بیک زبان ہوکر کہا کہ واقعی آپ ﷺ نے ایسا ہی فرمایا۔ پھر حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا؟ (انہوں نے عرض کیا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس کے متعلق (کچھ وضاحت سے) بیان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس فے کے مال میں اپنے رسول ﷺ کو خاص کیا، اس میں سے آپ ﷺ کے علاوہ کسی کو کچھ نہیں دیا، پھر آپ نے (آیت فے) تلاوت فرمائی: اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اپنے رسول پر عطیہ فرمایا، تم لوگوں نے اس پر اپنے اونٹ گھوڑے نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس شخص پر چاہے قبضہ دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔ گویا فے کا مال، خالص رسول اللہ ﷺ کا حصہ تھا۔ بایں ہمہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے اسے تم سے روک کر اپنے لیے جمع نہیں کیا کہ خود کو تم پر ترجیح دی ہو بلکہ آپ ﷺ نے وہ فے کا مال بھی تمہیں دے دیا ہے اور تم پر اسے صرف کردیا ہے۔ اب ان اموال میں سے صرف یہ مال باقی رہ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ وہ اس مال سے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے تھے کہ اس سے سال بھر کا خرچہ نکال کر باقی مال وہاں خرچ کردیتے جہاں اللہ کا مال خرچ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ صحیح ہے؟ سب نے کہا: ہاں (صحیح ہے) پھر آپ نے (خصوصیت کے ساتھ) حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو اللہ کی قسم دے کر پوچھا: کیا تم بھی اسے صحیح خیال کرتے ہو؟ (انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا ہی ہے) اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو وفات دی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول ﷺ کا جانشین ہوں اور انہوں نے یہ اموال اپنے قبضے میں لیے اور ان میں وہی عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ زندگی بھر کرتے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس معاملے میں راست باز، نیکوکار، ہدایت یافتہ اور حق کے تابع تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات دے دی تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جانشین ہوا۔ میں نے اپنی خلافت کے دو سال تک اس جاگیر پر قبضہ رکھا اور اس کے متعلق وہی طرز عمل اختیار کیے رکھا جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے اس معاملے میں صداقت کا دامن نہیں چھوڑا، نیکوکار، ہدایت یافتہ اور حق کا پیروکار رہا۔ پھر تم دونوں حضرات میرے پاس آئے اور گفتگو کرنے لگے۔ تمہارا مطالبہ بھی ایک اور معاملہ بھی ایک تھا۔ اے عباس! تم اس لیے آئے کہ اپنے بھتیجے کا حصہ مانگتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس لیے آئے کہ وہ اپنی بیوی کا حصہ باپ کی جائیداد سے مانگتے تھے۔ میں نے تم دونوں سے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

انبیاء وراثت نہیں چھوڑتے ان کا ترکہ سب صدقہ ہوتا ہے۔ پھر سوچ بچار کے بعد مجھے مناسب معلوم ہوا کہ وہ مال (تولیت کے طور پر) تمہیں دے دوں، تو میں نے تم سے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں اس شرط پر اسے تمہارے حوالے کرتا ہوں کہ تم مجھے اللہ کا عہد وپیمان دو کہ تم اس میں وہی کچھ کروگے جو رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور جو کچھ میں نے ابتدائے خلافت سے اب تک کیا ہے۔ تم دونوں نے کہا تھا کہ اس کو ہمارے حوالے کردو، تو میں نے اس شرط پر اسے تمہارے حوالے کردیا۔ اب میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں نے اس شرط پر وہ جاگیر تمہارے حوالے کی تھی؟ وہاں موجود تمام لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا میں نے وہ مال اس شرط پر تمہارے حوالے کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم مجھ سے اس کے خلاف کوئی فیصلہ طلب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں ان اموال میں اس کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم اس کے انتظامات سے عاجز آگئے ہو تو اسے میرے حوالے کردو۔ میں تمہاری طرف سے ان اموال کے انتظام کرنے کے لیے کافی ہوں۔

☆......☆......☆



ترجمہ:

کتاب الجہاد ...... صحیح بخاری

www.alqalamonline.com

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ن والقلم وما یسطرون — قسم ہے قلم کی (القرآن)

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

33	25 رمضان المبارک تا 7 شوال 1437ھ بمطابق یکم تا 13 جولائی 2016ء	11

اللّٰھم

رمضان کے تیسرے عشرے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا

اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس ہمیں معاف فرمادے۔

مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں اعتکاف کی بہاریں، 1000 سے زائد معتکفین کی شرکت

عشرہ نجات میں رب کو منانے کیلئے آہ وزاریاں

ملک بھر کے مختلف شہروں سے باذوق افراد جوق در جوق شریک ہوئے، بہت سے شائقین یکم رمضان المبارک سے ہی جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ میں قیام پذیر

طاق راتوں میں امیر المجاہدین کے برادر صغیر حضرت مفتی عبدالرؤف اصغر کے اصلاحی بیانات اور پرسوز دعائیں معتکفین کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہیں

مسنون اعتکاف مستقل اصلاحی نصاب اور تربیتی معمولات کے تحت پورا کیا جاتا ہے، اشک آمیز دعائیں، راتوں کا قیام، رب کو منانے کیلئے آہ وزاری اعتکاف کا خاص حصہ

معتکفین کیلئے سحر وافطار میں طعام کے شاندار انتظامات، جماعتی کارکن جذبہ خدمت سے سرشار ہو کر گرمی کے سخت موسم کے باوجود اللہ کے مہمانوں کی خدمت بجالاتے رہے

شاندار انتظام پر ضیوف الرحمٰن کی طرف سے اظہار اطمینان، جماعت مجاہدین اور بالخصوص امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کیلئے دن رات دعائیں

بہاولپور (القلم نیوز) مرکز عثمانؓ وعلیؓ میں اعتکاف کی بہاریں، ایک ہزار سے زائد معتکفین کی شرکت، ملک بھر کے مختلف شہروں سے باذوق افراد جوق در جوق شریک ہوئے ہیں، عشرہ نجات میں رب کو منانے کی آہ وزاریاں، اجتماعی اعتکاف میں امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے دورہ تربیہ کیلئے مرتب کردہ چالیس مسنون اعمال کا اہتمام کرایا جاتا ہے جس سے یہ اجتماعی اعتکاف ایک دینی تربیتی کورس کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ شرکاء اپنی تعلیم وتربیت کی خاص منافع ومقاصد کی خاطر دور دراز سے سفر کر کے یہاں اعتکاف کیلئے تشریف لاتے ہیں۔ بہت سے شائقین یکم رمضان المبارک میں ہی جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ میں قیام پذیر ہو جاتے ہیں۔ اعتکاف کے دوران رات بھر کا قیام اور تراویح ہوتی ہے۔ طاق راتوں میں حضرت مفتی عبدالرؤف اصغر صاحب کے (باقی صفحہ 6 نمبر 1)

شام میں روسی اور اسدی فورسز نے وحشیانہ بمباری سے قیامت ڈھادی، 82 شہید

رقہ اور دیر الزور نشانہ بنے، سینکڑوں زخمی ہوئے، فورسز نے مشرقی شام میں رات بھر حملے جاری رکھے، انفراسٹرکچر اور ہسپتالوں کو بھی تباہ کر دیا گیا

2011 سے اب تک 2 لاکھ 80 ہزار افراد خانہ جنگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں، بچے اور کئی خواتین بھی ان حملوں میں شہید ہو چکی ہیں، رپورٹ

دمشق (نیٹ نیوز) روسی اور بشار الاسد کی افواج نے ایک بار پھر وحشیانہ بمباری کر دی شام میں قیامت ڈھادی، فضائی حملوں میں 82 افراد شہید اور سینکڑوں زخمی ہو گئے، جنگی طیارے رات بھر شام کے مشرقی حصوں کو نشانہ بناتے رہے اور بم برساتے رہے، غیر ملکی میڈیا کے مطابق جنوب مشرقی شہر دیر الزور کے علاقے القوریہ میں جنگی طیاروں نے شدید بمباری جاری رکھی ہوئی ہے، حملوں میں 82 افراد شہید اور سینکڑوں عام شہری زخمی ہوئے، درجنوں زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے، روس اور بشار کی فوجیں شام میں گروہ کی آڑ میں مسلسل عام شہریوں کو نشانہ بنا رہی ہیں اور ان حملوں میں اب تک (باقی صفحہ 6 نمبر 2) حکومت مخالف

طالبان حملوں میں 77 اتحادی ہلاک، 8 ٹینک تباہ

کابل میں 3 پولیس افسر قتل

قندھار میں امریکی بمباری سے 30 افراد شہید

افغان فوجی کی اپنے ہی ساتھیوں پر فائرنگ، 4 ہلاک، طالبان کا ساتھی ہونے کا انکشاف، ہلمند میں اربکی ملیشیا کے 14 اہلکار اغوا، کنڑ میں خونریز جھڑپیں، 15 اہلکار ہلاک

امریکی طیاروں نے قندھار کے شاہ ولی کوٹ سمیت 6 مقامات، ہلمند کے سنگین، گرم سیر اور گریشک اضلاع کو نشانہ بنایا گیا، لوگر اور بغلان میں 7 کٹھ پتلی فوجی نشانہ بنے

کابل (مانیٹرنگ ڈیسک) طالبان کے اتحادی فورسز پر تباہ کن حملوں کا سلسلہ جاری، کابل میں 3 پولیس افسروں کو قتل کر دیا گیا، طالبان نے فراہ میں جج کو اغوا کے بعد پھانسی دیدی، قندھار میں امریکی بمباری سے 30 افراد شہید ہو گئے جبکہ مجاہدین نے امارت اسلامیہ کے مختلف علاقوں میں فدائی اور دیگر کارروائیوں میں 77 اتحادی فوجیوں کو ٹھکانے لگایا جبکہ 7 ٹینک اور متعدد دیگر فوجی گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔ امریکی فوج نے قندھار کے شاہ ولی کوٹ سمیت 6 مقامات پر حملے کئے، ہلمند کے سنگین، گرم سیر اور گریشک اضلاع کو بھی نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں 30 بے گناہ افراد شہید ہوئے۔ کنڑ میں مجاہدین اور فورسز کے درمیان (باقی صفحہ 6 نمبر 3)

یمن، اتحادیوں کی بمباری سے 30 حوثی باغی ہلاک ہو گئے

باغیوں کی ملک کے سب سے بڑے ہوائی اڈے کی جانب پیش قدمی، جھڑپیں جاری

عدن (نیٹ نیوز) یمنی باغیوں نے ملک کے سب سے بڑے ہوائی اڈے کی جانب پیش قدمی کی ہے، فوجی حکام کے مطابق سعودی سربراہی میں اتحادی ممالک کی بمباری اور شدید جھڑپوں میں 30 افراد ہلاک ہو گئے ہیں، یمنی فوج کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ یمنی باغیوں اور ان کے اتحادی سابق صدر علی عبداللہ صالح کے حامی باغی فوجیوں نے العند فوجی اڈے کے قریب ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے، انہوں نے بتایا کہ اس دوران شدید لڑائی میں 18 باغی اور حکومت کے حامی 6 جنگجو مارے گئے، انہوں نے بتایا کہ یمنی باغی العند کے فوجی اڈے کے 20 کلومیٹر قریب پہنچ چکے ہیں اور اسے براہ راست نشانہ بنانے کی پوزیشن میں ہیں۔ دوسری جانب اتحادی ممالک کے طیاروں نے باغیوں کی پیش قدمی روکنے کے لئے شدید بمباری کی ہے تاہم غلطی سے ایک گھر پر میزائل گرنے کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے 6 افراد جاں بحق ہو گئے، یہ بات ایک اور فوجی عہدیدار نے بتائی، العند ایئربیس یمن کے دوسرے بڑے شہر عدن کے شمال میں 60 کلومیٹر دور واقع ہے جہاں حکومتی افواج موجود ہیں، اس فوجی اڈے کو امریکا مارچ 2014 تک القاعدہ کے خلاف ڈرون حملوں کے لئے بھی استعمال کرتا رہا تھا جس کے بعد یمنی باغیوں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا، یمنی افواج نے گزشتہ برس اگست میں باغیوں سے اس کا قبضہ ختم کروالیا تھا۔

مقبوضہ کشمیر میں ریاستی دہشت گردی کی تازہ کارروائی، قابض فورسز نے 7 کشمیری نوجوانوں کو شہید کر دیا، یاسین ملک کی مسلسل نظربندی کیخلاف وادی میں مکمل ہڑتال، نظام زندگی مفلوج

پلوامہ میں مجاہدین کی فدائی یلغار، 8 بھارتی فوجی جہنم واصل

بھارتی غرور خاک آلود

28 زخمی

کئی زخمیوں کی حالت تشویشناک، سری نگر جموں نیشنل ہائی وے پر گھات لگا کر 2 فدائین نے تربیتی مرکز سے آنے والے فوجیوں کو نشانہ بنایا، فائرنگ کے بعد بس میں گھسنے کی کوشش، 2 مجاہد بھی شہید

مرنے والوں میں سب انسپکٹر شامل، مجاہدین نے بس کو گولیوں سے چھلنی کر دیا، دونوں فدائین سے اظہار یکجہتی کے وادی بھر میں مکمل ہڑتال ومظاہرے، مجاہدین کو خراج تحسین پیش، پاکستانی پرچم لہرا دیا گیا

8 فوجیوں کی ہلاکت کے واقعہ کے بعد بھارتی فوج نے بڑے پیمانے پر سرچ آپریشن شروع کر دیا، گھر گھر چھاپے، کشمیری نوجوانوں کی پکڑ دھکڑ جاری، کپواڑہ میں شہید ہونے والے 7 نوجوان سپرد خاک

سیاسی قیدیوں کی رہائی کیلئے کشمیر تحریک خواتین کا سرینگر میں دھرنا، لدھا پانپور میں بھارتی فورسز اور مجاہدین کے مابین مسلح جھڑپ میں ایک مجاہد شہید، 6 کشمیری لولاب اور درگمولہ میں بھارتی فائرنگ کا نشانہ بنے

سرینگر (مانیٹرنگ ڈیسک) مجاہدین نے بھارتی فوجیوں کو دھول چٹادی، پلوامہ میں مجاہدین کی فدائی یلغار میں 8 بھارتی فوجی واصل جہنم جبکہ 28 زخمی ہو گئے جن میں سے 5 زخمیوں کی حالت انتہائی تشویشناک ہے جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے دوسری جانب قابض فورسز نے دہشت گردی کی تازہ کارروائیوں میں 7 کشمیری نوجوانوں کو شہید کر دیا، یاسین ملک کی مسلسل نظربندی کے خلاف وادی میں مکمل ہڑتال رہی، کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا، قابض فوج کے قافلے کو نشانہ بنانے والے دونوں فدائین سے اظہار یکجہتی کے لئے مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی مظاہرے کئے گئے اور فدائین کو بھرپور طریقے سے خراج تحسین پیش کیا گیا، مظاہرے میں پاکستانی پرچم بھی لہرایا گیا، قابض فوج نے 8 فوجیوں کی ہلاکت کے بعد مظالم کا سلسلہ تیز کر دیا، وادی بھر میں بڑے پیمانے پر سرچ آپریشن شروع کر دیا گیا، گھر گھر تلاشی، چھاپوں کا سلسلہ جاری ہے جن میں بے گناہ کشمیری نوجوانوں کی پکڑ دھکڑ کی جا رہی ہے، ادھر سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے کشمیر تحریک خواتین کا سرینگر میں دھرنا ہوا، لدھا پانپور میں مجاہدین اور فورسز کے مابین جھڑپ میں ایک مجاہد شہید ہو گیا، 6 کشمیریوں کو لولاب اور درگمولہ میں فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مجاہدین نے سرینگر جموں نیشنل ہائی وے پر گھات لگا کر سنٹرل ریزرو پولیس فورس کے قافلے پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 8 بھارتی اہلکار ہلاک (باقی صفحہ 6 نمبر 4)

امریکا میں مختلف مقامات پر فائرنگ سے 5 افراد ہلاک

تین افراد زخمی، ایک کی حالت تشویشناک، ملزم فرار، پولیس نے تفتیش شروع کر دی

نیو یارک (نیٹ نیوز) امریکی ریاستوں میں مختلف مقامات پر فائرنگ سے 5 افراد ہلاک جبکہ 3 زخمی ہو گئے۔ ٹیکساس کی کاؤنٹی فورٹ بینڈ میں ایک افسوسناک واقعے میں گھریلو جھگڑے پر ماں نے کمسن بیٹیوں پر فائر کھول دی جس کے نتیجے میں ایک موقع پر دم توڑ گئی جبکہ دوسری کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے جہاں وہ بھی زخموں کی تاب نہ لا کر چل بسی۔ پولیس نے کارروائی کر کے ماں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ حکام کے مطابق واقعہ گھریلو تنازعے پر پیش آیا جس کا نقصان کمسن بچیوں کو اٹھانا پڑا۔ دوسری جانب امریکی ریاست میری لینڈ میں فائرنگ سے تین افراد ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے ہیں۔ جبکہ واقعہ کے بعد حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے، تاہم پولیس نے ملزم کی گرفتاری کیلئے کارروائی شروع کر دی ہے۔ فائرنگ کا واقعہ ڈسٹرکٹ ہائٹس میں ایک سڑک پر پیش آیا ہے۔ فائرنگ کے واقعے میں زخمی ہونے والوں کو ٹراما سینٹر منتقل کر دیا گیا۔

مسجد اقصیٰ میں توڑ پھوڑ، اعتکاف میں بیٹھے افراد پر چڑھائی، فائرنگ سے خاتون سمیت 2 فلسطینی شہید

صہیونی فورسز کی دہشتگرد کارروائیاں

اسرائیلی حکومت نے افطار وسحر کا سامان مسجد اقصیٰ میں لانے سے روک دیا، حرم قدسی میں صورت حال کشیدہ، ماہ صیام میں 330 فلسطینی روزہ دار گرفتار

مشرقی شہر الخلیل میں یہودی آبادکاروں کو کچلنے کے الزام میں فلسطینی خاتون کو گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا، رام اللہ میں فائرنگ سے بچہ شہید، 2 زخمی

مقبوضہ بیت المقدس (مانیٹرنگ ڈیسک) صہیونی فورسز کی دہشت گرد کارروائیوں کا سلسلہ ماہ صیام میں بھی نہ رک سکا، دہشت گرد فورسز نے مسجد اقصیٰ پر چڑھائی کرتے ہوئے توڑ پھوڑ کی اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور عبادت میں مصروف دیگر لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا، دوسری جانب صہیونی فورسز نے فائرنگ کر کے ایک بچے کو شہید جبکہ دو سگے بھائیوں کو زخمی کر دیا جبکہ مشرقی شہر الخلیل میں یہودی آبادکاروں پر گاڑی چڑھانے کا الزام عائد کرتے ہوئے ایک خاتون کو گولیاں مار کر شہید کر دیا گیا، اسرائیلی حکومت نے افطار وسحر کا سامان بھی مسجد اقصیٰ جانے سے روک دیا، حرم قدسی میں صورتحال کشیدہ ہو گئی، ماہ صیام میں 330 روزہ داروں کو گرفتار کیا گیا۔ یہودی شرپسندوں نے ایک تازہ واردات میں مقبوضہ مغربی کنارے کے وسطی شہر رام اللہ کے شمال میں المغیر قصبے میں فلسطینی شہریوں کے وسیع ایکڑ رقبے پر پھیلی فصلوں اور باغات نذر آتش کر ڈالے۔ غرب اردن اور بیت المقدس میں چھاپوں کے دوران 9 فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اسرائیلی عدالت نے زیر حراست 4 فلسطینیوں کو گزشتہ برس یہودی میاں بیوی کے قتل میں دو دو بار عمر قید اور 4 بار اضافی قید کی سزا سنائی ہے۔ (باقی صفحہ 6 نمبر 6)

اہم اطلاع

عیدالفطر کی تعطیلات کے باعث القلم کا آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین ونیوز ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ القلم)

عراق بم دھماکہ، 10 افراد ہلاک، فلوجہ کو آزاد کرانے کا حکومتی دعویٰ

دھماکہ دارالحکومت بغداد کے شمال میں الحسینیہ کے علاقے میں ہوا، فلوجہ کی آزادی کے بعد اگلا ہدف موصل ہے، حکومت

بغداد (نیٹ نیوز، مانیٹرنگ ڈیسک) عراق کے دارالحکومت بغداد کے شمال میں الحسینیہ کے علاقے میں ایک بم دھماکے کے نتیجے میں 10 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے جبکہ دوسری جانب عراق حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ فلوجہ کو جنگجوؤں سے مکمل طور پر آزاد کرا لیا ہے اور اب وہاں حکومتی رٹ قائم ہے، فلوجہ کے بعد ہمارا اگلا ہدف اب موصل ہے اسے بھی جنگجوؤں سے خالی کرا کر دم لیں گے۔ تفصیلات کے مطابق موصولہ رپورٹ کے مطابق عراقی پولیس کے ایک افسر کا خالد جاسم نے کہا کہ بم دھماکے کے بعد عراقی سیکورٹی فورسز نے جائے حادثہ پہنچ کر صورت حال کا جائزہ لیا اور محکمہ طور پر کوئی اور بم بھی موجود ہونے کے خدشے کی بناء پر لوگوں کو قریب آنے سے روک دیا۔ اس بم دھماکے میں 10 افراد ہلاک ہوئے ہیں جبکہ زخمی ہونے والوں کو علاج ومعالجے کے لئے ہسپتال منتقل کر دیا، ادھر عراقی فورسز نے (باقی صفحہ 6 نمبر 5)

روس میں رشوت خور گورنر گرفتار

ماسکو (نیٹ نیوز) روس کے علاقے کیروف کے گورنر نکیتا کو چالیس لاکھ روبل رشوت خوری کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ تحقیقاتی کمیٹی کے ترجمان ولادیمیر مارکن کے مطابق کیروف کے گورنر نکیتا بلیخ پر چار لاکھ روبل رشوت لینے کا شبہ ہے۔ جس پر ان کے خلاف مجرمانہ مقدمے کی تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ گورنر نکیتا اپنی سرپرستی میں ایک فیکٹری اور فارسٹ مینجمنٹ کمپنی سمیت کیروف میں مقامی کاروبار چلاتا ہے۔

چین میں سیلاب، 25 افراد ہلاک

بیجنگ (نیٹ نیوز) جنوبی چین میں شدید بارشوں کے بعد آنے والے سیلاب کی وجہ سے کم از کم 25 افراد ہلاک ہو گئے۔ مقامی میڈیا کے مطابق بتایا گیا ہے کہ ان شدید بارشوں اور سیلابوں کے سبب 33 ہزار سے زائد افراد بے گھر بھی ہوئے ہیں۔ چین کی شہری امور کی وزارت کا کہنا ہے کہ غیر معمولی بارشوں نے ملک کے دس صوبوں میں تقریباً چار ملین افراد کو متاثر کیا ہے۔ گزشتہ پیر کے روز سے شروع ہونے والے بارشوں کے اس سلسلے کی وجہ سے متعدد مقامات پر لینڈ سلائیڈنگ بھی ہوئی۔

شام میں جاری لڑائی میں 700 ڈاکٹر اور طبی عملہ بھی نشانہ بنا

بیشتر اموات ہوائی حملوں سے ہوئیں، اقوام متحدہ، لڑائی میں بچوں کے استعمال کی سخت مذمت

اقوام متحدہ (نیٹ نیوز) شام کی 5 سال کی لڑائی میں 700 ڈاکٹر اور طبی عملہ کے لوگ مارے جا چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کی تحقیق کے مطابق بیشتر ڈاکٹروں اور طبی ملازمین کی موت ہوائی حملوں سے ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ کے شام سے متعلق جانچ کمیشن نے جنگجوؤں کی جانب سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور النصرہ فرنٹ کی جانب سے لڑائی کیلئے سیکڑوں کی تعداد میں بچوں کے استعمال کی مذمت کی ہے۔

علیحدگی کے برطانوی فیصلے سے یورپ میں سیاسی زلزلہ

وزیراعظم کیمرون نے عوامی فیصلے کے آگے سر تسلیم کر لیا، مستعفی ہونے کا اعلان

لندن (نیٹ نیوز) یورپی یونین سے علیحدگی کے برطانوی فیصلے سے یورپ میں سیاسی زلزلہ آگیا ہے اور لگ بھگ 23 برس قبل تشکیل دی جانے والی اس تنظیم میں ٹوٹ پھوٹ کا عمل شروع ہو گیا ہے۔ برطانوی عوام کے اس فیصلے کے بعد دیگر رکن ممالک میں اتحاد کی مخالف اور یورپی یونین سے اختلاف رکھنے والے گروپوں نے بھی اپنے اپنے سربراہوں سے ریفرنڈم کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اتحاد میں شامل دیگر ممالک کے رہنماؤں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ برطانیہ کے یورپی یونین کے اثرات مثبت نہیں ہوں گے اور مزید ممالک بھی علیحدگی کا

سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز پوسٹوں کے بعد ہندوؤں کی یوپی میں مسلمانوں کو دھمکیاں

لاہور (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست اتر پردیش کے کیرانہ علاقہ میں ہندو انتہا پسندوں کی طرف سے ہندوؤں کی مبینہ نقل مکانی کے پروپیگنڈا کے بعد کاندھلہ کے علاقہ میں مسلمانوں کو ذبح کر کے سبق سکھانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور سوشل میڈیا کو استعمال کرتے ہوئے توہین آمیز اور اشتعال انگیز پوسٹیں کی جا رہی ہیں جس سے مقامی مسلمانوں میں زبردست تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق برہمن سبھا کے صدر آشوتوش پانڈے نے (باقی صفحہ 6 نمبر 7)

بھارتی جیلوں میں درجنوں پاکستانی سزائیں مکمل ہونے کے باوجود قید

سول سوسائٹی کی تنظیم نے فہرست جاری کی، خواتین سمیت 405 بھارتی پاکستان میں قید

اسلام آباد (نیٹ نیوز) بھارتی جیلوں میں درجنوں پاکستانی سزائیں مکمل ہونے کے باوجود قید کا سامنا کر رہے ہیں اور عقوبت خانوں میں ان پر بھارتی مظالم بھی جاری ہیں۔ پاکستان اور بھارت میں امن کی فروغ کیلئے سرگرم سول سوسائٹی کی تنظیم "آغاز دوستی" کی طرف سے پاکستان اور بھارت کی جیلوں میں پابند سلاسل شہریوں کی ایک فہرست جاری کی گئی ہے، جس کے مطابق 321 پاکستانی اور 4 سو سے زائد بھارتی شہری مختلف جیلوں میں سزا کاٹ رہے ہیں۔ آغاز دوستی پشاور چیپٹر کے صدر عبدالرؤف (باقی صفحہ 6 نمبر 8)

انتخابی ڈرامہ بھارتی قبضے کو استحکام بخشنے کا ذریعہ ہے، سید صلاح الدین

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں متحدہ جہاد کونسل کے چیئرمین سید صلاح الدین نے حلقہ انتخاب اسلام آباد میں ہونے والے نام نہاد ضمنی انتخاب کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ انتخابی ڈرامہ بھارتی کے سربراہ قاضی یاسر اور جموں وکشمیر مسلم لیگ نے عوام (باقی صفحہ 6 نمبر 9)

سعودی عرب میں ٹریفک حادثہ

4 غیر ملکی کارکن ہلاک 31 زخمی

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں ٹریفک کے حادثے میں 4 غیر ملکی کارکن ہلاک اور 31 زخمی ہو گئے۔ سعودی میڈیا کے مطابق ہلال احمر کے حکام نے بتایا کہ گزشتہ روز ریاض کے قریب ایک بس ٹرک سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں 4 غیر ملکی کارکن ہلاک اور 31 زخمی ہو گئے۔ حکام کے مطابق مرنے والے افراد ریاض جا رہے تھے۔ ہلاک اور زخمی ہونے والے بیشتر افراد کا تعلق بھارت اور مصر سے بتایا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق 22 زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

بھارتی فوج مجاہدین کے نام پر عام شہریوں کو نشانہ بنا رہی ہے

سید علی گیلانی

ایس او جی کے اہلکار سرکاری دہشتگردی کا ایک بھیانک چہرہ ہیں، آزادی پسند رہنماؤں کی نقل وحرکت پر پابندی بدترین ظلم ہے

اس رویہ سے سیاسی عدم استحکام اور غیر یقینیت بڑھے گی، صورتحال کسی بھی وقت بے قابو ہو سکتی ہے، چیئرمین حریت کانفرنس

سرینگر (نیٹ نیوز) مقبوضہ کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین سید علی گیلانی نے جموں وکشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین محمد یاسین ملک کی سرینگر سینٹرل جیل میں غیر قانونی نظربندی کی شدید مذمت کی ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق سید علی گیلانی نے سرینگر میں جاری ایک بیان میں کہا کہ بھارتی پولیس نے مقبوضہ علاقے میں عملی طور پر آزادی پسندوں کی نقل وحرکت پر پابندی عائد کر رکھی اور انہیں ایک دوسرے سے ملاقات کی بھی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس پابندی کو بدترین ظلم قرار دیا جس کی ہر سطح پر شدید مذمت کی جانی چاہیے۔ حریت چیئرمین نے آزادی پسند رہنماؤں کے ساتھ کٹھ پتلی انتظامیہ کے اس رویہ کو کوئی اخلاقی یا آئینی جواز نہیں اور اسکے سنگین نتائج سامنے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کارروائیوں سے جموں وکشمیر سیاسی عدم استحکام اور غیر یقینیت (باقی صفحہ 6 نمبر 10)

کیجریوال نے ریفرنڈم کا اعلان کر کے بی جے پی کی نیندیں اڑادیں

دہلی کو مکمل ریاست کا درجہ دلانے کے مطالبے پر عام آدمی پارٹی کیخلاف پروپیگنڈا تیز

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی دارالحکومت کے وزیر اعلیٰ کی جانب سے دہلی کو مکمل ریاست کا درجہ دلانے کیلئے جلد ریفرنڈم کرانے کا اعلان کر کے بی جے پی کی نیندیں اڑادی ہیں۔ مودی حکومت کے حامیوں کا دعویٰ ہے کہ دہلی میں ریفرنڈم کا مطالبہ قومی سلامتی وملکی سالمیت کیلئے خطرہ ہوگا۔ بی جے پی سوشل میڈیا، ہموائی ٹی وی چینلوں، مبصرین اور اشتہارات کے ذریعے کیجریوال اور ان کی جماعت کو بے اعتبار، نااہل ونراجیت پسند ثابت کرنے پر ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ہے۔ دہلی اگرچہ ریاست ہے، تاہم دیگر (باقی صفحہ 6 نمبر 11)

اردن: شامی سرحد کے نزدیک خودکش کار بم دھماکہ، 6 فوجی ہلاک

عمان (نیٹ نیوز) اردن میں شام کی سرحد کے نزدیک واقع فوجی چیک پوسٹ پر ایک خودکش کار بم دھماکے میں 6 اردنی فوجی ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔ فوجی حکام کے مطابق خودکش حملہ آور منگل کو علی الصبح مقامی وقت کے مطابق ساڑھے 5 بجے شام کی حدود سے داخل ہوا اور اردنی فوج کی ایک چوکی کو اپنی بارود سے بھری کار کو دھماکے سے اڑادیا۔



القلم پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR
www.alqalamonline.com

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون / فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

انڈیا کی پاکستان کو دھمکی

گذشتہ کل کشمیر میں ایک کارروائی کے بعد انڈیا نے پاکستان کو جنگ کی دھمکی دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق بھارتی میڈیا کیپیٹل وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ نے عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پہلی گولی اپنی طرف سے نہیں چلائیں گے لیکن اگر پاکستان کی طرف سے فائر ہوا تو ہم اپنی گولیوں کا حساب نہیں رکھیں گے۔ پڑوسی ملک پاکستان کو غیر مستحکم کرنا چاہتا ہے۔ بھارتی فوج پر کی سرپرستی میں ہونے والے حملے قطعاً ناقابل برداشت ہیں اور پاکستان کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔

یہ دھمکی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب کہ پاکستان افغانستان اور امریکہ کو راضی کرنے اور ان کے ساتھ تعلقات خوشگوار رکھنے کے لئے اپنی کئی دیرینہ پالیسیوں کو پس پشت ڈال کر اندرونی اور بیرونی طور پر کافی نقصان بھی برداشت کر رہا ہے اب انڈیا کی طرف سے پاکستان کے خلاف جنگ آمیز رویہ یقیناً نا صرف قابل تعجب ہے بلکہ پاکستانی مقتدر حلقوں کے لئے بے حد لمحہ فکریہ ہے اور سوچنے کا مقام ہے کہ آخر کس بنیاد پر بھارت جیسے بزدل اور دھوکہ باز بغل میں چھری رکھ کر منہ سے رام رام کرنے والی قوم کھلی دھمکیوں پر اتر آئی ہے۔

پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایسے طریقے سے الجھایا گیا اور اس کے لئے مسلسل اتنا دباؤ ڈالا گیا کہ پاکستان اپنے امن وامان کو بھی داؤ پر لگا کر اس جنگ میں کود پڑا جس کی وجہ سے بہت سے محب وطن حلقوں سے بے جا سختیاں کی گئیں اور اس کے ردعمل میں پاکستان کو کافی نقصان اٹھانا پڑا تو کیا یہ سب کچھ اس دن کے لئے کیا تھا کہ بھارت افغانستان اور ایران کے ساتھ مل کر پاکستان کو کاٹ کھانے کے لئے دوڑ پڑے......؟

اس وقت حالات کے نقشے سے اب یہ واضح ہو چکا ہے کہ بھارت بڑی عیاری کی چال چلتے ہوئے ایران اور افغانستان کو اپنے ساتھ ملا کر پاکستان کے خلاف سازشیں رچ رہا ہے بلکہ زیادہ واضح لفظوں میں کہا جائے تو یہ جانتا ہوگا کہ ان کے ذریعے جنگ میں الجھا رہا ہے اور اس کے لیے یہ مشکل بھی نہیں رہا کیوں کہ افغانستان میں امریکہ کی کٹھ پتلی حکومت میں پاکستان دشمن عناصر کی موجودگی ایک کھلی حقیقت ہے اور ایران بھی اپنی فرقہ وارانہ پالیسیوں کے تحت پہلے ہی پاکستان کے امن وامان کو خراب کرنے میں ملوث رہا ہے اور امریکہ بھی پاکستان کے بے پناہ تعاون کے باوجود پاکستان کو شک کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اس لئے اب یہ تینوں ممالک پاکستان کے گرد گھیرا تنگ کر کے اپنے اپنے مفادات پورے کرنا چاہتے ہیں۔

جبکہ پاکستان نے امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف استعمال ہو کر اپنا بے پناہ نقصان کرلیا ہے اور ملک میں موجود جہادی قوتوں کو اپنا دشمن سمجھ کر ان سے جو رویہ روا رکھا گیا اس کا نقصان بھی خود پاکستان کو ہی ہوا ہے اور اس کی وجہ سے اندرونی خلفشار میں اضافہ ہوا ہے۔

چنانچہ اب اسی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر یہ نوبت آ گئی ہے کہ بھارت کھلے عام پاکستان کو دھمکا رہا ہے۔ یہ مستقبل کے عزائم کی ہلکی سی جھلک ہے اس میں پاکستان کے لئے سوچنے سمجھنے کا کافی سامان ہے۔

اب بھی وقت ہے بلکہ وقت کا تقاضا ہے کہ پاکستان اپنی بھولی بسری پالیسیوں کو از سر نو زندہ کرے، ان پالیسیوں کو دفن کرنے کا نتیجہ تو پلک جھپکتے ہی سامنے آ گیا ہے لہذا ان پالیسیوں کو نئی حکمت عملی اور مزید قوت کے ساتھ بروئے کار لائے۔ اسی میں پاکستان کی سلامتی اور بقاء ہے۔

☆......☆......☆

صدقہ فطر کی اہمیت وافادیت اور مسائل

امیر افضل اعوان

اسلام میں صدقہ کی بہت زیادہ اہمیت اور اسلامی تعلیمات میں صدقہ کی اصطلاح بہ کثیر معنی کی حامل ہے، صدقہ اس عطیہ کو کہتے ہیں جو دل اور خاص نیت کے ساتھ صرف اور صرف رضائے الٰہی کے حصول کے لئے مستحقین کو دیا جائے [illegible]

[illegible] صحیح بخاری، جلد اول، حدیث 1444 [illegible]

[illegible] جلد اول، حدیث 1828، یہاں یہ وضاحت بھی [illegible]

ضروری ہے کہ صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو کہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں [illegible]

☆......☆......☆

لیلۃ الجائزہ اور رمضان کے بعد کے اعمال

سنگ میل
عبدالحفیظ امیرپوری
amerpuri@yahoo.com

تیسرا اور آخری عشرہ بھی اب اپنے اختتام کی طرف رواں دواں ہے۔ رمضان کو الوداع کہنے کا وقت آرہا ہے۔ کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جن پر اس رمضان کی فیوض و برکات سے دامن و دل بھرنے کا موقع ملا ہو اور نہ جانے اگلے برس ہم میں سے کتنے ہوں جن کی قسمت میں اگلا رمضان ہوگا۔

کیوں نہ پھر اس مبارک مہینے کے آخری دنوں اور آخری لمحات کو ضائع نہ کریں اور اپنے خالق و مالک سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں اور مغفرت کی بھیک مانگ لیں۔

اس مرتبہ بھی رمضان ہم نے اپنی غفلت میں اور لاپرواہی میں گزار دیا حالانکہ ہمیں تو اتنا اچھا موقع ملا تھا کہ ہم اپنی بخشش کرواتے اور خوب ثواب سمیٹتے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ نے اتنا اچھا موقع دیا کہ ہم اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور اس ماہ کو نیکیوں سے بھر کر اپنی مغفرت کروالیتے۔ [illegible] بخش دوں گا اور فرشتے یہ آواز پورے مہینے لگاتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور ہم خواب غفلت میں رہے [illegible] تمام انبیاء کے سردار اکرم ﷺ کی دعا اور تمام فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمین [illegible]

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جتنی تعداد میں اللہ تبارک وتعالیٰ پورے رمضان کی ہر رات میں لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں اتنی تعداد کی رمضان کی آخری رات مغفرت کی جاتی ہے۔ لیکن ہم نے اس رات کو "چاند رات" کا نام دے کر (جسے احادیث شریفہ میں "لیلۃ الجائزہ" کہا گیا ہے یعنی انعام حاصل کرنے کی رات) اس کی ناقدری کرتے ہیں [illegible]

[illegible] عبادت کی اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہوجائینگے۔

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پانچ راتیں زندہ رکھیں اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

(۱) آٹھویں ذی الحجہ کی شب۔ (۲) نوویں ذی الحجہ کی شب۔ (۳) عیدالاضحیٰ کی رات۔ (۴) عیدالفطر کی رات۔ (۵) پندرھویں شعبان کی رات۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔

(۱) شب جمعہ۔ (۲) رجب کی پہلی رات۔ (۳) شعبان کی پندرھویں شب۔ (۴) عیدالفطر کی رات۔ (۵) عیدالاضحیٰ کی رات۔

اسلاف کرام کے متعلق آتا ہے کہ وہ رمضان المبارک گزرنے کے چھ ماہ تک گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے رمضان میں کی ہوئی عبادتوں کی قبولیت مانگا کرتے تھے، اس لیے کہ عمل دیکھنے میں چاہے کس قدر ہی شاندار کیوں نہ ہو اگر رب کے دربار میں شرف قبولیت نہ پاسکا تو سب بیکار ہے۔ اصحاب رسول ﷺ کے متعلق عبدالعزیز بن ابی رواد کہتے ہیں:

"ہم نے صحابہ کرام کو پایا کہ وہ عمل صالح کی انجام دہی میں خوب خوب کوشش کرتے جب نیکیوں سے دامن مراد بھر لیتے تو ان کے اندر یہ فکر لاحق ہوجاتی کہ آیا ان کے اعمال مقبول ٹھہرے یا رد کر دیئے گئے۔"

فضالہ بن عبید کہا کرتے تھے:

"اگر میں جان لوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے رائی کے دانہ کے برابر بھی قبول کرلیا ہے تو یہ میرے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"انما یتقبل الله من المتقین"

بیشک اللہ تعالیٰ نیک لوگوں سے ہی قبول کرتا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں:

"اگر دیکھنا ہو کہ کسی کی رمضان المبارک کی عبادت قبول ہوئی ہے یا نہیں؟ تو اس کے رمضان کے بعد والے اعمال دیکھو، اگر رمضان کے بعد بھی نیک اعمال پر اس کی استقامت اسی طرح باقی ہے جیسے ماہ رمضان میں تھی تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی رمضان میں کی جانے والی عبادتوں اور اطاعتوں کو قبول فرمالیا، جس کی وجہ سے اسے ان اعمال کو تسلسل کے ساتھ باقی رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور جس کو دیکھو کہ رمضان کے بعد اس کے اعمال میں یک لخت فرق آگیا ہے، وہ راہ ہدایت سے بھٹک کر پھر اسی راہ کا راہی ہوگیا جس پر کہ وہ ماہ رمضان المبارک سے پہلے گامزن تھا، تو سمجھ لو کہ اس کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہے، جن کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کم من صائم لیس له من صیامه الا الجوع والعطش و کم من قائم لیس له من قیامه الاالسھر." (ابن ماجہ، احمد، دارمی)

"کتنے ہی ایسے روزہ دار ہیں جن کے نصیب میں سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ہے، کتنے ہی ایسے رات میں قیام کرنے والے ہیں جن کے نصیب میں سوائے رات جاگنے کے کچھ نہیں۔" (ابن ماجہ، احمد، دارمی)۔

حضرت فضیل بن عیاض ایسے لوگوں کے متعلق جو رمضان میں تو بڑھ چڑھ کر عبادت کرتے تھے اور رمضان کے بعد سستی کرتے تھے، فرمایا کرتے تھے:

"مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو اپنے رب کو سوائے رمضان کے اور کسی مہینے میں نہیں پہچانتے۔" (نضرۃ النعیم)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے اعمال قبول فرمائیں۔ رمضان کی آخری رات "لیلۃ الجائزہ" کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس "عید" کو ہمارے لیے اور امت مسلمہ کے لیے حقیقی "عید" بنا دیں۔ آمین

بے باک خطیب، نڈر مجاہد اور عظیم شہید

حبیب الحق

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں ان شہداء کرام پر، جنہوں نے اپنی جانیں اللہ کے دین کے لئے قربان کر دیں لیکن اسلام پر آنچ نہ آنے دی۔ یقیناً ایسے لوگ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ لیکن کام ایسے کر جاتے ہیں کہ دنیا کو حیران و پریشان کر کے رکھ دیتے ہیں۔ آج الحمدللہ دنیا کا کفران شہداء کرام کی قربانیوں کے آگے دم توڑ رہا ہے۔ ایسے شہداء کے تذکرہ سے مسلمانوں کا ایمان تازہ ہوجاتا ہے۔

آج کے کالم میں ایک ایسے شہید کا تذکرہ پیش کروں گا جنہوں نے اپنی مختصر زندگی میں ایسے کام کئے کہ وہ بعد والوں کے لئے مثال بن گئے۔

یہ غالباً ۲۰۰۸ء کی بات ہے کہ حضرت مولانا خادم قاسمی صاحب مدظلہ العالی نے راقم کو فون کر کے ہری پور بلایا چونکہ مولانا اس وقت ہمارے شعبہ المرابطون کے ذمہ دار تھے اور میری کراچی ڈویژن کی المرابطون کی تشکیل تھی، اس لئے ان کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے میں ہری پور دفتر پہنچا۔ دفتر میں داخل ہوتے ہی ایک پر وقار نورانی چہرے اور اپنی پیشانی پر سجدوں کے نشان سجائے ہوئے مجاہد پر نظر پڑی۔ مجھے دیکھتے ہی وہ اٹھے اور بہت گرم جوشی سے مجھے گلے لگایا اور حال احوال پوچھنے لگے۔ اس کا وہ حسین چہرہ اور اس پر بکھری ہوئی مسکراہٹ آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ خیر دعا سلام کے بعد ایک ساتھی نے ان کا تعارف کرایا کہ یہ ہزارہ ڈویژن اور کشمیر کے منتظم بھائی اشفاق صاحب ہیں۔

بھائی اشفاق شہید رحمہ اللہ کا تعلق خیبر پختون خواہ کے علاقہ صوابی سے تھا، اللہ نے امت مسلمہ کا درد ان کے سینے میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ ان کا کوئی بیان بھی ایسا نہیں تھا جس میں وہ خود نہ روئے ہوں اور مجھے کو نہ رلایا ہو۔ اللہ نے ان کے بیان میں ایک درد رکھا تھا۔ ان کے جذبات کی شدت سے آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی جاری ہوجاتی۔ ایک درد تھا ان کے لہجے میں اور عملی طور پر بھی بہت ہی سنجیدہ انسان تھے اور سب سے اہم بات یہ کہ دنیاوی لحاظ سے بھی ہائی ایجوکیٹڈ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی دعوت ہزارہ، مردان اور بعد میں کوہاٹ ڈویژن میں نہ صرف سنی گئی بلکہ سمجھی بھی گئی۔

انہوں نے شعبہ ہدایت میں اپنی ذمہ داری بہت ہی احسن طریقے سے انجام دی ۲۰۱۰ء میں بھائی اشفاق کی تشکیل شعبہ نصرت میں کردی گئی اور پورے پاکستان کا منتظم بنادیا گیا۔

ہر تین مہینے بعد کراچی کا دورہ فرماتے۔ جماعت کے رکن ساتھیوں کے سامنے پرسوز لہجے میں دعوت جہاد رکھتے اور کارکنوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے۔ اسی دوران ان سے کئی خوشگوار ملاقاتیں ہوئیں جواب ایک یاد بن کر رہ گئیں ہیں:

تیری یادیں بسی ہیں دل میں
افق کے اس پار جانے والے

ہماری پیاری جماعت جیش محمد ﷺ پر شروع ہی سے آزمائش آتی رہی ہے لیکن سب سے بڑی آزمائش ۲۰۱۱ء میں آئی جس میں کچھ بدخواہوں کے ہاتھوں ہمارے دو مجاہد ساتھی شہید ہوئے اور کوہاٹ کی سرزمین پر جماعت کو بدنام کرنے کی پوری کوشش کی گئی۔ ساتھیوں میں انتشار پھیلانے کا ہر حربہ استعمال کیا گیا۔ اس نازک صورتحال کو دیکھتے ہوئے جماعت کے اکابر نے بھائی اشفاق کی تشکیل کوہاٹ ڈویژن میں کر دی۔ بھائی اشفاق کی کوہاٹ تشکیل ہوتے ہی بہت زور وشور سے اٹھنے والا فتنہ دم توڑنے لگا اور کچھ ہی عرصہ میں ایسی محنت فرمائی کہ کوہاٹ میں ہر جگہ جہاد کی بہاریں نظر آنے لگیں اور وہ فتنہ جو جماعت کے خلاف اٹھا تھا آج اس کا کہیں بھی نام و نشان نظر نہیں آرہا۔ بھائی اشفاق میں اطاعت کا مادہ حد درجے کا تھا۔ انہوں نے اپنی زندگی اللہ کے دین کے لئے وقف کررکھی تھی۔ ان کی سب سے بڑی تمنا یہ تھی کہ ان کی تشکیل محاذ جنگ پر کی جائے اور اس کے لئے وہ مرکز میں درخواستیں بھی پیش کردیا کرتے تھے لیکن ذمہ داروں کے حکم کے آگے کبھی بھی ضد نہیں کی۔ بس جہاں تشکیل ہوجاتی بخوشی قبول فرمالیتے۔

حضرت امیر محترم حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کی مثال اس باز کی طرح ہے کہ جو اپنے مالک کے حکم کا منتظر رہتا ہے کہ جیسے ہی مالک شکار پر جھپٹنے کا حکم دے تو وہ جھپٹ جاتا ہے۔ یہ مثال بھائی اشفاق شہید میں اتم درجہ کی پائی جاتی تھی۔ بھائی اشفاق شہید رحمہ اللہ، اللہ سے رورو کر شہادت مانگتے تھے۔ ان کی اس تڑپ اور جذبے کو دیکھتے ہوئے غالباً ۲۰۱۴ء میں بھائی اشفاق کی تشکیل عسکری شعبہ میں کردی گئی۔ میں نے ان سے کہا کہ مبارک ہو آپ کی دلی خواہش پوری ہوگئی اور عسکری شعبہ میں تشکیل ہوگئی تو فرمانے لگے کہ مجھے نہ ذمہ داریوں کا شوق ہے اور نہ ہی یہ میری دلی خواہش ہے۔ دلی خواہش تو صرف یہ ہے کہ محاذ جنگ پر تشکیل ہوجائے اور شہادت جیسی عظیم نعمت مل جائے۔

ایک مرتبہ محاذ جنگ سے کچھ ساتھی واپس آئے اور آتے ہی گلے شکوے شروع کردیئے کہ نہ رہنے کے لیے کوئی مناسب ٹھکانہ ہے اور نہ کھانے کا خاطر خواہ انتظام۔ بھائی اشفاق ان کی یہ بات سن کر غمگین ہوئے اور فرمانے لگے کہ تم کیسے مجاہد ہو محاذ جنگ کی سختیاں برداشت نہیں کرسکتے ہو تو اللہ کے راستے میں جان کیسے دوگے؟ فرمانے لگے کہ ہم نے دن رات ایک کر کے تمہارے لئے اچھے سے اچھا اسلحہ جمع کیا اور ہر ساتھی کو ضرورت سے زیادہ ایمونیشن فراہم کیا لیکن اس کے باوجود آپ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے ہو اور کافی دیر تک روتے رہے۔

خوف اور ڈر نام کی کوئی چیز بھی ان کے دل میں نہیں تھی۔ ایک مرتبہ رات کا ایک بج رہا تھا۔ میرا مسجد کے قریب پہرہ تھا۔ اتنے میں ایک فائر کی آواز سنائی دی۔ فائر کی آواز سنتے ہی بھائی اشفاق اپنے کمرے سے کلاشنکوف لے کر جس سمت سے فائر کی آواز آئی تھی اس طرف دوڑ لگادی ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بھائی اشفاق پہرہ دار کو حکم دیتے، جائزہ لینے کا لیکن خود اسی طرف بھاگے اور وہ بھی پہاڑ پر اوپر کی طرف کچھ دیر بعد واپس آئے...... میں نے اپنے ساتھ والے ساتھیوں کو جگا دیا تھا۔ بھائی اشفاق شہید نے آتے ہی کہا کہ ساتھیوں کو سلا دو کوئی خطرے کی بات نہیں۔

بھائی اشفاق رورو کر شہادت مانگا کرتے تھے، اکثر دعا میں فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ! میرے جسم کے ٹکڑے کرادے اپنے دین کے لئے اور اسلام کو غالب فرما۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور گذشتہ سال رمضان کے بعد محاذ پر تشکیل ہوئی اور تین مہینے تک محاذ جنگ پر داد شجاعت دیتے رہے اور پھر بالآخر ان کی شہادت کی تمنا اس انداز میں پوری ہوئی جس طرح وہ مانگا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ بھائی اشفاق اور دیگر ساتھیوں کی شہادت کو قبول فرمائے۔ بھائی اشفاق شہید رحمہ اللہ کے اتنے کارنامے ہیں کہ اس مختصر کالم میں اس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ نے گھر میں دینی ماحول سے نوازا۔ آج ہی ان کے علاقے کے مقامی بھائی سے فون پر بات ہورہی تھی۔ وہ کہنے لگے کہ بھائی اشفاق کے صوابی، مرادن اور اہل کوہاٹ والوں پر بہت احسانات ہیں۔ کہنے لگا کہ ہمیں اس جماعت اور جہاد سے جوڑنے والا بھائی اشفاق ہی تھا۔ بس آخر میں یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے محبوب اور پیارے بھائی اشفاق شہیدؒ کے نقش قدم پر چلائیں۔ آمین

☆......☆......☆

"انعام کی رات" اور "عید مبارک"

نشترِ قلم
زبیر طیب
Nishtareqalam@gmail.com

کیا چاند رات ایک شاپنگ فیسٹیول کا نام ہے؟

جی ہاں، چاند رات کی آمد آمد ہے۔ اور کچھ مسلم اور مسلمات اس رات کو شاپنگ، آتش بازی اور ہلا گلا کرنے کے پروگرام بنارہے ہیں۔ رمضان المبارک کے ختم ہوتے ہی شوال کی یہ پہلی مبارک رات شروع ہوجاتی ہے اور پھر گھروں، گلی کوچوں اور سڑکوں پر ہر طرف میوزک اور گانے بجانے کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ مسلمان بھائی موٹر سائیکلوں اور کاروں کے سائلنسر نکال کر سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور بے پردہ گھومتی ہوئی مسلمان بہنوں کے پیچھے پیچھے چاند رات کے لئے خاص طور پر لگائے گئے بازاروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں کچھ مسلمان بہنیں چوڑیاں پہنانے کے لئے اپنے ہاتھ نامحرم مردوں کے ہاتھ میں دے دیتی ہیں اور مہندی لگوانے کے لئے گھنٹوں لائن لگا کر کھڑی رہتی ہیں۔ کیا یہ سب دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ جو شیاطین رمضان المبارک میں قید کردیے گئے تھے وہ ان چند مسلمان بہن بھائیوں کو اپنا آلہ کار بنا کر اپنی رہائی کا جشن منارہے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

کس قدر ظلم ہے اور ناانصافی ہے اس مبارک مہینے کے ساتھ......

آقا مدنی ﷺ نے فرمایا ہے کہ

"من قام لیلتی العیدین محتسباً لم یمت قلبه یوم تموت القلوب"

جس شخص نے عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی راتوں کو ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے زندہ رکھا (عبادت میں مشغول اور گناہ سے بچا رہا) تو اس کا دل اس (قیامت کے ہولناک اور دہشت ناک) دن نہ مرے گا، جس دن لوگوں کے دل (دہشت وگھبراہٹ کی وجہ سے) مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ، شعب الایمان، سنن الکبریٰ)

رمضان المبارک میں کئے گئے نیک اعمال کی قبولیت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بندے کو رمضان المبارک کے بعد بھی ان اعمال صالحہ کی توفیق حاصل رہتی ہے اور وہ ان اعمال کو ہمیشہ بجا لانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس لئے اللہ عزوجل کی توفیق سے ہم نے اپنے نفس کی جو تربیت رمضان المبارک میں کی ہے اس کو چاند رات منانے میں ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ آنے والے دنوں میں اس میں مزید نکھار پیدا کرنا چاہیئے کہ اسی کا نام تزکیہ نفس ہے اور یہی تزکیہ نفس ولایت کی پہلی سیڑھی ہے جس کی تعلیم کے لئے پیغمبر مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

تو میرے بھائیو اور بہنو۔ جو کچھ عید کی ضروری خریداری کرنی ہے چاند رات کی آمد سے پہلے ہی کر لیں اور اس رات کو حقیقت میں لیلۃ الجائزہ بنا کر اپنے رب سے انعام حاصل کرنے کے لئے دل و جان سے تیار ہو جائیں کہ یہ سونے یا شاپنگ کرنے کی رات نہیں بلکہ جھولیاں بھرنے والی رات ہے۔

"عید مبارک"

چند دنوں کے بعد عید الفطر کا خوشیوں بھرا لمحہ آنے والا ہے۔ عید دراصل اللہ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ لیکن ذرا رکیے اور سوچیے...... اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تحفہ کس لئے عطا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کو ایسی کونسی ادا بھا گئی کہ اس نے بندوں کو اس انعام سے نوازا؟ جواب ہے کہ مسلمان رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں متواتر ایک ماہ تک روزہ رکھتے ہیں، اپنے رب کی خوشنودی کیلئے حلال کو بھی اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تلاوت قرآن پاک...... فرائض کے ساتھ نوافل کا اہتمام اور اللہ کی رضا کے لئے اپنی نیند قربان کر کے شب بیداری کرتے ہیں۔ راتوں کو طویل طویل قیام کرتے ہیں۔ اسی مہینے میں صاحب نصاب مسلمان اپنے مال کو پاک کرتے ہیں اور اس کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے مال کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں۔ ان ساری عبادات کے نتیجے میں اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ اس مزدور کی کیا جزا ہے جو اپنا کام مکمل کردے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اس کی جزا یہ ہے کہ اس کو پورا اجر عطا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو! میرے بندو اور بندیوں نے اپنا فرض ادا کیا، پھر وہ دعا کے لئے چلاتے ہوئے نکل آئے ہیں...... مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں ان کی دعاؤں کو ضرور قبول کرونگا...... پھر فرماتے ہیں، بندو! تم گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا...... تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر وہ سارے (عید کی نماز) سے لوٹتے ہیں تو ان کے گناہ معاف ہوچکے ہوتے ہیں۔

عید کے دن ہر طرف شادمانی ہوتی ہے، خوشیاں ہی خوشیاں ہر جگہ نظر آتی ہیں...... کیا بچے، کیا بوڑھے اور جوان، کیا عورتیں اور کیا مرد۔ جس کو دیکھو اس دن خوش ہوتا ہے۔ تمام لوگ نئے نئے ملبوسات پہن کر خوشی سے سرشار گھوم رہے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے سے گلے مل رہے ہوتے ہیں۔ کتنا دل کش نظارہ ہوتا ہے جب دو مسلمان بھائی آپس میں گلے ملتے ہیں، ایک دوسرے سے اپنی کوتاہیوں، زیادتیوں اور غلطیوں کی معافی طلب کرتے ہیں۔ خوشیوں بھرے اس دن میں برسوں کے روٹھے ہوئے بھی مان جاتے ہیں۔ کتنے ہی خاندان ایسے ہوتے ہیں جن میں چھوٹی چھوٹی رنجشوں کے باعث دوریاں پیدا ہوجاتی ہیں...... لیکن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس دن ایسے خاندان بھی پھر سے ایک ہوجاتے ہیں۔

جی ہاں...... اللہ رب العزت کی طرف سے کس قدر انعام اور محبت والا معاملہ ہے۔ ویسے تو اس دن تمام مسلمانوں کے چہرے سے محبت، اور خوشی جھلک رہی ہوتی ہے۔ لیکن وہ لوگ تو بہت خوشی محسوس کرتے ہیں جنہوں نے رمضان کو اپنے لیے قیمتی بنایا اور اس میں اپنے لیے مغفرت کا پروانہ جاری کر لیا...... عید مبارک کہنے کے اصل مستحق دراصل یہی لوگ ہیں جنہوں نے رب سے عہد و پیمان کرکے جہنم سے خلاصی کروالی اور اپنی توبہ پر قائم ودائم رہنے کا سچا اور پکا وعدہ کرلیا۔ ایسے تمام ایمان والوں کو بہت بہت عید مبارک......

اور وہ جنہوں نے اس رمضان المبارک میں خود کو مقدس فریضے کی انجام دہی کے لئے وقف کردیا تھا، سخت دھوپ اور روزے کی حالت جنہوں نے ہمت نہیں ہاری اور رب کے دین کی بقاء کے لیے صبح و شام محنت کی، اپنے امیر کی اطاعت پر کھرے اترے اور ہر حکم کو دل وجان سے قبول کیا...... اور آخر کار رمضان المبارک کے مقدس ایام میں اپنے ایک ایک لمحہ کو قیمتی بنا کر اپنا نام، اپنا مقام بہت اونچا بنا گئے۔ "الرحمت" کے جانثارو...... تمہیں عید مبارک

عید مبارک...... انہیں جو ہمارے پاس نہیں ہیں، دور بہت دور، اپنے گھر والوں سے دور دشمن پر گھات لگائے بیٹھے ہیں، تاکہ اسلام زندہ رہے، اسلام کے دشمن نیست ونابود ہوں، خود کو اعلیٰ مقصد کی خاطر قربانی کے لئے تیار رکھنے والے یہ نوجوان اسلام، جو ہمارا سرمایہ ہیں، کل اثاثہ ہیں، یہی تو ہیں جن کی وجہ سے آج ہم سر اٹھا کر جینے کے قابل ہیں۔ اسلام کے محسنو! اسلام کے شیرو! اسلام کے جانبازو!...... تمہیں عید مبارک...... بہت عید مبارک

وہ جو دشمنوں کی قید میں ہیں، کفار کے نرغے میں ہونے کے باوجود سینہ سپر ہیں، اپنے ایمان کی حفاظت کی خاطر جسم وجان کو دی جانے والی تکالیف کا سالہا سال سے مقابلہ کررہے ہیں، اے اسلام کے اسیرو...... تمہیں عید مبارک...... اس دعا کے ساتھ کہ آسمانوں اور زمین کا رب تمہاری ان تکلیفوں اور مصیبتوں کو ختم فرمادے اور رہائی عطا فرمادے۔ آمین

فلسطین وکشمیر کے وہ غیور مسلمان...... جو اپنے پیاروں کے ٹکڑے سمیٹ سمیٹ کر، صبح وشام دی جانے والی اذیت کے باوجود، طاغوت کے سامنے جھکنے پر راضی نہیں۔ اسلام کے ان غیور، مجبور و بے کس مسلمانوں کو عید مبارک...... اس دعا کے ساتھ کہ جلد عید کا وہ دن بھی دیکھیں جب مکمل آزادی کے سانس کے ساتھ وہ اسے اپنے پیاروں کے ساتھ بنا کسی خوف کے اور بنا کسی تکلیف کے گزار سکیں...... آمین

عید مبارک...... بہت عید مبارک...... ان کو جنہیں ہم عید مبارک نہیں کہہ سکتے، ہم سے بہت دور مگر ہمارے دلوں کے بہت قریب ہیں، ہمارے محسن ہیں، ہمارے قائد وامیر ہیں، ہمارے سرتاج ہیں، ہمارے محبوب ہیں، ان کے نام سے ہمارے دل دھڑکتے ہیں، جنہیں دیکھنے کی تمنا ہے مگر نہیں دیکھ سکتے، جنہیں سننے کی خواہش ہے مگر نہیں سن سکتے، جنہیں گلے لگانے کی آرزو ہے مگر نہیں لگا سکتے، جن کے ساتھ خوشیوں اور غم بانٹنے کو دل کرتا ہے مگر نہیں بانٹ سکتے، جن کے مبارک ہاتھوں کا بوسہ لینے کی خواہش دل میں مچلتی رہتی ہے مگر ایسا نہیں کر سکتے...... آپ کو عید مبارک...... بہت عید مبارک

تمام امت مسلمہ کو پیشگی عید مبارک...... اس دعا کے ساتھ کہ ہمارے معاشرہ میں امن ہوجائے، چین ہو، سکون ہو، بے روزگاری اور بھوک نہ ہو، قتل وغارت گری نہ ہو، ملک میں اسلام کے نام لیواؤں پر زندگی تنگ نہ ہو، انصاف ہو، ہماری سرحدیں محفوظ ہو جائیں، ڈرون حملوں میں جھلتی، کٹتی لاشیں نہ ہوں، سیلاب اور زلزلے جیسی ہر آفت سے حفاظت ہو، ہر کوئی محبت والفت کا معاملہ کرے، لڑائی جھگڑے کی فضا ختم ہو جائے، دوسروں کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کرنے کی خو پیدا ہو جائے، خود کو رب کے ہر حکم کے تابع بنانے کی ہمت پیدا ہو جائے، اسلام کی خاطر جینے اور مرنے کا حوصلہ پیدا ہو جائے، رمضان المبارک جو ہمیں قرآن، نماز اور جہاد فی سبیل اللہ کا درس دے جاتا ہے اسے سارا سال اپنی زندگیوں میں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین

☆......☆......☆

رمضان المبارک اور غزہ کے مظلوم فلسطینی

ملاقات
محمد فیض اللہ جاوید
faizjavaid@gmail.com

یہودی آباد کار فلسطین پر قابض ہونے کے باوجود مقامی فلسطینیوں پر مظالم کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں اب تو اس حد تک ان کی سوچ بدل چکی ہے کہ ربی کونسل ویسٹ بینک کا چیئرمین و یہودی پیشوا ربی شلومو ملمانے فلسطینی دیہات اور مغربی کنارہ کے رہنے والے فلسطینیوں کے پینے کے پانی کو زہر آلود کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ یہاں کے مقامی فلسطینی اپنے مکانات اور دیگر کاروبار و زمینات کو چھوڑ کر یہودی نوآبادکاری کے لئے راہ ہموار کریں۔ واصل ابو یوسف پی ایل او ایگزیکیٹیو کمیٹی ممبر نے ترکی کے ذرائع ابلاغ اناڈولو کو دیئے گئے بیان میں کہا کہ یہ ایک کھلے قتل عام کا حکم ہے جو فلسطینیوں کے خلاف دیا گیا ہے۔ اس قسم کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل فلسطین سے اپنے امن معاہدے میں سنجیدہ نہیں ہے اور یہودی ربی کا یہ بیان اس کا ثبوت ہے۔ اس قسم کے کئی بیانات ماضی میں بعض یہودی پیشواؤں نے دیئے ہیں جو فلسطینیوں کو لوٹا جائے، ان کی زمینات، مکانات اور اثاثہ جات کو چھین کر اس پر یہودی نوآبادی کار کو بسایا جائے۔ پی ایل او کے قومی دفتر کے بیان کے مطابق اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہوچکے ہیں جس میں فلسطینیوں کے مکانات منہدم کردیئے گئے، زمینات چھین لی گئیں اور انہیں بے گھر و بے آسرا کردیا گیا۔ اس طرح سے تقریباً چھ لاکھ یہودیوں کو بسایا گیا اور کم وبیش سو بستیاں بسائی گئیں۔ اسرائیل کے اس اقدام کو عالمی سطح پر غیر قانونی قرار دیا جاتا ہے اس کے باوجود اسرائیل کی ہٹ دھرمی کا سلسلہ جاری ہے۔ عالمی سطح پر فلسطین کے ساتھ اظہار یگانگت کیا جاتا ہے، فلسطینیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف آوازیں اٹھتی ہیں لیکن چند روز بعد یہ آوازیں مدھم ہوجاتی ہیں اور اسرائیل پھر اپنی پرانی روش اپناتے ہوئے فلسطینیوں پر کسی نہ کسی بہانے ظلم و بربریت کا بازار گرم کرتا ہے۔ اس طرح فلسطینی عوام بشمول معصوم بچے، خواتین وضعیف افراد اسرائیلی حکومت اور فوج کے ظلم و بربریت کا گذشتہ کئی برسوں سے شکار ہوتے رہے ہیں۔ اسرائیل کسی نہ کسی بہانے فلسطینی مسلمانوں کی املاک پر قبضہ کر کے یہودیوں کیلئے نئی بستیوں کو آباد کرنے اور بڑھانے کیلئے پوری شدت کے ساتھ ظلم کرتا رہا ہے اور ان اسرائیلی فوج سے مقابلہ کے لئے نہتے فلسطینی معصوم بچے، نوجوان اور بڑے پتھروں کے ذریعہ عصری و اعلیٰ ٹیکنالوجی سے مزین خطرناک ہتھیاروں سے لیس اسرائیلی پولیس اور فوج سے مقابلہ کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ غزہ پٹی کے مظلوم فلسطینی عوام جن پر کسی نہ کسی بہانے اسرائیلی بربریت کا ننگا ناچ ہوتا رہا ہے جس کے خلاف اقوام متحدہ بھی اسرائیل کے خلاف صرف مذمتی بیانات دے کر خاموشی اختیار کرلیتا ہے۔ عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی جانب سے کسی قسم کی امداد مظلوم غزہ پٹی کے شہریوں اور دیگر فلسطینی علاقوں میں دینا ہو تو اسرائیلی فوج کی اجازت کے بغیر نہیں دی جاسکتی۔ اور اس امداد میں سے کتنی امداد ان مظلوم اور بے بس فلسطینیوں تک پہنچ پاتی ہے اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں۔

حال ہی میں اسرائیلی حکومت نے مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کی بستیوں کیلئے ایک کروڑ اسی لاکھ ڈالرز کی اضافی رقم کی منظوری دی ہے اور کہا کہ یہ رقم سکیورٹی خطرات سے نمٹنے کیلئے مختص کی جائے گی۔ اسرائیلی روزنامہ ہارٹز کی رپورٹ کے مطابق بنیامین نیتن یاہو کی کابینہ اس مقصد کے لیے آٹھ کروڑ اسی لاکھ ڈالرز کی رقم پہلے ہی مختص کرچکی ہے اور اس کا یہ موقف رہا ہے کہ اکتوبر کے بعد مغربی کنارے کے علاقے میں چاقو حملوں، فائرنگ اور کاریں چڑھانے کے واقعات کے بعد سے سکیورٹی تحفظات کے پیش نظر یہ رقم مختص کرنا ضروری تھا۔ تاہم یہ رقم مختلف مقاصد کے لیے استعمال کی جائے گی اور نیتن یاہو نے کابینہ کے ہفت وار اجلاس کے آغاز میں بھی اس جانب اشارہ کیا ہے اور اس کو مغربی کنارے میں کمیونٹیوں کو مضبوط بنانے کے لیے ایک امدادی منصوبہ قرار دیا ہے۔ نیتن یاہو نے کہا کہ اس رقم سے سکیورٹی کو مضبوط بنایا جائے گا، چھوٹے کاروباروں کے لیے معاونت کی جائے گی اور سیاحت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ تنظیم آزادی فلسطین (پی ایل او) کے سیکریٹری جنرل صائب عریقات نے اس اقدام کو عالمی برادری کے منہ پر ایک طمانچہ قرار دیا ہے۔ انھوں نے ایک بیان میں کہا کہ اسرائیل پائیدار امن کے قیام کی غرض سے کی جانے والی ہر کوشش کو سبوتاژ کرنے کے لیے ہر ممکن اقدام کررہا ہے۔ جبکہ اسرائیلی پارلیمان میں حزب اختلاف کی جماعت صیہونیت یونین کے رکن عامر پیرز نے حکومت پر سیاسی مقاصد کے لیے سیٹلمنٹس پر رقوم ضائع کرنے کا الزام عائد کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اسرائیل میں خاندانوں کی مدد کے بجائے ایسا کررہی ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیل نے 1967ء کی جنگ میں بیت المقدس، غرب اردن اور غزہ کی پٹی پر قبضہ کرلیا تھا۔ اسرائیل نے بیت المقدس کو اپنی ریاست میں ضم کرلیا تھا مگر اس اقدام کو بین الاقوامی برادری تسلیم نہیں کرتی ہے۔ اسرائیل اب تک کم وبیش چھ لاکھ یہودی آبادکاروں کو غرب اردن میں مختلف بستیوں میں بسا چکا ہے لیکن یورپی یونین سمیت عالمی برادری ان بستیوں کو عالمی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیتی ہے۔ امریکہ مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل کی جانب سے یہودی آبادکاروں کے لیے مکانوں کی تعمیر پر تنقید کرتا رہا ہے اور انھیں امن کی راہ میں رکاوٹ سمجھتا ہے دوسری جانب امریکہ کی پالیسی اس طرح ہے یعنی اس نے اسرائیل پر اقوام متحدہ کا دباؤ بڑھانے کے لیے فلسطینی کوششوں کی ہمیشہ مزاحمت کی ہے اور وہ سلامتی کونسل میں اسرائیل مخالف قراردادوں کو ویٹو کرتا چلا آرہا ہے۔ اسرائیل کی بقاء کے لئے امریکہ کروڑوں ڈالرز سالانہ خرچ کرتا ہے اس کے اس اقدام کے بعد یہ بات صاف عیاں ہوجاتی ہے کہ امریکہ عالم اسلام سے اپنے مفاد حاصلہ کے لئے فلسطینی مظلوموں کیلئے ظاہری طور پر دکھاوا کرتا ہے جبکہ اندرونی طور پر امریکہ اسرائیل کی بقاء وسلامتی کیلئے ہر ممکنہ تعاون کرتا رہا ہے۔ فلسطینی مظلوم عوام پر مظالم کا سلسلہ نہیں معلوم ابھی کب تک جاری رہے گا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عالم اسلام، اسرائیل کے خلاف کوئی خاطر خواہ اقدام کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یا پھر اپنے مفاد کے لئے عالم اسلام اسرائیل کے خلاف سخت لب ولہجہ اختیار کرنے کے بجائے فلسطینی مظلوموں کو امداد فراہم کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں میں اس کا ہمدرد و بہی خواہ بتانے کی کوشش کرتا ہے۔

اسرائیل تو مسلمانوں کا دشمن ہے ہی لیکن مصر کی عبدالفتاح السیسی حکومت نے بھی غزہ کے شہریوں کے لئے اپنی بین الاقوامی گزرگاہ رفح کو بند کردیا جس کے ذریعہ غزہ کے شہری عمرہ کی سعادت حاصل کرتے تھے۔ غزہ کے شہریوں کیلئے غرب اردن کے راستے بیرون ملک سفر پر عائد اسرائیلی پابندیوں کے نتیجے میں وہ پہلے ہی سے عمرہ کی سعادت سے محروم ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں عمرہ اور حرمین شریفین کی حاضری ہر مسلمان کیلئے ایک عظیم نعمت ہے اور اس نعمت سے غزہ کے مسلمانوں کو اسرائیل اور مصری حکومتوں کی جانب سے محروم کیا جارہا ہے۔ حج عمرہ ٹور آپریٹر آرگنائزیشن کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ مصری حکومت کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ ماہ صیام کے دوران عمرہ سیزن میں غزہ کی بین الاقوامی گزرگاہ رفح کو کھولا جائیگا اور عازمین عمرہ کو حجاز مقدس جانے کی اجازت دی جائے گی مگر مصری حکومت ابھی تک اس پر عمل نہیں کی ہے اور خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ غزہ کے شہریوں کو عمرہ کی اجازت نہ دیئے جانے کی وجہ سے فلسطینی عوامی حلقوں کی جانب سے فلسطینی اتھارٹی پر بھی کڑی تنقید کی جارہی ہے۔ ماضی میں رفح گزرگاہ کی بندش کے بحران کے باوجود سالانہ 14 ہزار فلسطینی غزہ کی پٹی سے عمرہ کی ادائیگی کیلئے جاتے رہے ہیں مگر جب سے مصر میں الفتاح السیسی کی ظالم حکومت نے اقتدار حاصل کیا ہے غزہ کی پٹی کے عوام کی مشکلات میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے، مصری حکومت کی جانب سے غزہ پٹی کے شہریوں کیلئے بین الاقوامی گزرگاہ رفح کو بند کئے جانے کے باوجود کسی اسلامی ملک کی جانب سے آواز نہیں اٹھائی گئی۔ عالم اسلام کو چاہیے کہ مصر کے اس فیصلے پر شدید ردعمل کا اظہار کریں تاکہ مصر اپنی اسلام مخالفانہ کاموں سے باز آئے۔

☆......☆......☆



صدقہ فطر.... حکمت.... مسائل

شاہد محمود چیمہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزوں کو فضول و لایعنی اور فحش باتوں کے اثرات سے پاک صاف کرنے کے لیے اور مسکینوں، محتاجوں کے کھانے کا بندوبست کرنے کے لیے صدقہ فطر واجب قرار دیا۔ (سنن ابی داؤد)

اس حدیث میں صدقہ فطر کی دو حکمتوں اور اس کے دو خاص فائدوں کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔ ایک یہ کہ مسلمانوں کے جشن و مسرت کے اس دن میں صدقہ فطر کے ذریعہ محتاجوں، مسکینوں کی بھی شکم سیری اور آسودگی کا انتظام ہوجائے گا اور دوسرے یہ کہ زبان کی بے احتیاطیوں اور بے باکیوں سے روزے پر جو برے اثرات پڑے ہوں گے، صدقہ فطر ان کا بھی کفارہ اور فدیہ ہوجائے گا۔

صدقۃ الفطر ہر اس آزاد مسلمان پر واجب ہے جس کی ملکیت میں سونا، چاندی، نقد رقم، سامانِ تجارت اور حاجاتِ اصلیہ سے زائد (ضرورت سے زائد) سامان ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے بقدر موجود ہو، اس میں عاقل اور بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔

صدقۃ الفطر واجب ہونے کا نصاب

صدقۃ الفطر کے نصاب میں پانچ چیزوں کا اعتبار ہے:

(۱) نقد رقم: خواہ اپنی کرنسی کی شکل میں ہو یا بیرونی کرنسی کی شکل میں ہو یا بانڈ وغیرہ کی شکل میں ہو۔

(۲) سونا۔

(۳) چاندی کسی بھی شکل میں ہو خواہ زیورات کی شکل میں ہو، ڈلی کی شکل میں، خواہ استعمال میں ہو یا نہ ہو۔

(۴) مالِ تجارت۔

(۵) ضرورت سے زائد سامان: شریعت کی نظر میں ضرورت سے زائد سامان وہ ہوتا ہے جو انسان کے استعمال میں نہ آرہا ہو، جیسے زائد قیمتی کپڑے، آرائشی اور نمائشی اشیاء، برتن، غیر رہائشی پلاٹ، مکان، ٹی وی، وی سی آر وغیرہ یہ سب ضرورت سے زائد سامان میں شامل ہے۔

اب اس نصاب کا مالک ہونے کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں: ایک تو یہ کسی کی ملکیت میں ان پانچ چیزوں میں سے صرف اور صرف سونا ہے اور اس کے علاوہ اس کے پاس نہ چاندی ہے اور نہ کسی قسم کا تجارتی سامان ہے اور نہ نقد رقم ہے اور نہ کسی قسم کا ضرورت سے زائد سامان ہے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ اگر یہ سونا ساڑھے سات تولہ یا اس سے زائد ہے تو اس پر صدقۃ الفطر واجب ہے اور اگر ساڑھے تولہ سے کم ہے تو صدقۃ الفطر واجب نہیں لیکن یہ صورت بہت کم ہوتی کیونکہ انسان کے پاس کچھ نہ کچھ نقد رقم موجود ہی ہوتی ہے۔ بہرحال یہی صرف ایک ایسی صورت ہے کہ جس میں ساڑھے سات تولہ سونے کے نصاب کا اعتبار ہے، اس کے علاوہ جتنی بھی صورتیں ہیں ان میں ساڑھے باون تولہ چاندی کے نصاب کا اعتبار ہے۔

لہٰذا اگر کسی کے ملکیت میں سونے کے علاوہ باقی چار چیزوں میں سے کوئی چیز مثلاً صرف چاندی ہو اور وہ ساڑھے باون تولہ اس سے زائد ہو یا کسی کے پاس صرف رقم ہو یا صرف سامانِ تجارت ہو اور ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔ اسی طرح اگرچہ کسی کی ملکیت میں ان چاروں چیزوں میں سے تو کوئی چیز نہ ہو لیکن ضرورت سے زائد اشیاء ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر موجود ہوں تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے۔

اسی طرح جس شخص کے پاس یہ پانچوں چیزیں تھوڑی تھوڑی موجود ہوں یا ان میں سے دو یا تین یا چار چیزیں موجود ہوں اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر ہو تو اس پر بھی صدقۃ الفطر واجب ہے اور اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالکیت سے کم ہو تو اس پر صدقۃ الفطر واجب نہیں بلکہ یہ شخص خود زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کا مصرف ہے۔

نوٹ: جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صدقۃ الفطر بھی اسی شخص پر فرض ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے چار چیزوں کا اعتبار ہے جبکہ صدقۃ الفطر واجب ہونے کے لیے پانچ چیزوں کا اعتبار ہے۔

نوٹ: یاد رکھئے کہ جو شخص صدقۃ الفطر کے نصاب کا مالک ہے یعنی اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق اس پر صدقۃ الفطر واجب ہوجاتا ہے تو اس پر قربانی بھی واجب ہے اور اس کو زکوٰۃ لینا بھی جائز نہیں اور جو شخص اس نصاب کا مالک نہیں اس پر نہ صدقۃ الفطر واجب ہے اور نہ قربانی واجب ہے بلکہ یہ شخص زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر کا مستحق ہے بشرطیکہ سید نہ ہو۔

صدقۃ الفطر کب واجب ہوتا ہے

زکوٰۃ کی طرح صدقۃ الفطر واجب ہونے کے لیے سال گزرنا شرط نہیں بلکہ صدقۃ عید الفطر کی صبح صادق کے وقت واجب ہوتا ہے صبح صادق سے پہلے پہلے جو شخص نصاب کا مالک بن گیا اس پر صدقۃ الفطر واجب ہوگا اور جس کی ملکیت میں صبح صادق سے پہلے نصاب کے بقدر مال نہ رہا، اس پر صدقۃ الفطر واجب نہیں ہوگا۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا وقت

مستحب یہ ہے کہ صدقۃ الفطر نمازِ عید سے پہلے ادا کردیا جائے نماز کے بعد بھی ادا کیا جاسکتا ہے اور رمضان میں بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ صدقۃ الفطر تاخیر سے ساقط نہیں ہوتا۔

صدقۃ الفطر کن لوگوں کی طرف سے واجب ہے

صدقۃ الفطر اپنی ذات کی طرف سے ادا کرنا اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے اور نابالغ بچوں میں سے کوئی مالدار ہے تو صدقۃ الفطر اسی کے مال میں سے دے دیا جائے۔

بالغ عورت پر اپنا صدقۃ الفطر خود ادا کرنا واجب ہے اس کے شوہر یا والد پر نہیں، البتہ اگر عورت اپنے شوہر یا والد کو کہہ دے کہ میری طرف سے صدقۃ الفطر ادا کردو اور پھر وہ ادا کردیں تو ادا ہوجائے گا۔

اگر شوہر کا بیوی کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا معمول ہو تو ہر مرتبہ کہنا ضروری نہیں بلکہ کہے بغیر بھی بیوی کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے سے ادا ہوجائے گا۔

باپ پر بالغ اولاد کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ اولاد پر خود واجب ہے البتہ اگر وہ اپنے والد کو کہہ دیں کہ ہماری طرف سے صدقۃ الفطر ادا کردیں اور پھر وہ ادا کردے تو ادا ہوجائے گا اسی طرح وہ بالغ اولاد باپ کی کفالت میں ہو اور باپ کا ان کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا معمول ہو تو ان کو بتائے بغیر بھی ان کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنے سے ادا ہوجائے گا۔

صدقۃ الفطر کا مصرف

صدقۃ الفطر کا مصرف ہر وہ شخص ہے جس پر صدقۃ الفطر واجب نہ ہو اور وہ ہاشمی یا سید بھی نہ ہو۔

صدقۃ الفطر کی مقدار

صدقۃ الفطر کی ادائیگی کے لیے حدیث میں چار چیزوں کا ذکر ہے گندم، جو، کھجور، کشمش، اب اس کی ادائیگی کی تین صورت ہیں:

ایک صورت تو یہ ہے کہ ان ہی چار چیزوں میں سے کسی چیز کے ذریعہ صدقۃ الفطر ادا کرے، تو اس صورت میں وزن کا اعتبار ہے اگر صدقۃ الفطر میں گندم دے رہا ہے تو فی کس نصف صاع (احتیاطاً دو کلو) گندم دے دے اور اگر جو، کھجور یا کشمش دے رہا ہے تو فی کس ایک صاع (ساڑھے تین کلو) جو یا کھجور یا کشمش دے دے۔

دوسری صورت یہ ہے ان چار چیزوں کے علاوہ کسی اور جنس مثلاً چاول یا مکئی وغیرہ سے صدقۃ الفطر ادا کررہا ہے تو اس صورت میں قیمت کا اعتبار ہے یعنی اگر کوئی شخص صدقۃ الفطر میں کوئی اور جنس مثلاً چاول دے رہا تو ضروری ہے کہ اس کی قیمت اتنی ہو کہ جتنی نصف صاع گندم یا ایک صاع جو یا کشمش یا کھجور کی قیمت بنتی ہے۔

تیسری صورت جو کہ شہروں میں رائج ہے، وہ یہ ہے کہ نقد رقم کے ذریعہ صدقۃ الفطر ادا کیا جائے اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے فقیر اپنی ہر ضرورت پوری کرسکتا ہے۔ نقد سے ادا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ فی کس نصف صاع (احتیاطاً دو کلو) گندم یا ایک صاع (ساڑھے تین کلو) جو یا کشمش یا کھجور کی قیمت کے بقدر نقد رقم ادا کردی جائے۔ عام طور پر لوگ گندم کے حساب سے ادا کرتے ہیں لیکن جن لوگوں کو اللہ نے وسعت دی ہو ان کی کشمش یا کھجور کے حساب سے بھی ادا کرنی چاہیے۔

صدقہ فطر کے چند ضروری مسائل

سوال: صدقہ فطر کس پر واجب ہے اور اس کے کیا مسائل ہیں؟

جواب: صدقہ فطر کے مسائل حسبِ ذیل ہیں:

(۱) صدقہ فطر ہر مسلمان پر جبکہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو، واجب ہے۔

(۲) جس شخص کے پاس اپنی استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار ہوجائے تو یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہوگا۔ (چاندی کی قیمت بازار سے دریافت کرلی جائے)

(۳) ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کیا جائے۔

(۴) جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے۔ صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے، جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہوں۔

(۵) جو بچہ عید کی رات صبح صادق طلوع سے پہلے پیدا ہوا، اس کا صدقہ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا ہو تو لازم نہیں۔

(۶) جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مرگیا، اس کا صدقہ فطر نہیں اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔

(۷) عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کردینا بہتر ہے۔ لیکن اگر پہلے نہیں کیا تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے اور جب تک ادا نہیں کرے گا اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا۔

(۸) صدقہ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے اور اتنی قیمت کی اور چیز بھی دے سکتا ہے۔

(۹) ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زیادہ فقیروں محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے اور کئی آدمیوں کا صدقہ ایک فقیر محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

(۱۰) جو لوگ صاحب نصاب نہیں ان کو صدقہ فطر دینا درست ہے۔

(۱۱) اپنے حقیقی بھائی، بہن، چچا، پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ دادا، دادی کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی۔

(۱۲) صدقہ فطر کا کسی محتاج فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے۔ اس لئے صدقہ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اور اچھائی کے کام میں لگانا درست نہیں (ہاں جو دینی و جہادی جماعتیں اکابر علماء کی نگرانی میں کام کرتی ہیں اور وہ ان مصرفوں سے بخوبی آگاہ ہیں، ان کو دینا بھی جائز ہے)

(ماخوذ: آپ کے مسائل اور ان کا حل)

☆......☆......☆

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (ظاہر پیر)

تذکرہ شیخ کامل

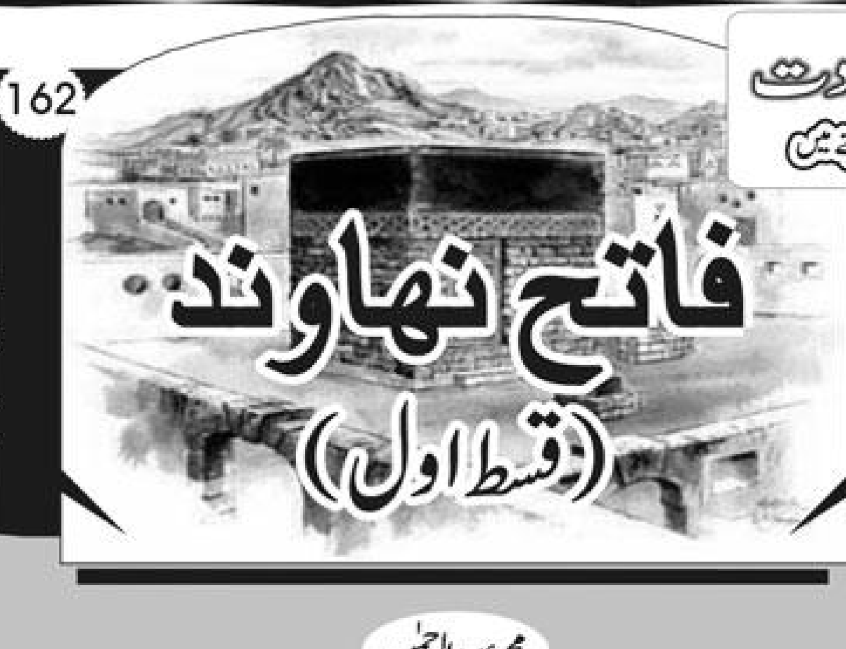
حضرت مولانا عبدالہادی قدس سرہ

سجادہ نشین دین پور شریف

دلا بستان عشاق از بہار اندر خزاں آمد
عنادل سینہ کوباں باغبانش در فغاں آمد
گل و ریحان افسردہ رُخ نسرین پژ مُردہ
درختانش برہنہ مرغزارش ازیاں آمد
درو دیوار اُوناﻻں مکینا نش تبہ حالاں
کہ پیکانِ اجل در سینۂ سروِ رواں آمد
دیانت سوگوار است و عمل اخلاص نوحہ گر
مصلّٰے اشک آلودہ ریاضت غمکناں آمد
جلا شد ساقی بزم طریقت از مئے خوراں
کہ مرشد کامل و رہبر برائے سالکاں آمد
و جوشن سیف قاطع برسر الحادو بوبیّت
خطا بش قالع و قماع قصرِ قادیاں آمد

شوقِ شہادت — واقعات کے آئینے میں

162



فاتح نہاوند (قسط اول)

محمد عبیدالرحمٰن
muftiubaid313@gmail.com

حضرت نعمان بن مقرن المزنی شہید رضی اللہ عنہ

یوں تو عرب کے بیشتر قبائل نے فتح مکہ (رمضان ۸ھ) کے بعد ہی آستانہ اسلام کے سامنے سر جھکایا اور اپنے اپنے وفد مدینہ منورہ بھیج کر سرورِ عالم ﷺ کی اطاعت کا اظہار کیا۔ لیکن بعض سعادت مند قبائل ایسے بھی تھے جن کو فتح مکہ سے بہت پہلے دعوتِ توحید پر لبیک کہنے کا شرف حاصل ہوگیا اور انہوں نے برضاء و رغبت اپنے وفد حضور ﷺ کی زیارت اور بیعت سے مشرف ہونے کے لئے مدینہ منورہ بھیجے۔ ایسا ہی ایک وفد بنو مزینہ کا تھا۔ ان کا سلسلہ نسب مضر پر قریش کے نسب نامہ سے مل جاتا ہے۔ اس قبیلہ کے سردار بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ چار سو آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر مدینہ منورہ آئے اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر حضور ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ نعمت اسلام سے بہرہ یاب ہونے کے بعد اراکین وفد نے حضور ﷺ سے ہجرت مدینہ کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ فی الحال اپنے وطن واپس جاؤ اور وہیں قیام کرو، تمہیں بہر صورت مہاجرین ہی میں داخل سمجھا جائے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ لوگ جب مدینہ منورہ سے چلنے لگے تو حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ انہیں زاد راہ دو! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ﷺ اس وقت میرے پاس کھجوروں کی ایک قلیل مقدار کے سوا اور کچھ نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی دے دو۔

ارشاد نبوی ﷺ کی تعمیل میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تمام مزنیوں کو اپنے گھر لے گئے۔ سب نے حسب ضرورت کھجوریں لے لیں، لیکن پھر بھی کچھ کھجوریں بچ رہیں۔ یہ سب حضور ﷺ کی دعا کا اعجاز تھا۔

اہل سیر کا بیان ہے کہ یہ عرب کا سب سے پہلا وفد تھا جو اپنی خوشی سے دور دراز کی مسافت طے کرکے بارگاہ رسالت میں قبول اسلام کے لئے حاضر ہوا۔ اس سلسلہ میں علامہ شبلی نعمانیؒ نے ''سیرۃ النبی ﷺ'' میں عراقی کی ''سیرت منظوم'' کا یہ شعر نقل کیا ہے:

اول وفد وفد المدینہ
سنۃ خمس وفد وا مزینہ

(سب سے پہلا وفد مدینہ میں آیا وہ مزینہ کا قبیلہ تھا جو ۵ ہجری میں آیا)

بنو مزینہ ''حاجب'' نامی ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے۔ وطن واپس آکر انہوں نے اس بت کو توڑ ڈالا اور سختی سے احکام اسلام کی پابندی کرنے لگے۔ بنو مزینہ کے وفد میں مظبوط ہاتھ پاؤں کے ایک وجیہ نوجوان بھی تھے۔ قبول اسلام سے پہلے وہ اپنے قبیلے کے مشہور شہسواروں میں شمار ہوتے تھے لیکن سعادت اندوز ایمان ہونے کے بعد تو ان کی یہ حالت ہوگئی کہ دل میں ہر وقت حق کی خاطر مر مٹنے کی آرزو مچلتی رہتی تھی......ان کا یہی جوش ایمان اور جزبہ فدویت انہیں فتح مکہ کے موقع پر بنو مزینہ کے دوسرے سرفروشوں کے ساتھ بارگاہ نبوی میں لے گیا اور یوں وہ رحمت عالم ﷺ کی ہمرکابی کا شرف حاصل کرنے والے ان دس ہزار قدسیوں میں شامل ہوگئے جن کے بارے میں سینکڑوں سال پہلے کتاب استثناء میں اس طرح سے پیش گوئی کی گئی تھی:

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا۔ فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے ہاتھ میں ایک آتشیں (آسمانی یا نورانی) شریعت ان کے لئے تھی۔''

سرورِ عالم ﷺ نے بنو مزینہ کے اس شہسوار کا جوش ایمان دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کے قبیلے کا جھنڈا انہیں مرحمت فرمایا اور وہ بڑی شان سے یہ جھنڈا لہراتے ہوئے حضور ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ سید المرسلین ﷺ کے یہ مزنی جانثار حضرت نعمانؓ بن عمرو بن مقرن بن عائذ تھے جو تاریخ میں نعمان بن مقرن کے نام سے مشہور ہیں۔ ایک اور روایت کے مطابق فتح مکہ کے موقع پر بنو مزینہ کے علمبردار حضرت بلال بن حارث تھے، تاہم اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ حضرت نعمان بن مقرنؓ غزوہ فتح مکہ میں شریک تھے۔

فتح مکہ کے بعد عہد رسالت میں جو غزوات پیش آئے، ان میں حضرت نعمان بن مقرنؓ کی شمولیت کے بارے میں اہل سیر نے صراحت نہیں کی، لیکن قرینہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے غزوہ حنین اور غزوہ تبوک میں ضرور شرکت کی ہوگی کیونکہ ان جیسے سرفروش کا ان غزوات سے پیچھے رہنے کا کوئی سبب نہ تھا۔ حضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو دفعتاً سارے عرب میں فتنۂ ارتداد کی آگ بھڑک اٹھی۔ مستند روایات سے ثابت ہے کہ اس نازک موقع پر حضرت نعمان بن مقرن مدینہ منورہ میں پہلے سے موجود تھے یا اپنے وطن سے مدینہ منورہ آگئے تھے۔ فتنۂ ارتداد کے مقابلے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جس محیر العقول استقامت، عزم و ہمت اور غیرت ایمانی کا مظاہرہ کیا، تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ سارے عرب میں پھیلے ہوئے مرتدین کی ہولناک طاغوتی قوت کو وہ مطلق خاطر میں نہ لائے اور انہیں کسی قسم کی رعایت دینے سے صاف انکار کردیا۔ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور طائف کے باشندوں کے سوا عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا جو کسی نہ کسی حد تک فتنۂ ردّہ سے متاثر نہ ہوا ہو لیکن سب سے زیادہ خطرہ نواحِ مدینہ کے قبائل سے تھا جو زکوٰۃ سے انکاری تھے اور مرکز خلافت مدینہ منور پر حملہ کرنے کا منصوبہ بناچکے تھے۔ ان میں سے بنو اسد میراء میں، بنو فزارہ اور بنو غطفان مدینہ کے جنوب میں اور بنو ثعلبہ اور بنو عبس وغیرہ کا ایک بڑا حصہ ابرق میں اور دوسرا ذوالقصہ میں خیمہ زن ہوا۔ وہاں سے انہوں نے صدیق اکبرؓ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم سے نماز پڑھوا لیں لیکن زکوٰۃ معاف کردیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس بارے میں اکابر صحابہ سے مشورہ کیا تو خطرات کے سیاہ بادل سر پر منڈلاتے دیکھ کر سب نے نرمی کا مشورہ دیا لیکن صدیق اکبرؓ خطرات کے اس بحر متلاطم میں کوہ استقامت بن کر کھڑے ہوگئے اور فرمایا:

''وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا، دین کمال کو پہنچ گیا، کیا میری زندگی میں اس کی قطع و برید کی جائے گی؟ خدا کی قسم منکرین زکوٰۃ مجھے رسی کا ایک ٹکڑا بھی دینے سے انکار کریں گے جسے وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیا کرتے تھے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔''

مرتدین کے ایلچی یہ جواب سن کر واپس چلے گئے اور صدیق اکبرؓ ہمہ تن مدینہ منورہ کے حفاظتی انتظامات میں مشغول ہوگئے۔ مدینہ منورہ میں مقیم تمام صحابہ کرامؓ نے ان کا دل و جان سے ساتھ دیا، ان میں حضرت نعمان بن مقرنؓ بھی شامل تھے۔ قاصدوں کی واپسی کے تیسرے دن مرتدین نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا۔ جب وہ شہر کے ناکوں پر پہنچے تو محافظ ہوشیار تھے۔ انہوں نے حملہ روک کر خلیفۃ الرسول ﷺ کو اس حملے کی اطلاع دی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہلا بھیجا کہ تم دشمن کے مقابلے میں ڈٹے رہو میں ابھی تمہارے پاس پہنچتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اہل مدینہ کی جمعیت ساتھ لی اور اس کے میمنہ اور میسرہ پر آزمودہ کار افسر مقرر کیے۔ اہل سیر کا بیان ہے کہ صدیق اکبرؓ نے حضرت نعمان بن مقرنؓ کو میمنہ کا افسر بنایا۔ حق کے یہ جانباز سپاہی صدیق اکبرؓ کے قیادت میں دشمن پر برق خاطف بن کر گرے اور اس کو ''ذی حسی'' کے مقام تک بھگا کر واپس آئے۔ ان بھگوڑوں نے ذوالقصہ میں مقیم اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کی۔ وہ فوراً ان کی مدد کے لیئے پہنچ گئے اور ذی حسی میں ان کا ایک بڑا لشکر جمع ہوگیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اسی روز دوسرے حملے کی تیاری کی اور راتوں رات کوچ کرکے علی الصباح مرتدوں کے لشکر پر جا پڑے۔ مرتدین تاب مقاومت نہ لاسکے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ذوالقصہ تک ان کا تعاقب کیا اور پھر وہاں حضرت نعمان بن مقرن کو کچھ فوج کے ساتھ متعین کرکے مدینہ واپس آگئے۔ اسی اثناء میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سرحد شام کی مہم سے فارغ ہوکر اپنے جیش کے ساتھ مدینہ منورہ واپس آگئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں مدینہ منورہ کی حفاظت پر مامور فرمادیا اور خود ایک اور لشکر مرتب کرکے منکرین زکوٰۃ کے ٹھکانوں کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت نعمان بن مقرن بھی اپنے دستۂ فوج کے ساتھ ان کے ہمرکاب ہوئے۔ ربذہ کے قریب ''ابرق'' نامی مقام پر دشمن کا سامنا ہوا تو اہل ایمان نے آناً فاناً اس کے پرخچے اڑا دیے۔ اب حضرت صدیق اکبرؓ دوسرے مرتد باغیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک سال کے اندر اندر انہیں کچل کر امن و امان قائم کردیا۔

فتنۂ ردّہ کے فرو ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو عراق کی مہم پر روانہ کیا تو حضرت نعمان بن مقرن بھی ان کے لشکر میں شریک ہوگئے۔ محمد حسین ہیکل نے اپنی کتاب ''عمر فاروق اعظمؓ'' میں لکھا ہے کہ ''حضرت نعمان بن مقرنؓ عراق کی تمام معرکہ آرائیوں میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے پہلو بہ پہلو داد شجاعت دیتے رہے اور حضرت خالد بن ولیدؓ کی طرح فتح و نصرت ان کے ہمرکاب چلتی رہی۔ اس کے بعد جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ عراقی فوج کے سپہ سالار مقرر کیے گئے تو نعمانؓ ان کے ساتھ بھی اسلامی لشکر کے ہراول دستے میں رہے۔''

علامہ شبلیؒ نے ''الفاروق'' میں بیان کیا ہے کہ ''حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے قادسیہ میں پڑاؤ ڈالا تو وہاں سے حضرت عمر فاروقؓ کو اطلاع بھیجی کہ یزدجرد شاہ ایران نے رستم بن فراخ زاد کو ایرانی لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا ہے اور وہ مدائن سے چل کر ساباط میں ٹھہرا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعد کو حکم بھیجا کہ لڑائی سے پہلے کچھ لوگ سفیر بن کر جائیں اور ایرانیوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ حضرت سعدؓ نے سرداران قبائل میں سے چودہ نامور اشخاص منتخب کیے جو مختلف صفتوں کے لحاظ سے تمام عرب میں ممتاز تھے۔ ان میں حضرت نعمان بن مقرن بھی شامل تھے جو عقل و تدبیر اور حزم و سیاست میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ حضرت سعدؓ نے انہیں اس سفارت کا قائد بنایا۔ یہ سفارت رستم کے پاس گئی یا یزدجرد کے پاس، اس کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں لیکن اکثر مؤرخین کے نزدیک یہ سفارت یزدجرد کے پاس مدائن گئی تھی۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

بقیہ: کلمہ حق

اور فاتر العقل حکمران نے اپنے ہوس زر کی تسکین کیلئے امریکہ کے حوالے کردیا تھا آج وہ جس کرب و ابتلاء کا شکار ہے' کیا کوئی دردِ دل رکھنے والا شخص جو اس بے کس بہن اور بیٹی کے غم سے آشنا ہے جسے درندہ صفت 'شرم و حیا سے عاری' کمینے امریکی فوجی برہنہ تلاشی پر مجبور کرتے ہیں' کیا کوئی پاکستانی ان حالات سے باخبر ہونے کے بعد بھی میٹھی نیند سوسکتا ہے۔

ہم عید ضرور منائیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ:

☆ قبلہ اول مسجد اقصیٰ بھی ابھی تک یہودیوں کے پنجہ ستم میں سسک رہی ہے۔

☆ فلسطینی مسلمان اپنی بقاء کی جنگ لڑتے ہوئے ساٹھ برس سے زیادہ بتا چکے ہیں مگر تمام دنیاوی طاقتیں اسرائیل کی پشت پناہی کررہی ہیں۔

☆ افغانستان پر صلیبی پرچم ابھی تک لہرا رہا ہے اور دنیا بھر کے کافر وہاں اسلام کا راستہ روکنے کیلئے متفق و متحد ہیں۔

☆ کشمیر میں آج بھی مسلمان ماں' بہن اور بیٹی کی عزت و عصمت محفوظ نہیں۔

☆ عراق اور شام میں اس وقت اہل ایمان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں اور روسی بمباری نے ہر سمت تباہی مچا رکھی ہے۔

☆ ہاں! اپنوں اور غیروں کے زیر حراست وہ عظیم لوگ جنہوں نے اپنا آج' امت مسلمہ کے کل پر قربان کردیا ہے۔ ان کو فراموش کردینا بھی اخوت اسلامی کی توہین ہے۔

☆ محاذوں پر برسرِ پیکار مجاہدین اور اپنی جوانیاں راہِ وفا میں لٹانے والے شہداء کرام کے گھرانے اس خوشی کے دن میں ہماری توجہ کے زیادہ مستحق ہیں۔

☆ اپنے اڑوس پڑوس، اہل محلہ اور رشتے داروں میں سے جو مستحق اور غریب لوگ ہوں، انہیں بھی عید کی خوشیوں میں شریک کریں، اس سے آپ کی خوشیاں بھی دوبالا ہوجائیں گی۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو حقیقی خوشیوں بھری سینکڑوں عیدیں نصیب فرمائے۔ آمین

بقیہ: قلم تلوار

کے دفاع کیلئے افغانی پناہ گزینوں کو جنگ کا ایندھن بنانے کی رپورٹس اب کوئی نئی بات نہیں رہی.. رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایران نے 2011ء کے بعد سے شام میں جاری بغاوت کی تحریک کچلنے کیلئے صدر بشارالاسد کی مدد کیلئے 12 سے چودہ ہزار افغان جنگجو بھرتی کیے ہیں، جنہیں فاطمیون ملیشیا میں منظم کیا گیا ہے، ایران ان اجرتی قاتلوں پر سالانہ 2 کروڑ ساٹھ لاکھ تومان 76.5 ملین ڈالر کی خطیر رقم خرچ کررہا ہے، اس اعتبار سے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ایران جنگجوؤں کی بھرتی اور ان کی عسکری تربیت اور دیگر امور پر کم از کم چار ارب ڈالر کی خطیر رقم خرچ کرچکا ہے...

ہفت روزہ فارسی جریدے ''رمز عبور'' نے پہلی بار یہ انکشاف بھی کیا ہے کہ ایران میں مقیم شیعہ پناہ گزینوں کو بھی شام کی جنگ کا ایندھن بنانے کیلئے پانی کی طرح پیسہ بہایا جارہا ہے، پورٹ میں فاطمیون ملیشیا کے بریگیڈیر کمانڈر محمد حسن حسینی کا ایک انٹرویو بھی شائع کیا گیا ہے، حسینی تین ہفتے قبل شام کے شہر تدمر میں باغیوں کے ہاتھوں مارا جاچکا ہے...

بقیہ: السلام علیکم

اپنے مربی امیر المجاہدین کیلئے رو رہا ہے...
اور ہاں کچھ سب سے نرالی شان والے عاشق بھی تو یہاں بیٹھے ہیں جنہیں بس جلدی ہے......وہ ایک ہی دھن میں مگن ہیں کہ انہیں جلد جانا ہے......انہیں دنیا سے کوئی کام ہی نہیں بس انہیں تو بس جانا ہے کہ ان کا مطلوب صرف وصل جاناں ہے......اور وہ ایک دو نہیں درجنوں بیٹھے ہیں...
غرضیکہ ہر مسئلہ اس دربار میں پیش ہو رہا ہے... جہاں...
ہر مسئلے کا حل موجود ہے...
کوئی بزرگ اپنی سفید داڑھی پکڑ کر رب کو اس کے واسطے دے رہا ہے...
کوئی محبت میں ڈوبا... وارفتگی ... خود سپردگی میں...
''الکریم'' جل جلالہٗ سے ایسی باتیں کررہا ہے کہ سننے والوں کے دل.. پگھل جاتے ہیں...
مانگ مانگ کر اُٹھے...
آنسوؤں سے منہ دھویا اور پھر...
ایک بار پھر... اس رب کے آگے سجدے میں گر گئے...
اب تہجد ادا ہو رہی ہے...
یہ عجیب منگتے ہیں... تھکتے ہی نہیں
اتنا مانگ لیا... اتنا رو لیا... مطمئن ہوکر سوتے کیوں نہیں؟...
باتوں میں کیوں نہیں لگ جاتے؟...
شکر بھی تو ادا کرنا ہے... مالک کا... جس نے مانگنے کی توفیق دے دی...
جدا ہی شان ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں؟
یہ تو صرف رات کی داستان ہے... وہ بھی مختصر سی......
دن کیسے گزرتا ہے؟ اسی طرح...
ذکر میں... فکر میں...
جب یہ عاشق سخت گرمی میں... ظہر کے بعد...
اللہ، اللہ، اللہ، اپنے خالق و مالک کا نام لینے بیٹھ گئے...
تو لگتا ہے کہ سوز دروں سے کائنات کو پگھلا دیں گے...
نہ کوئی اور آہٹ نہ آواز...
بس... اللہ... اللہ... اللہ
سارا عالم ان کا ہمنوا لگتا ہے...
ہاتھ سے کس نے ساغر پٹکا موسم کی بے کیفی پر
اتنا برسا ٹوٹ کے بادل ڈوب چلا مے خانہ بھی
پندرہ ہزار کا نصاب ہے مگر گنتی یاد کسے ہے؟
ہر کوئی حال مست الگ الگ کیفیت میں بس نام لئے جا رہا ہے... کسی پر وارفتگی طاری ہے تو کسی پر گریہ۔
کوئی شمع آسا اور کوئی پروانے کی مثل...
اللہ، اللہ، اللہ، اللہ
ایک لگی کے دو ہیں اثر اور دونوں حسب مراتب ہیں
لو جو لگائے شمع کھڑی ہے رقص میں ہے پروانہ بھی
مگر میں آپ کو ساری باتیں کیوں بتاؤں...
آپ بھی تو آئیں...
خود چل کر... اور... پائیں یہ عشق کی سوغات...
جو شاید... بلکہ یقیناً زندگی بدل دے...
میں تو اس گلدستے کا پھول نہ تھا... بلکہ... رشتۂ گلدستہ تھا...
وہ پکار پتیاں و گھاس جو گلدستہ باندھنے کے کام آکر.. گلدستے کا حصہ بن جاتی ہیں...
اور یہ میرے تاثرات ہیں جسے صرف ایک رات ان کے ساتھ گذارنے کی توفیق ہوئی......پھر سفر آگیا ہے مگر دل وہیں رہ گیا ہے......اللہ کرے واپسی پر پھر کچھ وقت ان سعادت مندوں کے ساتھ مل جائے ...اصل تاثرات تو کسی گل سے پوچھئے...
مگر دیکھئے!
رشتۂ گلدستہ بھی محروم نہیں... پھولوں کے ساتھ ہی بکتا ہے......
میخانے کا محروم بھی محروم نہیں ہے
اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو ایک بار اس گلستان میں ضرور آئیں...
یوں تو یہ پورا سال آباد رہتا ہے... مگر... رمضان تو اس کا موسم بہار ہے...
سو ابھی سے توفیق مانگنا شروع کردیں...
یا اللہ! آئندہ موسم بہار نصیب ہو تو ہمیں بھی اس گلدستۂ عشاق کا حصہ بنا...
گل بنا کر... اگر نہیں تو رشتۂ گلدستہ ہی سہی...
دنیا کا قیام و قوام ذکر اللہ سے ہے... ذکر کی یہی مجالس دنیا کی حیات ہیں...
از صد سخن پیرم یک نکتہ مرا یاد است
عالم نشود ویراں تا میکدہ آباد است
میکدہ سلامت رہے... مے خوار سلامت رہیں اور سب کی دعاء پیر مغاں سلامت رہے ساقی سلامت رہے...
ایں دعاء از من و از جملہ جہاں آمین باد

☆......☆......☆

بقیہ: نقش جمال

کہ وہ پورا مہینہ اپنی بندگی میں سرشار، سراپا تسلیم و اطاعت اور پیکر صبر و رضا بندے کے لیے اِنعام و اِکرام کا ایک دن مقرر فرمادے۔ چناں چہ یہ ماہِ مقدس ختم ہوتے ہی یکم شوال کو وہ دن عید الفطر کی صورت میں طلوع ہوجاتا ہے۔

رمضان کی آخری رات فرمانِ رسول ﷺ کے مطابق یومِ الجزاء قرار پائی ہے اور اللہ کے اس اِنعام و اِکرام سے فیض یاب ہونے کے بعد اللہ کا عاجز بندہ سراپا سپاس بن کر شوال کی پہلی صبح کو یومِ تشکّر کے طور پر مناتا ہے۔ بس یہی حقیقتِ عید اور روحِ عید ہے، چناں چہ فرمانِ رسول ہے:

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کی آخری رات میں آپ کی امت کے لیے مغفرت کا فیصلہ (بارگاہِ الوہیت سے) کردیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ (رات) شبِ قدر ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شبِ قدر تو نہیں ہے لیکن عمل کرنے والا جب عمل پورا کردے تو (رحمتِ الٰہی کا تقاضا اور سنتِ جاریہ یہ ہے کہ) اسے پورا اجر عطا کیا جاتا ہے۔

عید پر ایک بہت بڑا فتنہ عید کی تیاری کا ہے، جو عید الفطر میں زیادہ اور بقرعید کے موقع پر کچھ کم برپا ہوتا ہے، عید الفطر اور عید الضحیٰ کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بلاشبہ مسرت کا دن قرار دیا اور اتنی بات بھی شریعت سے ثابت ہے کہ اس روز جو بہتر سے بہتر لباس کسی شخص کو میسر ہو وہ لباس پہنے، لیکن آج کل اس غرض کے لیے جن بے شمار فضول خرچیوں اور اسراف کے ایک سیلاب کو عیدین کے لوازم میں سمجھ لیا گیا ہے، اس کا دین و شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

آج یہ بات فرض و واجب سمجھ لی گئی ہے کہ کسی شخص کے پاس مالی طور پر گنجائش ہو یا نہ ہو، لیکن وہ کسی نہ کسی طرح گھر کے ہر فرد کے لیے نئے سے نئے جوڑے کا اہتمام کرے، گھر کے ہر فرد کے لیے جوتے ٹوپی سے لے کر ہر چیز نئی خریدے، گھر کی آرائش و زیبائش کے لیے نت نیا سامان فراہم کرے، دوسرے شہروں میں رہنے والے اعزہ اور اقارب کو قیمتی کارڈ بھیجے اور ان تمام امور کی انجام دہی میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک متوسط آمدنی رکھنے والے شخص کے لیے عید اور بقرعید کی تیاری ایک مستقل مصیبت بن چکی ہے، اس سلسلے میں وہ اپنے گھر والوں کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے جب جائز ذرائع کو ناکافی سمجھتا ہے تو مختلف طریقوں سے دوسروں کی جیب کاٹ کر وہ روپیہ فراہم کرتا ہے، تاکہ ان غیر متناہی خواہشات کا پیٹ بھر سکے۔ اور اس عید کی تیاری کا کم سے کم نقصان تو یہ ہے ہی کہ رمضان اور خاص طور سے آخری عشرے کی راتیں اور اسی طرح بقرعید کے پہلے عشرے کی راتیں بالخصوص بقرعید کی شب جو گوشہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے عرض و مناجات اور ذکر و فکر کی راتیں ہیں وہ سب بازاروں میں گزرتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کے آخری دس دن اور ان کی راتیں، عید اور شب عید بڑی مبارک ہیں اور آخرت کمانے کا بہترین سیزن ہے، بندہ مومن جس کی زندگی کا مقصد صرف حق تعالیٰ کی رضا اور حصول جنت ہے اس کے لیے یہ بہت ہی نادر موقع ہے، جو حق تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے عطا فرمایا ہے، ان ایام او رمبارک لیل و نہار کو بے حد غنیمت سمجھا جائے اور ہر شخص کو اپنی طاقت کے مطابق ان ایام میں زیادہ سے زیادہ عبادت و طاعت، ذکر و تلاوت، تسبیح و مناجات اور توبہ و استغفار کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے اور زیادہ نفلی عبادت و طاعت نہ کرسکے تو کم از کم مذکورہ بالا اور دیگر گناہوں سے تو اپنے کو دور ہی رکھے اور تمام رات کوئی نہ جاگ سکے تب بھی کچھ حرج نہیں، آسانی اور بشاشت کے ساتھ جتنی دیر جاگ کر عبادت کرسکے اتنا ہی کرلے۔

قوموں کی زندگی میں المیے، حوادث اور مصائب پیش آتے رہتے ہیں اور بدقسمتی سے گزشتہ برسوں سے اس طرح کے الم ناک واقعات ہماری روزمرہ زندگی کا ایک معمول بن چکے ہیں۔ ایسے حوادث کے پیش نظر اکثر اوقات بعض افراد یا حلقوں کی جانب سے یہ سننے میں آتا ہے کہ اس سال ہم عید نہیں منائیں گے۔ اس طرح کے بیانات کے پیچھے یقیناً نیک نیتی حُبُّ الوطنی، اُخُوَّتِ اسلامی اور انسانیت دوستی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہوگا، لیکن سوال یہ ہے کہ عید نہ منانے کا مطلب کیا ہے؟ یہ کوئی جشن یا تہوار تو ہے نہیں، یہ تو عبادت اور سنتِ مصطفیٰ ہے، اخوتِ اسلامی اور اتحادِ امت کا مظاہرہ ہے، جمعیتِ قومِ مسلم کا ایک حسین منظر ہے، اللہ کی بارگاہ میں دوگانہ نمازِ عید کی ادائیگی کا نام ہے، شرافت، متانت اور نفاست ایسی انسانی خصوصیات کا مظہر ہے۔

ان میں سے کوئی چیز اور کوئی بات ایسی نہیں جو عسر و یسر اور رنج و راحت ہر حال میں منائے جانے کے قابل نہ ہو۔ باقی رہا لہو و لعب میں مشغولیت، رقص و سرود کی محافل برپا کرنا، ناؤ نوش اور مُحرّماتِ شرعیہ کا ارتکاب اور ہوس نفس کی تسکین کے سامان بہم پہنچانا، یہ ایسے امور ہیں جن کا اسلامی تصورِ عید سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو ایک مسلمان کو نہ صرف عید کے مقدّس موقع پر بلکہ زندگی کے ماہ و سال کے ہر لمحہ و لحظہ میں ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینے چاہئیں بلکہ ان محرمات و منکراتِ شرعیہ کو چھوڑنا ہی ایک مومن کامل کی حقیقی عید ہے اور ایسی عید اللہ تعالیٰ ہر بندۂ مومن کو نصیب فرمائے۔

آپ کے علم میں ہوگا کہ الرحمت ایک ایسا رفاہی و دینی ادارہ ہے جس کے تحت دینی تعلیمی و تربیتی شعبہ جات بھی چل رہے ہیں اور رفاہی خدمات بھی سرانجام دی جارہی ہیں۔

آپ چاہیں تو اپنی عید کی خوشیوں میں شہداء اسلام کے پس ماندگان، اسیران اسلام کے اہل خانہ، غازیان کرام کے گھرانوں اور راہِ حق میں ڈٹے ہوئے اسلام کے مجاہدوں کو بھی شریک کرسکتے ہیں۔ الرحمت اس سلسلے میں آپ کے لیے ایک بہترین اور قابل اعتماد پلیٹ فارم ہے جہاں سے آپ کے اموال کو ان مصارف میں خرچ کیا جاتا ہے۔ ایسے میں امید ہے کہ آپ اپنے ان محسنین کو ہرگز نہیں بھولیں گے۔

آئے ہم سب مل کر حقیقی عید کا لطف اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عید کی مبارک خوشیاں نصیب فرمائیں۔ آمین

☆......☆......☆

بھارتی پنجاب میں قرآن کی بے حرمتی کیخلاف احتجاج پر تشدد ہنگامے

ملیر کوٹلہ میں گھیراؤ جلاؤ، ملزمان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ، مکانات کو نقصان، پولیس کی فائرنگ، حکومت پر سازش کا الزام

امریکہ میں داڑھی چھوٹی نہ کرنے پر مسلمان پولیس افسر معطل

مسعود سید نے عدالت میں محکمہ پولیس اور نیویارک انتظامیہ کیخلاف مقدمہ دائر کردیا

جب تک فیصلہ نہ آجائے تب تک مسعود کی تنخواہ جاری رکھی جائے - عدالت کا حکم

چین میں سیاحوں کی بس میں آگ لگنے سے 35 ہلاک، 21 زخمی

زخمیوں کی حالت تشویشناک، بس کو سڑک کنارے بیریئر سے ٹکرانے کے بعد آگ لگی، آئل لیک کا خدشہ، ڈرائیور گرفتار

شام کے شہر حلب میں جنگجوؤں نے 900 کرد شہری اغوا کرلیے

الباب میں رکھا جارہا ہے، منبج میں پیش قدمی کے بعد 3 ہفتوں میں کارروائیاں کیں

لیبیا میں اسلحے ڈپو میں دھماکہ

29 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

یمن میں حوثی باغیوں نے سرکاری کمانڈر سمیت 7 کسان شہید کردیے

کمانڈر بھتہ نہ چڑھنے پر گھر بھی اڑایا، شہداء القاعدہ کا رکن قرار دے دیے گئے

شیخ اسامہ بن لادن کے محافظ الرباعی گوانتاناموبے جیل سے مونٹی نیگرو منتقل

روال برس کے آخر تک بند کردیا جائے گا۔ اوباما انتظامیہ گوانتاناموبے جیل میں باقی بچ جانے والے قیدیوں کو خطرناک گردانتی ہے اور انہیں امریکہ منتقل کرنے کی خواہشمند ہے، تاہم ری پبلکن نمائندے اس فیصلے کے سخت مخالف ہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ نے 2001 میں افغانستان پر حملے کے بعد گوانتاناموبے جیل قائم کی تھی، جس میں مختلف ممالک کے 780 قیدیوں کو رکھا گیا تھا۔

...کے نتیجے میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 6400 سے زائد افراد مارے جاچکے ہیں، جبکہ ملک میں بڑا انسانی المیہ جنم لے چکا ہے۔ حوثیوں کی قائم کردہ خبرایجنسی صبا کے مطابق القاعدہ جزیرۃ العرب کے دہشت گردوں پر چھاپہ مار کر 8 دہشت گردوں کو ہلاک کردیا ہے۔ دریں اثنا اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی برائے یمن اسماعیل ولد الشیخ احمد نے قرار دیا ہے کہ حوثی کویت میں یمن کے بحران کے...

سعودی عرب، غیر اسلامی ہیئر کٹ کروانے پر 50 نوجوان گرفتار

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب میں 50 نوجوانوں کو غیر اسلامی ہیئر کٹ کروانے، ہار اور زیب و زینت کا دیگر سامان پہننے پر گرفتار کرلیا گیا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی نے بتایا کہ ان مشتبہ افراد کو رمضان کے دوران مکہ میں کریک ڈاؤن کے دوران گرفتار کیا گیا۔

امریکہ میں کمرشل ڈرونز اڑانے کی اجازت مل گئی

25 کلو سے کم کے ڈرون دن کے وقت پرواز کرسکیں گے، بلندی 400 فٹ تک ہوگی

...کے تحت ڈرون آپریٹرز صرف 25 کلوگرام سے کم کے ڈرون طیارے دن کے اوقات میں اڑا سکیں گے۔ ڈرون آپریٹرز کو اب مکمل پائلٹ لائسنس کی ضرورت نہیں ہوگی تاہم انکا 16 سال عمر، فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن سے سکریننگ اور 2 سالہ سرٹیفکیٹ کورس پاس کرنا ضروری ہے، وائٹ ہاؤس کے مطابق آنیوالے عشرے میں امریکی معیشت کو ڈرونز سے 82 ارب ڈالر سے زائد کا فائدہ ہوگا۔ ریسرچ اور انفراسٹرکچر کی نگرانی کیلئے استعمال ہونگے۔ یہ قوانین 3 اگست کے اواخر میں لاگو ہونگے کے مطابق کمرشل ڈرونز ان لوگوں پر پرواز نہیں کرینگے جو اس سے براہ راست متعلق نہیں ہیں اس کا مطلب کہ ڈرون راستوں میں کھلے عام لوگوں کے سروں پر اڑتے نہیں نظر آئینگے، ان ڈرونز کی پرواز زیادہ سے زیادہ 400 فٹ کی بلندی اور 160 کلومیٹر فی گھنٹہ حد رفتار ہوگی۔

بھارت: 82 سالہ شخص نے 47 بار میٹرک کا امتحان دیا لیکن پاس نہ ہوسکا

...قریب پہنچ گیا ہے۔ راجستھان سے تعلق رکھنے والا شیو چرن نے 47 بار میٹرک کا امتحان دیا اس کے باوجود کامیاب نہ ہوسکا۔ شیو چرن کی عمر 82 سال ہوگئی ہے اور وہ 1969 سے لگاتار میٹرک کا امتحان دیتا آرہا ہے۔ جوانی کے دنوں میں شیو چرن نے وعدہ کیا تھا کہ وہ میٹرک کرنے کے بعد شادی کرے گا اور اب بھی وہ میٹرک پاس کرکے شادی کرنا چاہتا ہے۔

سابق بھارتی فوجی بھی کابل دھماکے میں نشانہ بنے - 2 کی شناخت

12 نیپالیوں کی لاشیں کھٹمنڈو منتقل

...بھارتی فوجی بھی نشانہ بنے، جن میں سے 2 کی شناخت ہوگئی ہے۔ دھماکے میں ہلاک 12 نیپالیوں کی لاشیں کھٹمنڈو پہنچ گئی ہیں۔ 5 زخمی نیپالیوں کو نئی دہلی منتقل کردیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق پیر کو کینیڈا کے سفارت خانے کی سیکورٹی پر مامور گارڈز کی بس پر ہونے والے خودکش حملے میں ہلاک ہونے والوں میں نیپالیوں کے علاوہ 2 ریٹائرڈ بھارتی فوجی بھی شامل تھے۔ 48 سالہ... برطانوی سیکورٹی کمپنی سیبرے نے بھرتی کرکے کابل بھیجا اور وہ کینیڈین سفارتخانے کی سیکورٹی پر تعینات تھے۔ نیپالی سرکاری ایئر لائن کا ایک طیارہ بدھ کو خودکش حملے میں ہلاک 12 نیپالیوں کی لاشیں اور افغانستان سے نکلنے کے خواہشمند 24 نیپالی لے کر کھٹمنڈو پہنچ گیا، ان نیپالیوں کو برطانوی سیکورٹی کمپنی سیبرے نے افغانستان کیلئے بھرتی کیا تھا

بھارت میں طوفانی بارشیں، آسمانی بجلی گرنے سے 79 افراد ہلاک

بیشتر ہلاکتیں پٹنہ میں ہوئیں، مرنے والوں میں زیادہ تر کسان شامل، 3 ریاستوں میں نظام زندگی درہم برہم ہوکر رہ گیا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت میں طوفانی بارشوں اور آسمانی بجلی گرنے سے 79 افراد ہلاک ہوگئے۔ مرنے والوں میں زیادہ تر کسان شامل ہیں۔ قدرتی آفات سے 3 بھارتی ریاستوں میں نظام زندگی درہم برہم ہوگیا۔ سب سے زیادہ ہلاکتیں ریاست بہار میں ہوئیں، جہاں کسانوں سمیت 53 افراد جان سے گئے۔ قدرتی آفات سے نمٹنے کے ادارے کے مطابق آسمانی بجلی گرنے کے واقعات بہار کے 9 مختلف اضلاع میں پیش آئے۔ حکام کے مطابق سب سے زیادہ ہلاکتیں پٹنہ میں ہوئیں، جہاں ایک واقعے میں 6 افراد ہلاک ہوگئے۔ اس کے علاوہ ریاست جھارکھنڈ میں 10 افراد، جب کہ مدھیہ پردیش میں 16 افراد ہلاک ہوئے۔ زیادہ افراد آسمانی بجلی کے نتیجے میں اس وقت ہلاک ہوئے، جب وہ موسمی بارشوں کے دوران کھیتوں میں کام کررہے تھے۔ بھارت میں مون سون کی بارشوں کے دوران آسمانی بجلی گرنے کے واقعات عام ہیں۔ 2005 سے ہر برس ایسے واقعات میں تقریباً 2 ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ عالمی سطح پر درجہ حرارت بڑھنے سے آسمانی بجلی گرنے کے واقعات میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔

سری لنکا بحریہ کا درانداز بھارتی ماہی گیروں کو تگڑا جواب

گشت بڑھا دیا، ذخیرہ کی گئی مچھلیاں ضبط، لاکھوں روپے مالیت کا سامان تباہ

لاہور (نیٹ نیوز) سری لنکا کی بحریہ نے ایک بار پھر ہندوستانی ماہی گیروں پر حملہ کرکے مچھلی پکڑنے والے جال اور 30 کشتیوں میں رکھے لاکھوں روپے مالیت کے ساز و سامان کو تباہ کردیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق سری لنکا کی بحریہ نے گزشتہ شب مچھلی پکڑنے والی کشتیوں پر پتھراؤ کیا اور بندوق کی نوک پر مچھلی پکڑنے کے جال اور دیگر ساز و سامان کو تباہ کردیا۔ اسی طرح انہوں نے کشتیوں میں ذخیرہ کی گئی تمام مچھلیاں ضبط کرلیں اور وارننگ دی کہ اس علاقہ سے فوراً چلے جائیں۔ بھارتی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ اگرچہ اس حملے میں کوئی زخمی نہیں ہوا البتہ نقصان کافی ہوا ہے۔ ہندوستانی ماہی گیروں کے حوالہ سے کہا گیا ہے کہ سری لنکا کی بحریہ نے بین الاقوامی آبی حدود پر 24 گھنٹے گشت بڑھا دیا ہے اور ہندوستانی ماہی گیروں کو متنازعہ آبنائے پاک میں مچھلی پکڑنے سے روکنے کے لئے اپنے جہاز کو تعینات کردیا ہے۔

امریکہ میں سیلاب نے تباہی مچادی، 100 گھر تباہ، 20 افراد ہلاک

ورجینیا کی 44 کاؤنٹیز میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی، سیکڑوں افراد پھنس گئے، کیلیفورنیا میں آتشزدگی سے 2 ہلاک ہوگئے

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ورجینیا میں سیلاب سے 20 افراد ہلاک اور 100 سے زائد گھر تباہ ہوگئے، جبکہ کیلیفورنیا کے جنگلات میں لگی آگ شدت اختیار کرنے لگی۔ آتشزدگی سے کم از کم 2 افراد ہلاک اور 100 سے زائد گھر تباہ ہوگئے۔ ریاست مغربی ورجینیا میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں 2 بچوں سمیت 20 افراد ہلاک ہوگئے، ریاست کی 55 میں سے 44 کاؤنٹیز میں ناگہانی صورت حال کا اعلان کیا گیا ہے۔ ایک شاپنگ سینٹر میں 500 افراد پھنسے ہوئے ہیں، جنہیں بچانے کی کوششیں جاری ہیں، جبکہ دیگر مقامات پر بھی امدادی کام جاری ہے۔ یہ بھی اطلاعات ہیں کہ سیلاب سے 100 سے زائد گھر تباہ ہوگئے ہیں۔ دوسری جانب کیلیفورنیا کے جنگلات میں لگی آگ نے 19 ہزار ایکڑ اراضی کو لپیٹ میں لے لیا ہے، جس کے نتیجے میں 100 سے زائد مکانات تباہ اور 2 افراد ہلاک ہوگئے۔

موغادیشو میں ہوٹل پر حملہ

15 افراد ہلاک - 25 زخمی

موغادیشو (مانیٹرنگ ڈیسک) صومالیہ کے دارالحکومت میں واقع ہوٹل پر شدت پسندوں کے حملے میں ہلاک افراد کی تعداد 15 ہوگئی جب کہ 25 زخمی ہوگئے۔ پولیس کے مطابق واقعہ گزشتہ روز موغادیشو میں پیش آیا۔ مسلح افراد نے HablodNaso ہوٹل پر دھاوا بول دیا اور ہوٹل کے گیٹ پر بارود سے بھری گاڑی ٹکرادی جبکہ ایک خودکش حملہ آور نے خود کو دھماکے سے اڑالیا۔ اس واقعہ کی ذمہ داری اسلامی عسکریت پسند گروپ الشباب نے قبول کرلی ہے۔ جاں بحق ہونے والوں میں زیادہ تر عام شہری شامل ہیں۔

کردوں کے ترک فوجیوں پر حملے، فائرنگ سے 6 فوجی جاں بحق

انقرہ میں ہسپتال میں فائرنگ سے 3 افراد لقمہ اجل بن گئے، ملزم کو گرفتار کرلیا گیا

انقرہ (نیٹ نیوز) کردستان ورکرز پارٹی کے دہشت گردوں نے حملہ کرکے 6 ترک فوجیوں کو 2 حملوں میں ہلاک کردیا۔ ڈیرک ضلع میں کیے گئے ایک حملے میں 2 ترک فوجی ہلاک ہوئے، جب کہ صوبہ ہکاری میں سڑک کنارے نصب بم دھماکے سے 4 فوجی ہلاک ہوئے۔ دوسری جانب اسپتال کے طبی عملے کے ایک شخص نے اسپتال میں فائرنگ کرکے 3 افراد کو جاں بحق کردیا۔ انقرہ کے ایک اسپتال میں ٹیکنیشن نے اسپتال میں موجود لوگوں پر فائرنگ کردی، جس سے 3 افراد جاں بحق اور ایک زخمی ہوگیا۔ جاں بحق ہونے والے تینوں افراد فارمیسی شعبے میں کام کرتے تھے۔ اسپتال میں فائرنگ کی وجہ تاحال سامنے نہ آسکی، تاہم ذرائع کا کہنا ہے کہ ملزم نے ذاتی رنجش پر فائرنگ کی اور اس کے بعد پولیس نے اسے گرفتار کرلیا۔ واقعے کے بعد اسپتال کی سیکورٹی کو سخت کرکے معائنہ بھی کیا گیا ہے۔ دریں اثنا ترک پارلیمنٹ کی جانب سے فورسز کو کرد دہشت گردوں سے نمٹنے کیلئے خصوصی اختیارات بھی دیدیئے گئے ہیں۔ سال 2014 میں صدر رجب طیب اردگان کے اقتدار میں آنے کے بعد کرد دہشت گردوں نے معاہدہ توڑ دیا تھا اور شدت کے ساتھ حملے شروع کردیئے تھے۔

میکسیکو: اساتذہ کے مظاہرے میں فائرنگ، 6 افراد ہلاک

ریاست اوکساکا میں احتجاجی مظاہرے میں مسلح افراد گھس آئے اور فائرنگ شروع کردی

میکسیکو سٹی (نیٹ نیوز) میکسیکو میں تعلیمی اصلاحات کے خلاف اساتذہ کے احتجاجی مظاہرے میں فائرنگ سے 6 افراد ہلاک جبکہ پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم میں متعدد پولیس اہلکاروں سمیت 100 سے زائد افراد زخمی بھی ہوئے، پولیس کے مطابق ریاست اوکساکا میں احتجاجی مظاہرے کے دوران مسلح افراد گھس گئے اور دونوں اطراف فائرنگ شروع کردی، حکام کا کہنا ہے کہ واقع اس وقت پیش آیا جب اساتذہ کی ایک یونین کے مظاہرے نے تشدد کا رنگ اختیار کرلیا، پولیس کے مطابق تعلیمی اصلاحات کے خلاف میکسیکو کے جنوب مغرب میں واقع ریاست اوکساکا کے شہر آسٹیان نوشکلان میں ہونے والے مظاہرے میں مسلح افراد گھس گئے جنہوں نے دونوں اطراف فائرنگ شروع کردی اور پیٹرول بم بھی پھینکے۔ یہ تشدد اتوار کو اس وقت پھوٹ پڑا جب پولیس نے نیشنل ایجوکیشن ورکرز کو آرڈیننس کے اساتذہ کو ہٹانے کی کوشش کی جنہوں نے ایک شاہراہ کو بند کر رکھا تھا۔ ریاست کے گورنر گبینو کیو نے کہا کہ ہلاک ہونے والے زیادہ تر نوجوان افراد تھے جن میں سے دو کا تعلق اساتذہ کی تنظیم سے بتایا جاتا ہے۔

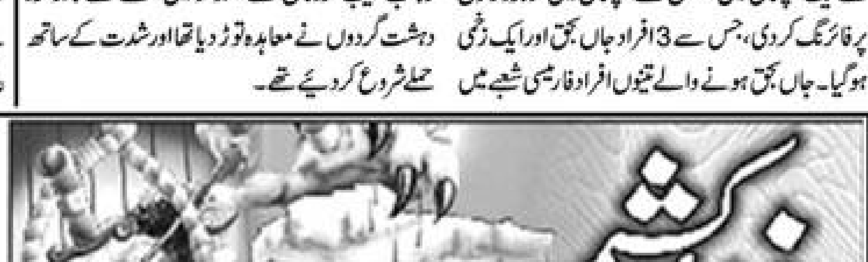
عالمی برادری شامی و فلسطینی عوام کو ظلم سے نجات دلائے، سعودی عرب

ریاض (نیٹ نیوز) سعودی عرب نے عالمی برادری سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ شام میں جاری نہتے بچوں اور خواتین کے سفاکانہ قتل عام، بشارالاسد کی وفادار فوج اور دہشت گرد گروپوں کے ہاتھوں ہونے والی انسانی حقوق کی سنگین پامالیوں کا سلسلہ بند کرائے۔ سعودی کابینہ نے ایک بیان میں کہا کہ شام میں صدر بشارالاسد نے اپنے اقتدار کو بچانے اور دہشت گردوں کی کارروائیوں میں تین لاکھ نہتے لوگوں کی جانیں لی ہیں۔ قتل و غارت گری کا بازار اب بھی گرم ہے اور آئے روز نہتے شامی شہری خاک و خون میں لوٹ رہے ہیں۔ ایسے میں عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ شام کی مظلوم قوم کو بشارالاسد اور دوسرے دہشت گرد گروپوں کے ظلم سے نجات دلانے کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

برطانیہ - اسکاٹ لینڈ ریفرنڈم سے بھارت سبق حاصل کرے - ظفر بٹ

حریت قائدین تحریک کو منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوجائیں

سری نگر (نیٹ نیوز) حریت کانفرنس کے سینئر رہنماء وجموں و کشمیر سالویشن موومنٹ کے سربراہ ظفر اکبر بٹ نے کہا ہے کہ برطانیہ اور اسکاٹ لینڈ ریفرنڈم سے بھارت سبق حاصل کرے، قائد انقلاب سید علی گیلانی، میر واعظ مولوی عمر فاروق اور محمد یاسین ملک یوم قدس کے حوالے سے اور تحریک کشمیر کو منطقی انجام تک پہنچانے کیلئے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں، مضبوط اور مستحکم پاکستان ہی مسئلہ کشمیر کے پرامن حل کی ضمانت ہے۔ کامیاب دورہ پاکستان کے بعد سرینگر میں غیر معمولی پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ برطانیہ اور سکاٹ لینڈ میں ہوئے ریفرنڈم بھارت کیلئے سبق آموز ہیں اور بھارت کو چاہیے کہ وہ بنا کسی مزید تاخیر کے کشمیریوں کو اپنے حق خودارادیت کا حق فراہم کریں تاکہ وہ اپنے مستقبل کے حوالے سے حتمی فیصلہ لیں۔ آزاد کشمیر کے شہر میرپور میں قائم مسٹ یونیورسٹی کے زیر اہتمام بین الاقوامی کشمیر کانفرنس کو مسئلہ کشمیر حل کیلئے اہم قدم قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرپور یونیورسٹی کا بے حد شکر گزار ہوں وہاں ہمیں ایک جگہ ملنے اور مسئلہ کشمیر و بھارتی فورسز کے ہاتھوں ہونے والی انسانی حقوق کی پامالیوں اور تنازع کشمیر کے ہر ایک پہلو، خاص طور پر ان پالیسیوں پر سیر حاصل بحث اور انہیں عالم دنیا کے سامنے رکھنے کا موقع فراہم کیا جن کے ذریعے بھارت کی مسلم اکثریتی آبادی کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی مذموم کوشش کررہی ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پاک چین اقتصادی راہداری سے پاکستان میں خوشحالی ہوگی اور ہماری تحریک مزاحمت پر اچھے اثرات مرتب ہونگے۔



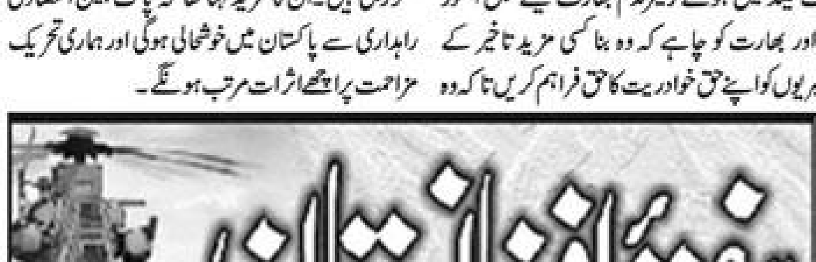
☆22 جون کشمیر کو فلسطین بنانے کی اجازت نہیں دی جائیگی، حریت کانفرنس ☆23 جون بھارتی فوج نے 6 کشمیری نوجوان شہید کردیے ☆24 جون کشمیریوں کے معاشی مفادات پر شب خون مارنے اور ظلم و تشدد سے جذبہ حریت کمزور نہیں کیا جاسکتا، میرواعظ ☆25 جون پلوامہ میں مجاہدین کی فدائی یلغار، 8 بھارتی واصل جہنم ☆26 جون مسجد کی بے حرمتی کیخلاف جنوبی کشمیر میں مکمل ہڑتال، جھڑپیں ☆27 جون بھارتی مظالم کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال، مظاہرے، پاکستانی پرچم لہرادیا گیا ☆28 جون روڈ بالا میں محاصرے کے دوران بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی جس کے نتیجہ میں ایک مجاہد شہید۔



☆22 جون اسرائیلی حکومت نے افطار و سحر کا سامان مسجد اقصیٰ میں لانے سے روک دیا ☆23 جون صیہونی جوڑے کو قتل کے الزام میں 4 فلسطینیوں کو 2 مرتبہ عمر قید ☆24 جون اسرائیلی جوہری معاہدے سی ٹی بی ٹی کی توثیق کیلئے تیار نہیں، نیتن یاہو ☆25 جون قبلہ اول میں نمازیوں پر تشدد پوری فلسطینی قوم پر حملہ ہے: حماس ☆26 جون اسرائیلی فوج کے غرب اردن اور بیت المقدس میں چھاپے، 9 فلسطینی گرفتار ☆27 جون اسرائیلی فوج کا کریک ڈاؤن، ماہ صیام میں 330 فلسطینی روزہ دار گرفتار ☆28 جون یہودی آبادکاروں پر گاڑی چڑھانے کا الزام، اسرائیلی فوج کی ریاستی دہشت گردی میں فلسطینی خاتون شہید۔



☆22 جون شام میں روسی اور اسدی فوج نے پھر قیامت ڈھادی، 47 افراد شہید ☆23 جون مشرقی شام میں رات بھر حملے جاری رکھے، انفرااسٹرکچر اور اسپتالوں بھی تباہ، شہادت 2 ہوگئیں ☆24 جون عراقی فورسز کا فلوجہ کو مکمل آزاد کرانے کا دعویٰ، پرچم لہرا دیا ☆25 جون قبضہ حاصل کرنے کیلئے 1800 جنگجوؤں کو نشانہ بنایا گیا، اگلا ہدف موصل ہے، حکومت ☆26 جون عراق میں اغوا شدہ 39 بھارتی شہری صحیح سلامت ہیں، سشما سوراج ☆27 جون عالمی برادری بشارالاسد کے مظالم کا نوٹس لے، سعودی عرب ☆28 جون عراق کے دارالحکومت بغداد میں بم دھماکہ، 10 افراد جاں بحق و زخمی۔



☆22 جون طالبان نے فراہ میں جج کو اغوا کے بعد پھانسی دیدی ☆23 جون کابل میں 3 پولیس افسر قتل، اغواء کیے گئے 12 افراد رہا ☆24 جون افغان فوجی کی اپنے ہی ساتھیوں پر فائرنگ، 4 ہلاک، طالبان کا ساتھی ہونے کا انکشاف ☆25 جون ارزگان، ہرات، ہلمند میں طالبان کے حملوں میں 15 اتحادی فوجی ہلاک، درجنوں زخمی ☆26 جون قندھار میں امریکی بمباری سے 23 شہید ہوگئے، ہلمند کے سنگین، گرم سیر اور گریشک اضلاع کو نشانہ بنایا گیا ☆27 جون لغمان اور ننگرہار میں حملے اور دھماکوں سے 17 اہلکار ہلاک و زخمی ☆28 جون پکتیا میں پولیس اور فوجیوں پر دھماکے، 9 ہلاک و زخمی، 2 ٹینک تباہ۔

بقیہ 1

اصلاحی بیانات اور پرسوز دعائیں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ علم، معرفت، ایمان، اصلاح و تربیت اور جہاد کے مرکز جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں امسال 1000 سے زائد عاشقان خدا کا روح پرور مسنون اعتکاف، شاندار انتظام پر ضیوف الرحمٰن یعنی اللہ کے مہمانوں کی طرف سے اظہار اطمینان، جماعت مجاہدین اور بالخصوص امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کیلئے دن رات دعائیں، ایک خاص ترپ کے ساتھ معتکفین ذکر اللہ سے منسلک ہوگئے، اعتکاف کیلئے جامع مسجد، علماء و صلحاء کی ایک نیک مجالس کا چناؤ قدیم زمانے سے نیک دل مسلمانوں کا معمول ہے، اسی سلسلہ میں گزشتہ چند سالوں سے امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے قائم فرمودہ مرکز عثمانؓ و علیؓ کی جامع مسجد میں ایک مستقل اصلاحی نصاب اور تربیتی معمولات کے اہتمام کیساتھ "اعتکاف" کی ترتیب بنائی جاتی ہے جس میں ہر سال سینکڑوں افراد شریک ہوتے ہیں، اس اعتکاف کیلئے ملک بھر سے نوجوان، بوڑھے، علماء و طلباء، مجاہدین اور عوام الناس سب ہی ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں، اعتکاف کی معمولات کا مختصر خاکہ یوں ہے کہ رات عشاء کے فرضوں کے بعد شرکاء کچھ دیر کیلئے آرام کرتے ہیں، بعدازاں ان کو جگادیا جاتا ہے اور پھر تمام رات طویل اور حسن قرأت کیساتھ نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔ جاری رہتی ہے۔ ہر تراویح یعنی چار رکعت کے بعد کچھ دیر کا وقفہ ہوتا ہے، آخری رات میں خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگی جاتی ہیں، سحری اور نماز فجر کے بعد اشراق تک سورہ یسین، اوراد و فتحیہ، منزل اور دیگر متعدد وظائف کرائے جاتے ہیں، اشراق کے بعد چاشت تک آرام کرنے کے بعد پھر نماز کا مذاکرہ اور نماز کی عملی مشق وغیرہ جیسی تربیتی نشستیں ہوتی ہیں۔ ظہر تا عصر 15 ہزار مرتبہ اسم ذات (اللہ) کا ورد کیا جاتا ہے۔ عصر کے بعد سے پھر اذکار اور افطار کے وقت پرسوز دعائیں ہوتی ہیں۔ یاد رہے کہ سحر و افطار کیلئے خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جماعتی کارکن جذبہ خدمت سے سرشار ہوکر اللہ کے ان مہمانوں کی خدمت بجالاتے ہیں تاآنکہ پھر عشاء کا وقت ہوجاتا ہے اور پھر یہی ترتیب تمام دنوں میں رہتی ہے۔ مگر خاص طاق راتوں میں معروف جہادی قائد حضرت مفتی عبدالرؤف اصغر کے اصلاحی تربیتی جہادی اور نہایت پرسوز بیانات اور آہوں اور سسکیوں والی پرسوز دعائیں اس اعتکاف کی جان شمار ہوتی ہیں۔

بقیہ 2

ہزاروں افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ تازہ کارروائیوں میں درجنوں افراد کے زخمی ہونے کی بھی اطلاعات ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق القریہ قصبے میں متعدد حملے کیے گئے اور صبح تک علاقے دھماکوں سے گونجتے رہے۔ اس سے قبل حملوں میں اسپتالوں اور دیگر عوامی مراکز کو بھی نشانہ بنایا جاتا رہا ہے اور سیز فائر کی بھی مسلسل خلاف ورزیاں کی جاتی رہی ہیں۔ شامی علاقوں میں شدید بمباری کا سلسلہ ایک بار پھر سے جاری ہے اور روس بشارالاسد سے ملکر مختلف علاقوں میں جارحیت جاری رکھے ہوئے ہے۔ رقہ اور دیر الزوار کے علاقوں میں بھی حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ سال 2011 سے اب تک 2 لاکھ 80 ہزار افراد خانہ جنگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ بچے اور کئی خواتین بھی ان حملوں میں شہید ہوچکی ہیں۔

بقیہ 3

خونریز جھڑپ میں 15 اہلکار مارے گئے۔ بادغیس میں افغان فوجی نے اپنے ہی ساتھیوں پر فائرنگ کردی جس سے 4 ہلاک ہوگئے، فوجی پر طالبان کا ساتھی ہونے کا انکشاف بھی ہوا۔ تفصیلات کے مطابق کابل کے ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے وزارت داخلہ کے 3 اہم پولیس افسران کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا گیا۔ جنوبی صوبہ ہلمند کے ضلع ناوی کے علاقے نمرو میں اربکی کمانڈر جبار قہرمان کی ملیشیا میں شامل 14 اہلکار اغوا کرلئے۔ ادھر طالبان نے ارزگان کے ضلع ترین کوٹ کیسر مرغاب علاقے میں ایک چیک پوسٹ پر حملے میں 4 افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ ان کی 7 رائفل اور مشین گن بھی ساتھ لے گئے۔ ہرات کے ضلع شین ڈھنڈ بازار میں طالبان کے حملے میں 9 فوجی ہلاک اور ایک ٹینک تباہ کردیا گیا۔ ہلمند کے حاجی حیدر ٹرمینل میں طالبان کے حملے میں 2 پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ صوبہ غور کے شین کوٹ ضلع میں طالبان کے حملے میں 3 چیک پوسٹیں تباہ اور متعدد فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے۔ امریکی فضائی طیاروں نے ایک بار پھر جنوب اور جنوب مشرقی افغانستان میں طالبان کے ٹھکانوں پر بمباری کی ہے جس کے نتیجے میں 30 سے زائد عام شہری شہید ہوگئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق امریکی صدر بارک اوبامہ کی اجازت کے بعد افغانستان میں امریکی طیاروں نے افغانستان کے جنوبی صوبہ قندھار کے تقریباً 6 مقامات کو نشانہ بنایا جس میں شاہ ولی کوٹ کا علاقہ شامل ہے جبکہ ہلمند میں سنگین، گرم سیر اور گریشک کے اضلاع میں امریکی طیاروں نے بمباری کی۔ اطلاعات کے مطابق صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر کے کہ سنگ کے علاقے میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوجوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 5 اہلکار ہلاک جبکہ 2 زخمی ہوئے۔ دوسری جانب ضلع علینگ کے مرکز کے قریب شرپسند جنگجوؤں پر ہونے والے دھماکہ سے 2 اہلکار ہلاک جبکہ 3 زخمی ہوئے۔ جبکہ صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ کے فارم چار کے علاقے میں فوجی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ ہوا اور اس میں سوار فوجیوں میں سے 3 ہلاک جبکہ 2 زخمی ہوئے۔ علاوہ ازیں عمری آپریشن کے سلسلے میں قندہار ضلع میوند کے بند تیمور کے علاقے پیانک کے مقام پر مجاہدین نے جنگجوؤں کی چوکی پر شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے چوکی فتح اور وہاں تعینات 10 جنگجو ہلاک جبکہ دیگر فرار اور ایک فوجی ٹینک تباہ ہوا، اس کے علاوہ مجاہدین نے 2 ہیوی مشین گنیں، 6 کلاشنکوفیں، ایک راکٹ لانچر اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت کرلیا۔ دوسری جانب صوبہ ہلمند میں مجاہدین نے ضلع مارجہ کے زقوم چاراہی کے علاقے میں واقع پولیس اور فوجیوں کے تین مراکز پر وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے تینوں مراکز فتح اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 19 ہلاک جبکہ دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے اور مجاہدین نے ایک ہیوی مشین گن، چار امریکی گنیں، ایک وائرلیس سیٹ اور دیگر فوجی ساز و سامان غنیمت کرلیا۔ دریں اثناء شیدان کے علاقے کوٹی عشر کے مقام پر پولیس اہلکاروں پر ہونے والے حملے میں 4 اہلکار ہلاک جبکہ 1 زخمی ہوا۔ رپورٹ کے مطابق ضلع سید آباد کے ڈاگ بغری کے علاقے میں فوجی گاڑی مجاہدین کے حملے میں کا نشانہ بن کر تباہ ہوئی اور اس میں 4 اہلکار ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے ہرات ضلع شینڈنڈ کے مرکزی بازار میں مجاہدین حکمت عملی کے تحت داخل ہوئے اور رات بارہ بجے کے لگ بھگ مالدارک نامی چوکی پر حملہ کیا اور ساتھ ہی تازہ دم اہلکاروں کو ملاستار مسجد کے قریب مجاہدین کی کمین گاہ کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں تین فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 3 سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ 6 زخمی ہوئے۔ دوسری جانب صوبہ ہلمند ضلع مارجہ کے زقوم خان چاراہی کے مقام پر مجاہدین نے پولیس اہلکاروں اور کٹھ پتلی فوجوں کے دو مراکز پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک مرکز اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فتح اور وہاں تعینات اہلکاروں میں سے 17 ہلاک و زخمی ہوئے، جبکہ دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔ دوسری جانب مجاہدین نے بغتدوالہ اور ڈراپ چاراہی کے علاقے میں 5 فوجیوں اور پولیس اہلکاروں کو سنائپر گن سے مار ڈالے۔ ادھر قندہار کے حلقہ نمبر 2 کے ہرات دروازہ کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں پولیس کمانڈر سمیت 3 اہلکار ہلاک ہوئیں، جن کے دو کلاشنکوفیں، ایک پستول اور دیگر فوجی ساز و سامان مجاہدین نے غنیمت کرلیا۔ دوسری جانب مجاہدین نے شیر سرخ کے علاقے میں امریکی مرکز میں تعینات اعلیٰ عہدیدار گل باچا کو مجاہدین نے محافظ سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اسی طرح منڈی حصار کے علاقے میں ایئرپورٹ فنانس آفسر نصراللہ کی کاڑی میں مجاہدین کی نصب کردہ مقناطیسی بم سے دھماکہ ہوا، جس سے نصراللہ زخمی اور ان کا محافظ ہلاک ہوا۔ صوبہ پکتیا سے اطلاع ملی ہے کہ ضلع احمد آباد کے مچلغی کے علاقے میں واقع پولیس مرکز اور چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے دو چوکیاں فتح اور کمانڈر نیاز بین سمیت 9 اہلکار ہلاک 6 زخمی ہوگئے۔

بقیہ 4

ہو گئے۔ فائرنگ کے تبادلے میں 2 مجاہدین بھی شہید ہوگئے۔ ایک ماہ میں کشمیری مجاہدین کے دوسرے بڑے حملے نے بھارتی حکومت کو ہلاکر رکھ دیا ہے۔ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ انہیں اس حملے سے سخت تکلیف پہنچی ہے۔ بھارتی ذرائع ابلاغ کے مطابق ضلع پلوامہ میں مجاہدین نے سری نگر سے آنے والے سیکورٹی اہلکاروں کی 3 بسوں کے قافلے میں سے ایک بس کو شام 5 بجے کر 50 منٹ پر نشانہ بنایا۔ مجاہدین نے بس پر شدید فائرنگ کی جس کے نتیجے میں وہ گولیوں سے چھلنی ہوگئی۔ بس کے شیشے بھی ٹوٹ گئے۔ بھارتی حکام کے مطابق یہ بس سینٹرل ریزرو پولیس فورس کی تھی، جس کے 8 اہلکار موقع پر ہی ہلاک ہوگئے جبکہ 20 زخمیوں میں سے 5 کی حالت نازک ہے اور ہلاکتیں بڑھنے کا امکان ہے۔ ریزرو فورس کے ڈی آئی جی شرما کے مطابق مرنے والوں میں ایک سب انسپکٹر بھی شامل ہے۔ حملے کے کئی گھنٹے دیر بعد ٹریفک بحال کرادی گئی۔ بھارتی حکام کے مطابق 2013 کے بعد مجاہدین کی طرف سے فورسز پر یہ شدید ترین حملہ ہے۔ رواں ماہ کے آغاز میں مجاہدین کے ایک اور حملے میں بھارتی بارڈر فورس کے 3 اہلکار ہلاک ہوئے تھے۔ تازہ واقعے نے بھارتی حکومت کو ہلاکر رکھ دیا ہے۔ ادھر مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے اپنی ریاستی دہشت گردی کی تازہ کارروائیوں کے دوران ضلع کپواڑہ میں 6 کشمیری نوجوانوں کو شہید کردیا ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق فوجیوں نے ان نوجوانوں کو گزشتہ روز سے ضلع کے علاقوں دھوبی وان کھرہامہ، درگمولہ اور وودر بالا میں جاری فوجی کارروائی کے دوران شہید کیا۔ حکام کے مطابق سیکورٹی فورسز اور پولیس کے اہلکار لولاب کے جنگل دھوبی وان میں مشترکہ سرچ آپریشن کررہے تھے کہ مسلح نوجوانوں سے جھڑپ ہوگئی جس میں تین نوجوانوں کو شہید کیا گیا ہے جبکہ دوسری کارروائی درگ مولہ کے جنگل میں سرچ آپریشن کے دوران سیکورٹی فورسز اور مسلح افراد کی جھڑپ میں تین نوجوانوں کو شہید کیا گیا ہے۔ آخری اطلاعات تک فوجی کارروائی جاری تھی۔ بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ نوجوان عسکریت پسند تھے جنہیں جھڑپ کے دوران قتل کیا گیا۔ ادھر لوگوں نے وودر بالا میں سڑکوں پر نکل کر نوجوانوں کے قتل کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرے کئے۔ بھارتی فورسز کے اہلکاروں نے مظاہرین کو منتشر کرنے کیلئے فضائی فائرنگ اور آنسو گیس کا بے دریغ استعمال کیا۔ دریں اثناء جموں و کشمیر لبریشن فرنٹ کے چیئرمین محمد یاسین ملک کی مسلسل غیر قانونی نظربندی کیخلاف سرینگر کے علاقے مائسمہ میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ ادھر جنوبی کشمیر میں بھارتی فوج کے ہاتھوں مسجد کی بے حرمتی کے خلاف ہفتے کو مکمل ہڑتال رہی جبکہ مشتعل شہریوں نے اور بھارتی فورسز میں جھڑپیں بھی ہوئی ہیں۔ بھارتی فوج نے مظاہرین کا تعاقب کرتے ہوئے جامع مسجد اہت ناگ پر حملہ کر دیا تھا فورسز نے مسجد میں گھس کر نمازیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور مسجد میں توڑ پھوڑ کی اس واقعے کے خلاف ہفتے کو قصبہ میں مکمل ہڑتال رہی، کئی مقامات پر پرتشدد مظاہرے ہوئے ادھر اہت ناگ میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد جامع مسجد کے احاطے میں جمع ہوئی جس کے بعد نوجوان ٹولیوں کی شکل میں سڑکوں پر نکل آئے اور اسلام و آزادی کے حق میں نعرے بازی کی۔ پولیس نے جب مداخلت کرنے کی کوشش کی تو نوجوانوں نے علاقے میں تعینات پولیس اور سی آر پی ایف اہلکاروں پر سنگباری شروع کردی۔ مظاہرین نے پولیس چوکی شیر باغ پر بھی شدید پتھراؤ کیا جبکہ جھڑپوں کا سلسلہ ریشی بازار، کاڈ پورہ، مٹن چوک، چینی چوک اور دیگر علاقوں تک بھی پھیل گیا۔ جوابی کارروائی کے دوران مظاہرین پر لاٹھی چارج کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیر گیس شیلنگ کی گئی جس کے نتیجے میں نزدیکی بازاروں میں افراتفری پھیل گئی۔ شمالی کشمیر کے سرحدی ضلع کپوارہ میں بھارتی فورسز کے ہاتھوں شہید ہونے والے 7 نوجوانوں کو سپرد خاک کر دیا گیا ہے اس دوران بھارتی فورسز اور مشتعل مظاہرین کے درمیان جھڑپوں میں درجنوں شہری زخمی ہوگئے جبکہ پولیس وسی آر پی ایف کے 20 اہلکار بھی زخمی ہوئے۔ مقبوضہ کشمیر کے علاقے لدھو پانپور میں بھارتی فورسز اور مجاہدین کے مابین مسلح جھڑپ میں ایک مجاہد شہید گیا۔

بقیہ 5

فلوجہ سے جنگجوؤں کا مکمل خاتمہ کرکے حکومتی رٹ قائم کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ عراقی فوج کا کہنا ہے کہ فلوجہ میں جنگجوؤں زیر قبضہ آخری گڑھ پر بھی قبضہ حاصل کرلیا گیا ہے۔ عراق میں انسداد دہشت گردی فورسز کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل عبدالواحد السعدی کا کہنا ہے کہ فوجیں شمال مغربی گولان میں داخل ہوگئی ہیں اور عمارتوں پر پرچم بھی لہرا دیا گیا ہے۔ عراقی وزیر اعظم حیدر العبادی نے فوج کی جانب سے شہر میں کونسل کی عمارت پر جھنڈا لہرانے کے بعد شہر آزاد کروائے جانے پر تعریف کی تھی۔ سربراہ لیفٹیننٹ جنرل عبدالواحد السعدی کا کہنا تھا کہ فلوجہ کا قبضہ لینے کے دوران 1800 جنگجوؤں کو نشانہ بنایا گیا۔ دسیوں ہزار لوگوں نے نقل مکانی کی، جن میں بوڑھے، عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ حیدر العبادی کا کہنا ہے کہ موصل شہر عراقی فورسز کا اگلا نشانہ ہے۔ اس شہر کا قبضہ دوبارہ حاصل کرنے کیلئے مئی میں آپریشن کا آغاز کیا تھا۔ فلوجہ مغربی صوبے انبار کا ایک بڑا شہر ہے

بقیہ 6

تفصیلات کے مطابق اسرائیلی فوج نے مسجد اقصیٰ میں اعتکاف بیٹھے روزہ داروں اور دوسری عبادت گذاروں پر حملہ کردیا جس کے نتیجے میں درجنوں نہتے روزہ دار شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق قابض صہیونی فوج کی جانب سے نمازیوں پر یہ اشتعال انگیز حملہ اس وقت کیا گیا جب معتکفین نماز فجر کے بعد تلاوت میں مشغول تھے۔ مسجد اقصیٰ پر چڑھائی سے قبل قابض فوج نے مسجد پر آنسو گیس کی شیلنگ کی جس کے نتیجے میں مسجد میں داخل ہونے والے اور اندر موجود سیکڑوں افراد دم گھٹنے سے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ مسلح اسرائیلی کے دہشت گردوں نے مسجد میں گھس کر اعتکاف میں بیٹھے روزہ داروں پر بہیمانہ تشدد کیا جس کے نتیجے میں درجنوں نمازی اور روزہ دار لہولہان ہوگئے۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے ماہ صیام آتے ہی فلسطینیوں کے خلاف کریک ڈاؤن میں بھی غیر معمولی اضافہ کردیا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ماہ صیام میں اب تک دو عشروں میں 330 فلسطینی روزہ داروں کو نہایت بے دردی کے ساتھ گرفتار کرکے حراستی مراکز میں ڈالا گیا ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق اسیران اسٹڈی سینٹر کی جانب سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ماہ صیام کے دوران فلسطین کے تمام شہروں اور قصبوں میں صہیونی فوج کے وحشیانہ کریک ڈاؤن میں اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ دو عشروں کے دوران تین سو تیس فلسطینیوں کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ان میں بچوں اور خواتین سمیت تمام عمر اور ہر طبقے کے فلسطینی شامل ہیں۔ ماہ صیام کے دوران اسرائیلی فوج کی پکڑ دھکڑ میں 60 فلسطینی بچے گرفتار کیے گئے جن کی عمریں 18 سال سے کم تھیں۔ اس کے علاوہ 21 خواتین کو حراست میں لیا گیا جن میں سے تین شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ غزہ کی پٹی کے ساحل پر اسرائیلی فوج کی کارروائیوں میں 13 فلسطینی ماہی گیروں کو حراست میں لیا گیا۔ ادھر مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق جمعہ کے روز مشرقی الخلیل شہر میں 'کریات اربع' یہودی کالونی کے قریب اسرائیلی فوجیوں نے ایک فلسطینی کار ڈرائیور پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں کار چلانے والی فلسطینی خاتون شدید زخمی ہوگئی۔ یہودی شرپسندوں نے ایک تازہ واردات میں مقبوضہ مغربی کنارے کے وسطی شہر رام اللہ کے شمال میں المغیر قصبے میں فلسطینی شہریوں کے وسیع ایکڑ رقبے پر پھیلی فصلیں اور باغات نذر آتش کر ڈالے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ یہودی آباد کار فلسطینیوں کی فصلوں اور باغات کو آگ لگانے کے بعد فرار ہوگئے۔ اگر کسان موقع پر موجود نہ ہوتے تو آگ لگنے سے فصلوں اور باغات کو مزید نقصان پہنچتا۔ اس کے باوجود آتش زدگی سے زیتون کے 120 پھل دار پودے تلف ہو گئے۔ ادھر مقبوضہ مغربی کنارے کے شہروں رام اللہ اور طولکرم میں قابض صہیونی فورسز کی فائرنگ اور منظم ریاستی دہشت گردی کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہری شہید اور متعدد زخمی ہوگئے ہیں جب کہ کریک ڈاؤن میں کئی فلسطینیوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔ مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق منگل کو اسرائیلی فوجیوں نے مغربی رام اللہ میں بیت لقیا کے مقام پر نہتے شہریوں پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک بچہ شہید اور دو سگے بھائیوں سمیت متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ اسرائیلی فوج نے تلاشی کے دوران ایک شہری کو حراست میں لے لیا۔

بقیہ 7

واٹس ایپ پر پوسٹ میں مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے والا بتایا گیا اور کہا گیا ہے کہ مسلمان ظالم ہیں اور ہندوستان کو پاک کرنے کیلئے مسلمانوں کو یہاں سے نکالنا بہت ضروری ہے۔ مقامی مسلمانوں نے پولیس اور انتظامیہ سے ہندو انتہا پسند لیڈر کو فی الفور گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بھارتی میڈیا کے مطابق آشوتوش پانڈے اس سے قبل بھی کئی مرتبہ جیل جاچکا ہے۔

بقیہ 8

یوسفزئی نے برطانوی ادارے کو بتایا کہ قیدیوں کی تازہ فہرست کے تحت کل 278 پاکستانی قیدی انڈیا کے مختلف جیلوں میں بند ہیں، جن میں سے 251 سول مقدمات کے تحت گرفتار کئے گئے ہیں اور 27 ماہی گیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 405 انڈین شہری بھی پاکستانی جیلوں میں قید ہیں، جن میں 355 ماہی گیر اور 48 سول نوعیت کے کیسوں میں گرفتار ہیں، ان میں 5 خواتین بھی شامل ہیں۔ پاکستانی قیدیوں میں 100 سے زائد قیدیوں کے مقدمات زیر سماعت ہیں، جب کہ 55 قیدی اپنی سزا پوری کر چکے ہیں، تاہم انہیں ابھی تک رہائی نہیں ملی۔ دونوں جانب بیشتر قیدی اپنی سزائیں پوری کر چکے ہیں، تاہم پڑوسی ممالک کے کشیدہ تعلقات ان کی رہائی میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

بقیہ 9

قبضے کو استحکام بخشنے کا ایک ذریعہ ہے۔ کشمیر میڈیا سروس کے مطابق سید صلاح الدین نے جہاد کونسل کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت انتخابات میں کشمیریوں کی شرکت سے عالمی سطح پر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اور یہ تاثر دیکر عالمی برادری کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ کشمیری عوام بھارت کے ساتھ مطمئن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے کشمیر میں 8 لاکھ فوج کی موجودگی میں اپنا من پسند استحصالی نظام مسلط کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اور پی ڈی پی کی مخلوط کٹھ پتلی حکومت جموں و کشمیر کی اکثریتی آبادی کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی ہر ممکن کوشش کررہی ہے۔ سید صلاح الدین نے کہا کہ ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے حلقہ انتخاب اسلام آباد کے انتخابی ڈرامے میں حصہ لینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان انتخابات میں ووٹ یا سپورٹ دینا اپنے زخموں پر نمک چھڑکنے اور شہداء کے مقدس لہو اور ان کے ورثاء کے ساتھ غداری کے مترادف ہے۔ گی ہے۔

بقیہ 10

بڑھے گی اور صورتحال کسی بھی وقت بے قابو ہوسکتی ہے۔ سید علی گیلانی نے کہا کہ اس طرح کے ہتھکنڈوں سے آزادی پسند رہنماؤں کو خوف زدہ نہیں کیا جاسکتا اور وہ کٹھ پتلی انتظامیہ کی طرف سے آر ایس ایس کی عوام دشمن پالیسیوں کی ہر ممکن مزاحمت کریں گے۔ ادھر حریت چیئرمین نے ضلع کولگام کے علاقے کیموہ میں قائم بھارتی فوج کے اسپیشل آپریشنز گروپ (ایس او جی) کے اہلکاروں کی طرف سے رام پور، کیموہ اور دیگر دیہات میں لوگوں پر ظلم و تشدد اور مکانوں کی توڑ پھوڑ کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارتی فوج اور ٹاسک فورس کے اہلکار مجاہدین کی کارروائیوں پر عام شہریوں کو نشانہ بنارہے ہیں۔

بقیہ 11

ریاستوں کے برعکس شہری ترقی، پولیس، امن و قانون کے ادارے مرکزی حکومت کے پاس ہیں۔ کانگریس اور بی جے پی دونوں نے دہلی کو مکمل ریاست کا درجہ دینے کے وعدے کئے، لیکن عام آدمی پارٹی کے ہاتھوں بدترین شکست کے بعد وہ وعدے سے مکر گئیں۔ دہلی کو مکمل ریاست کا درجہ حاصل نہ ملنے کے سبب کیجریوال حکومت کو فیصلوں کے نفاذ میں شدید رکاوٹوں کا سامنا ہے۔

افاداتِ اکابر

اسلام کا دستور

دین اسلام کا علمی دستور قرآن حکیم اور مقصود رضائے الٰہی ہے۔

قرآن حکیم انسانیت کی تکمیل چاہتا ہے اور اس کے لئے اس نے اسلام کے بنیادی اصول واحکام اور اساسی اغراض ومقاصد انتہائی محیر العقول اور معجزانہ اسلوب بیان کے ساتھ واضح کر دیئے ہیں، ان مقاصد واحکام کے سلسلہ بیان میں وہ بظاہر فطرت اور آثار قدرت کو بھی اگر بیان کرتا ہے تو اس کا مقصود بھی یہی ہے کہ انسان کے فکری اور اعتقادی پہلوؤں کی تکمیل کی جائے، اگر وہ تاریخی حقائق بیان کرتا ہے تو اس کی غرض بھی یہی ہوتی ہے کہ ان عبرت انگیز وقائع تکوینی اور آیات الٰہیہ سے انسانی بصیرت واعتبار کی تربیت وتکمیل کی جائے، اگر احکام الٰہیہ کا ذکر ہو گا تو اس سے بھی یہی مراد ہوگی کہ اشرف المخلوقات انسان کو اکرم المخلوقات بنانے کی تدبیر ہو جائے، ذات وصفات کی توحید وکمال کا بیان ہو یا تذکیر وموعظت کی داستان، قانون عدل وانصاف کی تنظیم وتفصیل ہو یا اصول واحکام کی تمہید وانضباط، ان سب ہی سے ان کو انسانیت کی معراج کمال تک پہنچانا مقصود ہے۔

(بصائر وعبر: ص ۳۵)

معارفِ جہاد

جنت کی حور سے زیادہ لذیذ

میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے کہتا ہوں کہ اپنی ذات پر رحم کھائیں...... جی ہاں ہم سب اپنے اوپر رحم کھائیں اور خود کو عذاب سے بچانے کے لئے تمام گناہوں سے توبہ کر لیں......اور پھر سب سے پہلا کام یہ کریں کہ اپنی نماز کو بالکل ٹھیک کر لیں...... باجماعت، مکمل اہتمام، پوری محبت، مکمل توجہ اور لذت وشوق کے ساتھ نمازیں ادا کریں......ارے بھائیو! نماز تو جنت کی حور سے زیادہ لذیذ اور میٹھی ہے...... یہ کیا ہو جاتا ہے کہ مسلمان ہو کر نماز میں غفلت کرنے لگتے ہو......اللہ کے لئے ایسا نہ کرو.. (رنگ ونور جلد۵: ص ۳۷۰)

بازاروں کی نحوست

معلوم نہیں کیا مصیبت آئی کہ مسلمان عورتیں تک "نماز" میں سستی کرتی ہیں...... حالانکہ یہ بات مشہور ہے کہ مسلمان عورتوں کو تو نماز سے عشق ہوتا تھا......توبہ کرو میری بہنو! توبہ کرو...... مسلمان عورت نماز میں سکون اور قرار پاتی ہے اور وہ نماز میں ہرگز سستی نہیں کر سکتی بلکہ وہ تو اپنا ہر مسئلہ نماز کے ذریعہ حل کراتی ہے...... یہ بازاروں میں جانے کی نحوست ہے...... کیا آج کل کے بازار اس قابل ہیں کہ کوئی مسلمان بہن ان میں جا سکے؟......میری بہنو! اللہ کے لئے، اللہ کے لئے بازار جانا چھوڑ دو...... (رنگ ونور جلد۵: ص ۳۷۰)

عہدِ زریں

تیونس میں موجود بعض قدیم ترین تاریخی آثار اور ان کے باقی ماندہ نقوش......

تحریر: عثمان بن عفان









تابندہ ستارے

42

سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ

ابوحفصہ

اس کی غیر حاضری میں دمشق کی مقامی حکومت نے سبزی ترکاری، بازاروں اور نہروں کا ٹیکس عائد کر دیا تھا اور اس سلسلہ میں لوگوں سے کئی ہزار دینار بھی وصول کر لیے تھے۔ سلطان نے واپس آکر یہ سب ٹیکس موقوف کر دیئے اور وصول شدہ روپیہ لوگوں کو واپس ادا کر دینے کا حکم دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دودھ اور گھی پر بھی محصول معاف کر دیا اور اپنے دستخطوں اور مہر سے اس بارے میں ایک گشتی حکم جاری کیا جس کو شہر کے تمام اہم مقامات پر آویزاں کیا گیا اور جمعہ کے خطبوں میں پڑھ کر سنایا گیا۔

نصرت الدین امیر امیران کی بغاوت

اوائل ۵۵۴ھ مطابق ۱۱۵۹ء میں سلطان نور الدین پھر علیل ہو گیا۔ رفتہ رفتہ مرض نے اس قدر ترقی کی کہ وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا۔ شدت نقاہت سے بار بار غشی کے دورے پڑتے تھے اور کوئی غذا ہضم نہ ہوتی تھی۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سلطان اب چند دن کا مہمان ہے، اس مایوس کن حالت میں اس نے اپنے خاص خاص اُمراء کو طلب کیا اور ان سے کہا کہ "میں اس بیماری سے شاید ہی جانبر ہو سکوں اس لیے میری خواہش ہے کہ تم کو اپنی آخری وصیت کر دوں اگر میرے بعد تم نے اس پر عمل کیا تو مسلمان باہمی خونریزی سے بچ جائیں گے، میں نے اپنی گزشتہ علالت میں نصرت الدین امیر امیران کے حق میں وصیت کی تھی لیکن امیر امیران نے اپنے آپ کو مسلمانوں کی سیادت عظمیٰ کا اہل ثابت نہیں کیا اس لیے میں اپنی پہلی وصیت کو منسوخ کرتا ہوں اور تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد قطب الدین مودود امیرِ موصل کے ہاتھ پر بیعت کر لینا کیونکہ اس کے اخلاق و عادات پسندیدہ ہیں اور اس کے دل میں دشمنانِ دین کے خلاف جہاد کرنے کا جذبہ بھی ہے۔"

اس موقع پر موجود تمام امراء نے سلطان کی وصیت پر عمل کرنے کا حلف اٹھایا، چنانچہ سلطان نے ایک خاص قاصد کے ذریعہ قطب الدین مودود کو اپنی وصیت سے مطلع کیا اور اس کو دمشق آنے کے لیے لکھ بھیجا۔ دوسری طرف دمشق کے کچھ امراء جن میں امین الدین ابن الحاج ابوالقاس، سعد الدین عثمان، عزالدین حاکم قلعہ اور محمد بن جعفری حاجب پیش پیش تھے، امیر امیران نصرت الدین کے حق میں در پردہ زمین ہموار کر رہے تھے اور اس کو دمشق پر قبضہ کر لینے کی تحریک دے رہے تھے۔ ان لوگوں کا ایک قاصد اتفاق سے گورنر حلب کے سپاہیوں کے ہاتھ گرفتار ہو گیا۔ جب اس کی تلاشی لی گئی تو اس کے سامان (یا کپڑوں سے) ایک خط برآمد ہوا جس میں مذکورہ امراء نے امیر امیران کو دمشق کی حکومت پر قبضہ کر لینے کی ترغیب دی تھی۔ گورنر حلب نے یہ خط اسی وقت سلطان نور الدین کو بھیج دیا۔ سلطان نے سازشی امراء کی گرفتاری کا حکم دیا۔ سعد الدین عثمان تو روپوش ہو گیا البتہ امین الدین، عزالدین اور محمد کو گرفتار کر کے سلطان کے سامنے پیش کیا گیا، ان لوگوں نے اعتراف جرم کر لیا اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ فراخدل سلطان نے ان کا قصور درگزر کیا اور ان کو رہا کرنے کا حکم دیا۔ اسی اثناء میں اطلاع ملی کہ امیر امیران ایک جرار فوج کے ساتھ دریائے فرات کو عبور کر کے دمشق کی طرف آرہا ہے۔ اسد الدین شیر کوہ بعجلت تمام تیار ہو کر امیر امیران کو روکنے کے لیے دمشق سے چل پڑا۔ امیر امیران کو شیر کوہ کی روانگی کی خبر ملی تو وہ بغیر مقابلہ کیے راستے ہی سے واپس چلا گیا۔ ادھر سلطان کی طبیعت بھی روبہ اصلاح ہونے لگی۔ جس دن شیر کوہ امیر امیران کے قضیے سے فارغ ہو کر دمشق واپس آیا، سلطان بڑی حد تک صحت یاب ہو چکا تھا۔ دوسرے روز نور الدین کا قاصد بھی موصل سے واپس آگیا۔ اس کے ساتھ وزیر جمال الدین ابوجعفر محمد بھی قطب الدین مودود کی طرف سے سلطان کی عیادت کے لیے آیا۔ جب وہ رخصت ہونے لگا تو سلطان نے اس کو بیش بہا خلعت اور انعام سے نوازا۔

سلطان کے ایام علالت میں قسطنطنیہ اور فرانس کے بادشاہوں نے متحد ہو کر اس کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کی ٹھانی۔ چنانچہ وہ ایک زبردست فوج کے ساتھ حمص و حماۃ کی طرف بڑھے، اس اثناء میں سلطان صحت یاب ہو چکا تھا۔ وہ صلیبیوں کی یلغار کی خبر سن کر طوفان کی طرح اٹھا اور اپنے جرار لشکر کے ساتھ حمص، حماۃ وشیزر سے ہوتا ہوا صلیبیوں کے مقابلے کے لیے بڑھا۔ صلیبیوں کا خیال تھا کہ سلطان کی علالت کے دوران میں وہ اپنی من مانی کر گزریں گے لیکن جب انہوں نے سلطان کو بہ نفس نفیس اپنے مقابلے پر موجود پایا تو انہوں نے لڑائی سے گریز کی راہیں ڈھونڈنی شروع کر دیں۔

چنانچہ قسطنطنیہ (روم) کے بادشاہ نے سلطان کو پیغام بھیجا کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد جنگ وجدال نہیں ہے بلکہ ہم ان عیسائی قیدیوں کو چھڑانا چاہتے ہیں جو آپ کی قید میں ہیں۔ ان کے عوض ہم مناسب زر فدیہ دینے کے لیے تیار ہیں۔ سلطان نے اس کی درخواست قبول کر لی اور فدیہ کی ایک مقررہ رقم لے کر تمام عیسائی قیدیوں کو رہا کر دیا۔ شاہِ قسطنطنیہ نے سلطان کا شکریہ ادا کیا اور اس کو مختلف اقسام کے قیمتی پارچاجات اور جواہرات دیبا کا ایک خیمہ اور چند گھوڑے تحائف کی صورت میں بھیجے۔ کیم جمادی الاولیٰ ۵۵۴ھ کو دونوں بادشاہ اپنے لاؤ لشکر سمیت واپس چلے گئے۔

اس مہم سے فارغ ہو کر سلطان شہر حران کی طرف بڑھا۔ اس پر نصرت الدین امیر امیران نے سلطان سے سرکشی کے بعد قبضہ کر لیا تھا۔ سلطان شہر کے قریب پہنچا تو نصر الدین اپنے اہل وعیال کو قلعہ میں چھوڑ کر تن تنہا فرار ہو گیا۔ سلطان نے نصرت الدین کے متعلقین کو اس کے پاس پہنچانے کا حکم دیا اور حران کو امیر زین الدین کی جاگیر میں دے دیا۔ اس کے بعد اس نے دمشق کو مراجعت کی۔

☆......☆......☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

سفر سے واپس ہو کر اپنے شہر یا بستی میں داخل ہوتے ہوئے پڑھے:

آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون (مسلم کتاب الحج)

ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں (اللہ کی) بندگی کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

فائدہ: حضور اکرم ﷺ جمعرات کے دن سفر کے لیے روانہ ہونے کو پسند فرماتے تھے۔ (بخاری)

سفر سے واپس ہو کر جب گھر میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

اوبا اوبا لربنا توبا لایغادر علینا حوبا (حصن)

میں واپس آیا ہوں میں واپس آیا ہوں اپنے رب کے سامنے ایسی توبہ کرتا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

جب کسی کو مصیبت یا پریشانی یا برے حال میں دیکھے تو یہ دعاء پڑھے:

الحمد للّٰہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ و فضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس کے پڑھ لینے سے وہ مصیبت یا پریشانی پڑھنے والے کو نہ پہنچے گی جس میں وہ مبتلا تھا جسے دیکھ کر یہ دعاء پڑھی گئی۔ (مشکوٰۃ شریف)

فائدہ: اگر وہ شخص مصیبت میں مبتلا ہو تو اس دعاء کو آہستہ پڑھے تاکہ اسے رنج نہ ہو اور اگر وہ گناہ میں مبتلا ہو تو زور سے پڑھے تاکہ اسے عبرت ہو۔

جب کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعاء دے:

اضحک اللّٰہ سنک (بخاری ومسلم)

خدا تجھے ہنستا رکھے

جب دشمنوں کا خوف ہو تو یوں پڑھے:

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم (ابوداؤد)

اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اگر دشمن گھیر لیں تو یہ دعاء پڑھے:

اللھم استر عوراتنا و امن روعاتنا (حصن)

اے اللہ! ہماری آبرو کی حفاظت فرما اور خوف بنا کر ہمیں امن سے رکھ۔

مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ پڑھے:

سبحانک اللھم و بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک

اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔

اگر مجلس میں اچھی باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان پر مہر بن جائیں گے اور اگر فضول اور لغو باتیں کی ہوں گی تو یہ کلمات ان کا کفارہ بن جائیں گے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

بعض روایات میں ہے کہ ان کلمات کو تین بار کہے (ترغیب)

جب کوئی پریشانی ہو تو یہ دعاء پڑھے:

اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت

اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید کرتا ہوں مجھے پل بھر بھی میرے سپرد نہ فرما اور میرا سارا حال درست فرما دے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (حصن)

یا یہ پڑھے:

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل (سورۃ آل عمران)

اللہ ہمیں کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے۔

یا یہ پڑھے:

اللّٰہ اللّٰہ ربی لا اشرک بہ شیئا (حصن)

اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں بناتا۔

(جاری ہے)

☆......☆......☆

روشن ماضی



ظاہری طور پر مامون کی موت امام احمدؒ کے لئے خوشی وراحت کا پیغام تھی لیکن ان کو نہیں معلوم تھا کہ ان کی آزمائش کا دور حقیقت اب شروع ہوا ہے۔

مامون کے بعد اس کا بھائی معتصم باللہ (۲۱۸ھ/۸۳۳ء میں) تخت خلافت پر بیٹھا۔ مامون مرتے وقت اس کو وصیت کر گیا کہ وہ عقیدہ خلق قرآن کا لوگوں سے اقرار کرائے اور قاضی احمد بن ابی داؤد کو اپنے دربار سے وابستہ رکھے اور جملہ معاملات میں اسی کی رائے مشورہ پر عمل کرے۔ احمد بن ابی داؤد کی فتنہ انگیزی سے ہی مامون نے اتنی شدت اختیار کر رکھی تھی۔ اب اس نے معتصم کو بھی مامون کی طرح خلق قرآن کے مسئلہ میں متشدد بنا دیا۔ معتصم باللہ نے مامون کی وصیت پر پورا پورا عمل کیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت رویہ اپنایا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کو اسی طرح بیڑیاں لگے ہوئے طرطوس سے بغداد کی طرف روانہ کیا گیا۔ سفر کے دوران وہ سخت بیمار ہو گئے۔ اسی حالت میں رمضان المبارک میں بغداد پہنچے۔ وہاں ان کو دار عمارہ جیل میں قید کر دیا گیا وہاں تقریباً ڈھائی سال تک قید وبند کی اذیتیں برداشت کرتے رہے۔ ان کی عزیمت کا یہ حال تھا کہ روزانہ اپنی بھاری بیڑیوں کو سنبھال کر کھڑے ہوتے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ارادہ لے کر جیل کے دروازے تک پہنچتے، پھر اپنے رب سے مخاطب ہو کر کہتے:

اے میرے رب! میں تیری راہ میں چل پڑا۔ میرے بس میں صرف اتنا ہی تھا کہ جیل کے اس دروازہ تک پہنچ جاؤں۔ میں تجھ سے اپنی اعانت کی استدعا کرتا ہوں۔"

اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشن کے متعلق کتنے پرامید تھے۔

نہ ہو نومید، نومیدی زوال علم وعرفاں ہے
امید مرد مومن ہے خدا کے راز دانوں میں!

(اقبالؒ)

ایک دن امام احمدؒ کے ایک خاندانی بزرگ اسحاق بن حنبل ان سے ملنے جیل میں گئے۔ انہوں نے امام صاحب کو سمجھایا:

"احمد! آپ کے تمام ساتھی ہتھیار ڈال چکے ہیں وہ "خلق قرآن" کے مسئلہ میں اپنے موقف سے دستبردار ہو گئے ہیں، آپ کے علاوہ سب لوگ جیل سے رہا ہو چکے ہیں، ان حالات میں آپ بھی عنداللہ معذور ہیں۔ بس آپ بھی اپنے نظریات کو خیرباد کہہ دیں تاکہ آپ کی رہائی بھی عمل میں آسکے۔"

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت متانت کے ساتھ جواب دیا:

"اگر اہل علم ہی تقیہ اختیار کرنے لگ جائیں تو استقامت کون دکھائے گا۔ جاہل لوگ تو معذور ہیں اس لئے کہ وہ حقائق سے بے خبر ہیں۔ یہ صرف اہل علم کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ جاہل لوگوں کو حقیقت سے آگاہ کریں۔ اگر وہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں تو حق و صداقت کی راہوں کا کیسے پتہ چل سکے گا۔"

یہ جواب سن کر اسحاق بن حنبل کو کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی۔

ایک دن اسحاق بن ابراہیم بھی حضرت احمد بن حنبلؒ سے ملنے جیل میں گیا۔ اس نے ان کو بڑے مشفقانہ انداز میں سمجھایا اور پرانے خاندانی تعلقات کا واسطہ دے کر کہا: کس قدر اچھا ہو اگر آپ امیر المومنین معتصم باللہ کی مخالفت چھوڑ دیں پھر ان کو دنیا کا لالچ دیا۔ لیکن امام صاحب ان چکنی چپڑی باتوں میں آنے والے نہیں تھے، جب ان باتوں سے بھی اس کا مقصد حل ہوتا نظر نہ آیا تو اس نے دھمکی دی: اگر آپ نے خلق قرآن کا اقرار نہ کیا تو آپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

لیکن امام صاحب ایسی دھمکیوں کی فکر کرنے والے کب تھے وہ باطل کے خس وخاشاک سے سرزمین اسلام کو پاک کرنے کے لئے کمربستہ تھے۔

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاک غیر اللہ کو
خوف باطل کیا کہ ہے غارت گر باطل بھی تو

(اقبالؒ)

☆......☆......☆

عجائب قدرت

سو بڑی برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (المومنون: ۱۴)

الاسد

یعنی شیر، یہ تمام درندوں سے قوت اور دلیری اور بزرگی میں فرد اور دیگر جانداروں کو خوف دلانے والا ہوتا ہے، خدا نے اس کو سر اور گردن کی کلائی اور گول چہرہ گوشہ دہن کی فراخی اور دانت اور چنگل کی تیزی سینہ کی کشادگی ہاتھ پاؤں کی فربہی کمر پتلی آواز بلند عطا کی کہ کسی سے نہ ڈرے اور کوئی حیوان اس سے برابری نہ کر سکے۔ کہتے ہیں دوسرے کا مارا ہوا شکار نہیں کھاتا البتہ اپنا کیا ہوا شکار دل اور جگر کھانے کے بعد دوسروں کیلئے چھوڑ دیتا ہے، رات کے وقت دف کی آواز سے نہایت خوش ہوتا ہے تاریک راتوں میں آگ کی روشنی جدھر دیکھے اس طرف جاتا ہے اس وقت نہایت تواضع سے اس کی تندی فرو ہو جاتی ہے، کہتے ہیں کہ جو کوئی اس کے ساتھ نہایت خواری اور عاجزی سے پیش آئے اس کا دشمن نہیں ہوتا گو کہ کتنا ہی گرسنہ ہو اور جب شکار کھاتا ہے نمک کی خواہش کرتا ہے اور جب بیمار ہوتا ہے تو لنگور کا گوشت کھا کر آرام پاتا ہے لیکن جب تپ اس کو آتی ہے تو بہت کم صحت پاتا ہے اور جب پیکان تیر اس کے جسم میں رہ جاتا ہے تو سعد جو ایک قسم کی گھاس ہوتی ہے اس کے کھانے سے باہر نکل جاتا ہے اور یہ تاثیر فقط شیر کو حاصل ہے اگر کوئی خراش یا زخم پہنچے مکھیاں اس قدر فراہم ہوتی ہیں کہ اس کے مرجانے تک دور نہیں ہوتی ہیں اور طاؤس اور خروس سفید سے بھاگتا ہے اور شیر کی شورش سے کل حیوانات بھاگتے ہیں مگر گدھا کہ اس کو بمجرد آواز طاقت رفتار نہیں رہتی ہے۔ یہ جانور جب گرسنہ ہوتا ہے تو خاموش رہتا ہے جب تک شکار نہ حاصل کرے تاکہ آواز سے کوئی جانور نہ بھاگ جائے۔ بروقت حمل کے بچہ اس کا ماں کے پیٹ میں اپنے ناخن سے اس کے رحم کو مجروح کرتا ہے اور اس نظر سے جب مادہ اس کی قریب بہ ہلاکت ہوتی ہے تو شیر نر اس کی خوراک کے واسطے سوسمار لاتا ہے تاکہ مادہ اس کے کھانے سے صحیح اور تندرست ہو اور تسہیل ولادت ہو اس حیوان کی مادہ وضع حمل کے وقت زمین تر اور شور ڈھونڈھتی ہے تاکہ چیونٹی سے اس کے بچہ کو آزار نہ پہنچے اور جب بچہ کے پاس سے جاتی ہے تو اپنے پنجوں کے نشان مٹاتی ہے تاکہ کوئی اس کا سراغ نہ پائے، جب شیر واسطے شکار کے نکلتا ہے اس کا بچہ بھی ہمراہ دوڑتا ہے اور جب کوئی آواز سنتا ہے تو بھاگتا ہے پس شیر اس کو اپنے پیٹ کے نیچے کر کے اس کے کانوں میں رعد کی طرح گونجتا ہے تاکہ اس کے دل سے ہر ایک آواز کی ہیبت جاتی رہے۔ کہتے ہیں کہ حیوانات میں شیر کے برابر اور کوئی گندہ دہن نہیں ہوتا اس کی آنکھ تاریکی میں مانند شعلہ کے روشن ہوتی ہے جیسے کہ پلنگ اور گربہ اور مار کی آنکھیں۔ کہتے ہیں کہ شیر بھری ہوئی مشک سے بھاگتا ہے اور حائضہ عورت کا بھی تعرض نہیں کرتا۔

☆......☆......☆

طب نبوی ﷺ

امام ذہبیؒ



نافع رحمہ اللہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے لقوہ کی وجہ سے اپنے منہ پر داغ لگوایا تھا۔ مصنف کہتے ہیں کہ لقوہ ایک غلیظ مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور یہ امراض مزمنہ میں سے ہے اور وہ فاسد مادہ بغیر دوا اور علاج کے ختم نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں داغنا ہی اس کا مفید ترین علاج ثابت ہوتا ہے۔

اور چوٹ اور موچ وغیرہ کا علاج خون کے نکالنے اور گوشت اور برف چھوڑنے سے ہوگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "نبی کریم ﷺ نے موچ آنے پر اپنے کولہے پر پچھنا لگوایا۔" (ابوداؤد)

بہتر یہ ہے کہ متاثرہ جگہ پر روغن تل اور آس مصون کا استعمال کیا جائے اور ہڈی ٹوٹ جانے پر اس کا علاج پلستر سے کرنا ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ایک کلائی (کی ہڈی) ٹوٹ گئی تو میں نے اس کو پلستر کر دیا، پھر میں نے رسول پاک ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اس پر مسح کر لو۔" جب تک زخم ٹھیک نہ ہو جائے جبیرہ (پلستر) پر مسح کرنا جائز ہوتا ہے۔

کتے کے کاٹنے کا علاج:

کتے کے مزاج سوداء میں اسخان ہونے کے باعث اسے جنون عارض ہو جاتا ہے اور اس کی علامت اس کی آنکھوں کا سرخ ہونا، زبان کا باہر نکلنا اور منہ سے رال کا بہنا ہے اور وہ اپنا سر زمین کی طرف جھکاتا ہے اور دم ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے وراسے ٹانگوں کے بیچ میں دباتا ہے اور جلد کو کھجلاتا رہتا ہے اور دوڑتا رہتا ہے اور وہ ایسے حرکت کرتا ہے جیسے نشہ سے مدہوش انسان، جو بھی اسے دیکھتا ہے اس پر حملہ کر دیتا ہے اور بہت کم بھونکتا ہے، آواز میں بھی بھاری پن ہوتا ہے، دوسرے کتے اس سے بھاگتے ہیں اور کھانے سے باز رہتا ہے پانی دیکھ کر بھاگتا ہے اور اگر کسی کو کاٹ لے تو اسے کئی امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

ایسے کتے کے کاٹنے پر جو بیماری لگتی ہے وہ بہت بڑی ہے، یہاں تک کہ کتے کا کاٹا ہوا انسان پانی دیکھ کر گھبراتا ہے اور اسے آئینہ میں اپنا چہرہ کتے کی مانند دکھائی دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کتا تمہارے برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھولو اور ایک بار مٹی سے بھی مانجھ لو۔"

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ: "سات مرتبہ دھو لو، پہلی مرتبہ میں مٹی استعمال کرو۔" (صحیح مسلم)

☆......☆......☆

الادب و الادیب

فضائیں جہاد کی

چاروں طرف اٹھی ہیں گھٹائیں جہاد کی
ہر سمت ہیں بلند صدائیں جہاد کی
یہ دعوتِ جہاد اور یہ حسنِ تربیت
کیا خوب بن رہی ہیں فضائیں جہاد کی
حاصل ہے جن سے غیرتِ ایماں کی روشنی
ہر دل میں کیوں نہ شمعیں جلائیں جہاد کی
انور جہاں میں آئے گی اب اس سے ہی بہار
ہر اک چمن میں بزم سجائیں جہاد کی
اللہ کا یہ لطف و کرم ہے جہان پر
مومن خوشی نہ کیسے منائیں جہاد کی
بے بہرۂ مقامِ شہادت کو کیا خبر
جو بھی شہید پر ہیں عطائیں جہاد کی
خالق کا یہ حکم تو اسوہ نبی کا ہے
اس سے بڑی دلیل کیا لائیں جہاد کی

عدنان

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیریت سے ہونگے اور القلم کی ترقی کے لیے کوشاں ہونگے۔

ماشاء اللہ القلم اخبار بہت ہی خوب جا رہا ہے۔ آج جبکہ میڈیا ملعون اور دوسرے دنیاوی اخبار مسلمانوں کو کفر کا غلام بنانا چاہ رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہیں تو وہاں القلم جیسا دینی اخبار مسلمانوں کو آزادی کی زندگی اور کفر سے نفرت سکھا رہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری وساری رکھے۔

والسلام

(محمد رفیق، ملتان)

شیڈول برائے علمی و تربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر / دورہ اساسیہ — (۱) 16 جولائی — (۲) 30 جولائی

دورہ تربیہ — (۱) 22 جولائی

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ — (۱) 15 جولائی تا 21 جولائی

بمقام: جامعۃ النور، مفتی ولی حسنؒ ٹاؤن، براستہ افغان کیمپ، نزد میمزو پارک، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ — (۱) 29 جولائی تا 04 اگست

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524

گوشۂ مکتوب خادم

مکتوب خادم 21-06-2016

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کامل پر "حسن خاتمہ" عطاء فرمائے

(دعوت) اس سال بھی ان شاء اللہ جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں "اعتکاف" ہوگا.. فرائض کے بعد جن عبادتوں کی شان بہت بلند ہے ان میں "اعتکاف" سب سے نمایاں ہے.. یہ اللہ تعالیٰ کے "خاص الخاص" بندوں کی عبادت ہے.. اعتکاف کی برکت سے قرآن مجید دل میں اترتا ہے.. کیونکہ قرآن مجید کا نزول "اعتکاف" کی حالت میں ہوا.. جب حضور اقدس ﷺ "غار حراء" میں طویل اعتکاف فرماتے تھے اسی "اعتکاف" اور "خلوت" کے دوران ایک رات.. جو کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی کوئی رات تھی اور لیلۃ القدر تھی.. قرآن مجید کی پہلی وحی نازل ہوئی .. آپ سب کو بندہ غریب کی طرف سے اعتکاف کی دعوت ہے.. جن کو استطاعت ہے وہ ابھی سے تیاری باندھ لیں.. جن کو استطاعت نہیں وہ دعاء مانگنا شروع کردیں..

(خوشخبری) یہ اچھی خبر سننے کو آرہی ہے کہ.. عنقریب جماعت کے ذمہ دار ساتھی رہا ہونے والے ہیں.. یا اللہ! اس خبر کو سچی خوشخبری بنادیجئے..

(سارا سال) گرمی کے روزوں کا ایسا اجر، ایسا ثواب اور ایسا مقام ہے کہ.. دل چاہتا ہے کہ ہمیشہ گرمی ہو اور اس گرمی میں روزہ ہو.. بس افطار تک کا صبر اور پھر آخرت کے مزے ہی مزے..

والسلام

مکتوب خادم 22-06-2016

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..

اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں مجاہدین اور شہدائے بدر پر

(نکتہ) عام طور پر کسی "معرکے" کے شہداء کیلئے پہلے دعاء کی جاتی ہے اور غازیوں کیلئے بعد میں.. مگر "غزوہ بدر" کے غازی بڑے اونچے مقام والے ہیں.. سید الأنبیاء.. سید الملائکہ.. سید الخلفاء.. اسی لئے غزوہ بدر "یوم الفرقان" ہے.. اور مشرکین کیلئے "یوم عقیم" ہے.. اہل ایمان کیلئے برکات سے بھرپور.. اور کفار کیلئے نحوست سے بھرپور .. اے مسلمانو! اگر یہ دن بھی ہمارے لئے مثال اور نمونہ نہیں تو پھر کون سا دن ہمارے لئے نمونہ ہوگا؟..

(معافی کے قابل) صرف "معافی" کا اعلان کرنے سے اسلام نہیں پھیلا.. اگر پھیلتا ہے تو آپ آج دنیا کے [illegible]

ڈھنگ "غزوہ بدر.. "اہل ایمان کی معاشی آسودگی کا راز "غزوہ بدر.. "مظلوموں کے لئے ظلم سے نجات کا پیغام "غزوہ بدر.. "قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے عزت و روشنی کی مثال "غزوہ بدر.. "ہر دور کے مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ "غزوہ بدر.. "سلام اے غزوہ بدر.. [illegible]

بڑا بھاری اضافہ کرجاتی ہے .. لیلۃ القدر ایک چھپی ہوئی، مخفی اور خفیہ نعمت ہے.. دلائل یا مکاشفات کے زور پر اس کے لئے کوئی رات خاص کرلینا اور اس کا اعلان کرنا درست نہیں.. راز جب تک راز رہے وہ قیمتی رہتا ہے، حسین و دلکش رہتا ہے.. کئی لوگوں نے ستائیس رمضان [illegible]

مکتوب خادم 24-06-2016 [illegible]

مکتوب خادم 23-06-2016 [illegible]

مکتوب خادم 25-06-2016 [illegible]

مکتوب خادم 26-06-2016 [illegible]

مکتوب خادم 27-06-2016 [illegible]

السلام علیکم

طلحہ السیف
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com



میں بھی کل وہاں تھا...
عصر کی نماز تک مسجد بھر چکی تھی...
ملک بھر سے آئے ہوئے عاشقوں کا ایک ہجوم تھا...
ہر بولی کے اور ہر رنگ کے لوگ صرف ایک رنگ میں رنگے ہوئے ایک ہی بولی بول رہے تھے... اللہ ھو ، اللہ ھو

نوجوان بھی... جو عنفوانِ شباب کی عبادت سے رب کے عرش کا سایہ پانے کی کوشش میں تھے...
بزرگ بوڑھے بھی... جو اپنی سفید داڑھیوں کے واسطے دے کر رب کی رحمت کو متوجہ کر رہے تھے...
بچے بھی... جو ضابطے کے شریک تو نہ تھے مگر شوق میں آجاتے اور معصوم ہاتھ "الکریم" جل جلالہ کے آگے پھیلا دیتے...

اَشْیَابٌ رُکَّعٌ (کمر جھکے ہوئے بوڑھے) شُبَّانٌ خُشَّعٌ (رب سے ڈرنے والے نوجوان) اَطْفَالٌ رُضَّعٌ (معصوم بچے) رب کی رحمت ان پر اترتی ہے اور یہ سب تھے...

اور ہاں... طُیُوْرٌ سُبَّحٌ (تسبیح کرتے پرندے) بھی تو ہونے چاہئیں... تب یہ نصاب پورا ہوتا ہے... جہاں یہ ہوں خوب رحمت اُترتی ہے کیونکہ آقا مدنی ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے... سو وہ بھی خوب تھے...

ظہر کے بعد جب سارے عاشق ایک ہی لے میں اللہ ... اللہ... اللہ... اللہ پکارتے ہیں تو نیم کے درخت کے باسی پرندے بھی ان کے ہمنوا بن جاتے...

سو میری خوش نصیبی دیکھئے!...
میں کل وہاں تھا جہاں...
نزولِ رحمت کے یہ سارے اسباب تھے...
جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ بہاولپور...
مأسدۃ الاسلام...

منبع رشد و ہدایت...
سرچشمہ علم و عمل...
مرکز ذکر و فکر...
مرکز فلاح و نجاح... کے در و دیوار...
رمضان کا آخری عشرہ...
اللہ کے عاشقوں... معتکفین کا ہجوم...
علماء بھی...
صلحاء و اتقیاء بھی...
مجاہدین بھی...
امت مسلمہ کے کئی انمول ہیرے ... فاتحین بھی...
حال و ماضی کے کئی غازی اور محاذوں کا رخ کرنے کے خواہشمند مستقبل کے کئی شہداء بھی...
مگر یہاں سب رب کی چوکھٹ پر...
صرف اور صرف ... بھکاری بن کر بیٹھے تھے...

یہ رات بھر جاگتے ہیں...
مالک کا پیارا کلام سنتے ہیں...
کسی ترویحہ کے بعد مراقبہ...
رحمتوں کے فیض کا مراقبہ...
سارا مرکز رحمتوں میں ڈوب جاتا اور... نور میں نہا جاتا ہے...
گناہوں کی معافی کے فیض کا مراقبہ...
خاموشی کے ساتھ... دل ندامت میں اور آنکھیں ... آنسوؤں میں بھیگ جاتی ہیں...
بندہ اپنے رب سے گناہ... معاف کرالیتا ہے...
سچی توبہ کرلیتا ہے...
اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہوتی...
موت کا مراقبہ...
کائنات کی سب سے بڑی حقیقت کا سامنا کرنے کی تیاری...
اس کے بعد پیش آنے والے مراحل کا استحضار...
سوال و جواب...
ماحول یوں ہوجاتا کہ گویا قبر میں اُتار دیئے گئے...
اس کی تنہائی میں ساتھ کون دے گا؟...
اندھیروں کو روشن کون کرے گا؟...
کیڑوں، سانپوں، بچھوؤں سے کون بچائے گا؟...
رب کا قرآن...
تو اُٹھئے قرآن سنیے...
رب کا کلام سنتے سنتے محبت کا جوش اُٹھا...
لا الہ الا اللہ... افضل الذکر... لا الہ الا اللہ کے زمزموں سے مسجد گونج اُٹھتی ہے...
لا الہ الا اللہ... ہم نہیں محبت رکھتے مگر صرف "اللہ" سے...
لا الہ الا اللہ... ہم نہیں ڈرتے مگر صرف "اللہ" سے...
لا الہ الا اللہ... ہم نہیں جھکتے مگر صرف "اللہ" کے سامنے...
پھر قرآن کی طرف...
نماز کی طرف...
گویا عاشق کے دل میں آگ لگی ہے...
اضطراب ہے... بے چینی ہے...
اسے کسی ایک حالت قرار نہیں آرہا...

کیف القرار علی من لا قرار لہ
مما جناہ الھوی والشوق والقلق

قرار کیسے آئے؟...
گناہوں نے اسے رب سے دور پھینکا...
خواہشات نے راندۂ درگاہ بنایا...
بھٹک بھٹک کر بندہ واپس آیا... تو پھر... وہیں پناہ ملی

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

اب شرمندگی... ندامت...
عشق و محبت...
وارفتگی و جانثاری...
سارے جذبات جمع ہیں اور... طوفان مچا رہے ہیں...
تو چین و قرار کہاں سے آئے؟...
آخری ترویحہ ہوگیا...
رات کا آخری پہر آگیا...

ھل من سائل فاعطی لہ (کوئی مانگنے والا ہے جسے میں دے دوں) **ھل من مستغفر فاغفر لہ، ھل من تائب فاتوب الیہ، ھل من مسترزق فارزقہ** (ہے کوئی گناہوں سے معافی مانگنے والا کہ میں اسے معاف کردوں، ہے کوئی تائب جو میری نظر رحمت کا مستحق بن جائے، ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اپنے خزانوں کا منہ اس پر کھول دوں)...

آسمان سے نداء لگی...
عاشق کو سکون آگیا...
اب عطاء کی گھڑی آگئی...
ہاتھ اُٹھ گئے...
یہ منگتے تو عجیب ہیں... بڑی الگ شان والے...
ٹھان کر بیٹھے ہیں کہ لے کر اٹھیں گے...
طے کرکے ہاتھ اُٹھاتے ہیں کہ منا کر چھوڑیں گے...
اللہ اکبر...
مسلمانو! القلم پڑھنے والو...
کبھی تو مرکز میں آکر آخر شب کی اس دعاء کا مزا لو...
میں الفاظ میں کیا بتاؤں...
آہ و بکا ہے کہ دل پگھلائے دیتی ہے
چیخ و پکار ہے کہ در و دیوار ہلائے دیتی ہے
گریہ و زاری ہے کہ سب کچھ بہائے جاتی ہے
کوئی کہہ رہا ہے گناہوں کی معافی تک نہ اُٹھوں گا
کسی کا عزم ہے کہ سب کو معاف کرا کے جاؤں گا
کوئی وعدہ کر رہا ہے کہ آئندہ زندگی بدل جائے گی
کوئی اسیروں کی دہائی دے رہا ہے
کوئی غازیوں کی نصرت اور... دشمنوں کی ہزیمت مانگتا جارہا ہے
کوئی اپنے مرشد... اپنے امیر...

بقیہ صفحہ ۵ پر



قلم تلوار
نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

امریکی خفیہ ادارے سی آئی اے نے 1979ء میں آنے والے ایرانی انقلاب کے حوالے سے سنسنی خیز انکشافات کئے ہیں... ایران میں "مذہبی انقلاب" کے اصل حقائق سے پردہ اُٹھاتے ہوئے اہم دستاویزات سامنے لائی گئی ہیں... یہ دستاویزات امریکی آرکائیو میں محفوظ سابق جمی کارٹر کے عہد سے ہیں، جسے واشنگٹن نے چند ہفتے قبل منظر عام پر لانے کی اجازت دی ہے، ان دستاویزات کی تفصیل ایک قومی اخبار نے شائع کر دی ہے، رپورٹ کے مطابق... لیک ہونے والی دستاویزات میں سی آئی اے نے دعویٰ کیا ہے کہ ایران کے "مذہبی انقلاب" کے بانی آیت اللہ خمینی نے امریکی صدر جان ایف کینڈی کو یقین دلایا تھا کہ ایرانی انقلاب کی کامیابی کی صورت میں خطے میں امریکی مفادات کا ہر طرح سے تحفظ کیا جائے گا۔

رپورٹ کے مطابق بی بی سی کے فارسی چینل پر نشر ہونے والی دستاویزی اقتباسات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایرانی انقلاب کے بانی کے سابق امریکی صدر جان ایف کینڈی اور جمی کارٹر سے خصوصی روابط تھے...

خمینی نے امریکی حکومت سے روابط اس وقت شروع کئے تھے جب وہ ایرانی جیل میں قید تھے۔ نومبر 1963ء میں قم کی ایک جیل سے خمینی کا امریکی حکومت سے خفیہ مراسلت کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔ جیل سے رہائی کے بعد بھی امریکی صدر سے ان کی خط و کتاب کا خفیہ رابطہ بحال تھا اس وقت خمینی آیت اللہ نہیں بنے تھے بلکہ وہ شہنشاہ ایران کی اصلاحات کے مخالف مذہبی شخصیت کے طور پر جانے جاتے تھے۔ اپنے خطوط میں واضح طور پر خمینی نے اپنی امریکی مخالف تقریروں سے متعلق غلط فہمی دور کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے لب و لہجے اور الفاظ کا غلط مطلب نہ لیا جائے، ایران میں امریکی مفادات کا تحفظ ان کے مشن کا حصہ ہے۔ لندن سے شائع ہونے والے عرب جریدے "الشرق الاوسط" کے مطابق ایرانی انقلاب کے بانی نے 19 جون 1979ء کو انقلاب کے شروع ہونے سے چند ہفتے قبل جمی کارٹر سے اپنے نمائندوں کے ذریعے رابطہ کر کے شہنشاہ ایران کی فوج کو خمینی کی حمایت پر آمادہ کرنے کیلئے ان کی مدد مانگی تھی. خمینی نے اس کے بدلے امریکی صدر کو پیشکش کی تھی کہ انقلاب کی حمایت کی صورت میں یورپ کو تیل کی سپلائی بند نہیں کی جائے گی، علاقے کے ممالک کو انقلاب کے اثرات سے محفوظ رکھا جائے گا جبکہ امریکی [illegible]

حقیقی عید



آپ خوشی منائیں، اسلام نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا......

لیکن بس دو باتوں کا خیال رہے آپ کی خوشی دوسروں کو اذیت پہنچانے والی نہ ہو......آپ کی خوشی منانے کا طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا نہ ہو......

بلکہ ہو سکے تو ایسا کام کرو کہ ان غریبوں اور بے کس و بے بس افراد کو اجتماعی خوشی میں شریک کرو۔ عید الفطر کے موقع پر مسلمان جو خوشی مناتے ہیں اور جس چیز کا نام عید رکھتے ہیں وہ درحقیقت انہی روحانی اور ایمانی خوشیوں کا مجموعہ ہے جس کے بارے میں کہنے والوں نے بالکل بجا کہا ہے کہ "روح کی لطافت، قلب کے تزکیہ، بدن و لباس کی طہارت اور مجموعی شخصیت کی نفاست کے ساتھ انتہائی عجز و انکسار اور خشوع و خضوع کے ساتھ تمام مسلمانوں کا اسلامی اتحاد و اخوت کے جذبے سے سرشار ہو کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدۂ بندگی اور نذرانۂ شکر بجالانے کا نام عید ہے۔

سال میں چند ایام جشن، تہوار اور عید کے طور پر دنیا کی تمام اقوام و ملل اور مذاہب میں منائے جاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر قوم، مذہب و ملت کے لوگ اپنے ایام عید کو اپنے اپنے عقائد، تصورات، روایات اور ثقافتی اقدار کے مطابق مناتے ہیں، لیکن اس سے یہ حقیقت ضرور واضح ہوتی ہے کہ تصور عید انسانی فطرت کا تقاضا اور انسانیت کی ایک قدر مشترک ہے۔ مسلمان قوم چوں کہ اپنی فطرت، عقائد و نظریات اور ملی اقدار کے لحاظ سے دنیا کی تمام اقوام سے منفرد و ممتاز ہے [illegible]

[illegible] رعنائیوں میں کھو جانے کا نام ہے۔ اس کے برعکس اسلام میں روح کی لطافت، قلب کے تزکیے بدن و لباس کی طہارت اور مجموعی شخصیت کی نفاست کے ساتھ انتہائی عجز و انکسار اور خشوع و خضوع کے ساتھ تمام مسلمانوں کے اسلامی اتحاد و اخوت کے جذبے سے [illegible]

[illegible] اپنے خصوصی انعام و اکرام کے طور پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مبارک ایام مسلمانوں کو عطا فرمائے ہیں۔

جس طرح ہر قوم و ملت کی عید اور تہوار اپنا ایک مخصوص مزاج اور پس منظر رکھتے ہیں، بالکل اسی طرح اسلامی عیدین کا بھی ایک حسین، دل کش اور ایمان افروز [illegible]

[illegible] رب کی بندگی پر قربان کر کے سرفراز و سربلند ہوتا ہے، تو وہ رشکِ ملائک بن جاتا ہے، اللہ کی رحمت جوش میں آتی ہے، از راہِ کرم عنایتِ باری تعالیٰ کا یہ تقاضا بن جاتا ہے

بقیہ صفحہ ۵ پر